https://ataunnabi.blogspot.com/

کتنے منظور مفرور تم سے ہوئے اہل ایمان مسرور تم سے ہوئے
کاٹ لی نجدیوں کی زباں آپ نے اپنے جیسا کہا جو نبی کو بشر

مباحثہ سنبھل کی مکمل و مفصل روداد
مسمیٰ باسم تاریخی

مذہبی دقائق کی روداد مکمل

۴۷............ھ............۱۳

تصفیۂ مناظرۂ سنبھل

۱۹۲۸ء

ملقب بہ

افتاد منظور خداوندی بہر
اکابر فرقۂ دیوبندی

مرتبہ

مولانا محمد یونس صاحب قبلہ نعیمی قدس سرہٗ العزیز،
شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ، مراد آباد

112

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باسمہ تعالیٰ

جو جمادی الاولیٰ ۱۳۴۷ھ کو سنبھل ضلع مراد آباد میں اہل سنت اور وہابیہ کے درمیان ہوا اہل سنت کی جانب سے مظہر اعلیٰ حضرت مناظر اعظم حضور شیر بیشۂ اہل سنت شیخ ملت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا مناظر تھے اور وہابیہ کی طرف سے مولوی منظور حسین سنبھلی تھے۔ اس مناظرہ میں اہل سنت کو فتح پر فتح اور وہابیہ کو شکست پر شکست ہوئی۔ اس مناظرہ نے اہل باطل کو نیست و نابود کر دیا اور مذہب دیوبندیت کا قلع قمع ہی کر دیا۔ وہابی مناظرہ پر ڈیڑھ سو سوالات باقی رہ گئے، جن کی پوری تفصیل اس روداد میں درج ہے۔

ابوالفضل محمد شایان رضا زیدی

فاضل عربی یونیورسٹی جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

مناظرہ مابین اہل سنت و جماعت واہل دیابنہ

- موضوع: علم غیب رسول اور کفریات دیوبند
- مناظر اہل سنت: شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت ابوالفتح صاحب قبلہ
- مناظر اہل دیابنہ: مولوی منظور حسین سنبھلی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

شمار نمبر	مشمولات	صفحہ نمبر
١	مناظرۂ سنبھل، مرادآباد	٣٤١
٢	افتادۂ منظور خداوندی بہرا کا برفرقۂ دیوبندی	٣٤٥
٣	حضور شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت	٣٥٢
٤	ابتدائی حالات	٣٥٣
٥	شرف بیعت	٣٥٤
٦	اجازت وخلافت	٣٥٤
٧	دستار بندی	٣٥٥
٨	پہلا مناظرہ	٣٥٥
٩	خدماتِ تدریس	٣٥٦
١٠	اعلیٰ حضرت کا روحانی تصرف	٣٥٦
١١	دینی وتبلیغی خدمات	٣٥٩
١٢	کون کہاں فرار	٣٦٥
١٣	مناظرۂ سنبھل کی روداد	٣٦٩
١٤	عقائد دیوبندیہ ووہابیہ	٣٧٠
١٥	وہابیوں کی تحریرِ مناظرہ	٣٧٤
١٦	مولوی اسعد اللہ رام پوری پر ہیبت قاہرہ	٣٧٥
١٧	ایڈیٹر النجم کا فاحش فرار	٣٧٦
١٨	حضور شیر بیشۂ اہل سنت کا دعویٰ تحریر کر کے دیا گیا	٣٧٩
١٩	مبحث تکمیل قرآن کریم	٣٨١
٢٠	منظور نعمانی کے دعویٰ کی تحریر طلب کی گئی	٣٨٥

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

شمار نمبر	مشمولات	صفحہ نمبر
٢١	براہین قاطعہ کی مشہور عبارت سے اعتراض	٣٨٦
٢٢	حفظ الایمان کی مشہور عبارت سے اعتراض	٣٨٨
٢٣	کفریہ عبارتوں پر چھ اعتراضات	٣٩٣
٢٤	کفریہ عبارتوں پر مزید پانچ اعتراضات قاہرہ	٣٩٥
٢٥	٢٥/جمادی الاولیٰ ١٣٤٧ھ یوم جمعہ کے مناظرے کی تفصیل	٣٩٧
٢٦	وماعلمناہ الشعر وماینبغی لہ سے استدلال	٣٩٩
٢٧	مذکورہ آیت پر نو سوالاتِ قاہرہ وباہرہ	٤٠٠
٢٨	علم شعر کی تشریح بالامثال	٤٠٢
٢٩	منظور نعمانی کے قول پر نو مزید اعتراضاتِ قاہرہ	٤٠٣
٣٠	حضور اقدس ﷺ کو علم شعر تھا مفسرین کے حوالے سے	٤٠٤
٣١	آیت ان الساعۃ اور حدیث جبرائیل سے اعتراض	٤٠٦
٣٢	ان الساعۃ آتیۃ اکاد أخفیھا پر دو اعتراض	٤٠٧
٣٣	حدیث جبرائیل کی فاضلانہ توضیح	٤٠٧
٣٤	منظور نعمانی کے جوابات پر اعتراضاتِ کی بھرمار	٤٠٩
٣٥	مبحث علوم خمسہ	٤١٠
٣٦	مولوی منظور نعمانی کے جوابات پر پانچ اعتراضات	٤١٤
٣٧	ڈھائی منٹ اور ایک لطیفہ	٤١٦
٣٨	اس پر حدیث سے استدلال کہ کون کہاں مرے گا	٤١٦
٣٩	تفصیل علوم خمسہ	٤١٧
٤٠	اس وقت مناظرہ ہو گیا، شام کو اس طرح شروع ہوا	٤١٨
٤١	منظور نعمانی کا قرآن مجید سے قیامت کے عدم علم پر استدلال	٤١٨

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

۴۲ علم شعر وغیرہ آیتوں پر مفسرانہ کلام تفاسیر اسلام کے حوالے سے ۴۱۹
۴۳ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو قیامت کا علم ہے ۴۲۱
۴۴ انبیا علیہم السلام کے قول کی توضیح خازن وکبیر کے حوالے سے ۴۲۲
۴۵ علم غیب رسول اللہ ﷺ پر محققانہ ومحدثانہ گفتگو ۴۲۳
۴۶ حدیث معراج پر حاشیہ ۴۲۵
۴۷ حدیث ثوبان بر علم غیب ۴۲۵
۴۸ علم غیب پر حدیث حذیفہ بخاری ومسلم کے حوالے سے ۴۲۶
۴۹ علم غیب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر چھٹی نص قطعی ۴۲۶ ۳۴۹
۵۰ شنبہ کو مناظرہ اس طرح شروع ہوا ۴۲۸
۵۱ مولوی منظور نعمانی اور خارج از مبحث ۴۲۹
۵۲ وعلمتم مالم تعلموا پر مفسرانہ گفتگو ۴۳۰
۵۳ علوم خمسہ کی مبحث پر تفصیلی گفتگو ۴۳۴
۵۴ علوم خمسہ میں سے پہلا علم ۴۳۵
۵۵ علوم خمسہ میں سے دوسرا علم ۴۳۶
۵۶ علوم خمسہ میں سے تیسرا علم ۴۳۸
۵۷ علوم خمسہ میں سے چوتھا علم ۴۳۹
۵۸ علوم خمسہ میں سے پانچواں علم ۴۴۰
۵۹ قرآن شریف کی تفسیر بالرائے اور اس کا حکم ۴۴۳
۶۰ علوم خمسہ پر نعمانی کا ایک اعتراض ۴۴۵
۶۱ علوم خمسہ پر مذکورہ اعتراض کا جواب ۴۴۵
۶۲ علوم خمسہ مذکورہ پر اعتراضوں کا دوسرا جواب ۴۴۶

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

۶۳ علم غیب کا اثبات قرآنی آیات سے ۴۶۱
۶۴ احادیث نبویہ مبارکہ سے علم غیب کا اثبات ۴۶۲
۶۵ علم قیامت کے اثبات پر قرآنی آیاتِ طیبہ پر مفسرانہ کلام ۴۶۶
۶۶ علم غیب رسول ﷺ کی وسعت پر مفسرانہ کلام ۴۷۰
۶۷ علم غیب پر ایک اور مفسرانہ کلام ۴۷۴
۶۸ علم غیب کے اثبات پر قرآنی آیات مبارکہ کا سلسلہ ۴۷۶
۶۹ ایک سو پچاس سوالات کی فہرست جو اس مناظرے میں منظور سے کیے گئے ۴۸۳
۷۰ تمام دیوبندیوں کی حالت زار ۵۰۰ ۳۵۰
۷۱ وہابیہ کی شکست کا قدرتی منظر ۵۰۰
۷۲ علمائے اہل سنت کا جلوس ۵۰۱
۷۳ وہابیوں کے گھروں میں ماتم ۵۰۲
۷۴ فتح پر پردہ ڈالنے کی کوشش ۵۰۲
۷۵ ایک مغالطے کی حقیقت ۵۰۶
۷۶ وہابیوں کے کفر کی مشین سے دنیا میں کوئی مسلمان نہیں ہے ۵۰۹
۷۷ آخری اتمامِ حجت ۵۱۱
۷۸ مسلمانوں کے لیے دستور العمل ۵۱۱

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

حضور شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت

حضرت شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت مناظر اعظم علامہ ابوالفتح مولانا عبید الرضا حافظ وقاری محمد حشمت علی صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی لکھنوی علیہ الرحمۃ والرضوان دنیائے اہل سنت میں ایک نہایت ممتاز مقام ونمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔

آپ بیک وقت نہایت کامیاب مناظر، مقبول خاص وعام مقرر وخطیب، جید عالم وفاضل ومحدث وبلند پایہ مفتی ومدرس تھے اور بہترین نعت گوشاعر اور اعلیٰ درجہ کے ادیب ومصنف بھی، ہمت وشجاعت ودلیری میں اپنی مثال آپ تھے۔ فتح آپ کی قسمت میں لکھی ہوئی تھی، بفضلہ تعالیٰ آپ کو ہر میدان میں فتح ونصرت نصیب ہوئی، آپ صحیح معنوں میں ابوالفتح تھے۔ آپ بکثرت مناظروں میں شریک اور متعدد مقدمات میں ماخوذ ہوئے لیکن ہر موقع پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو فتح عطا فرمائی۔ آپ ہر میدان میں ظفرمند ہوئے اور ہر میدان وکچہری میں عظمت رسالت کا علم اور سنیت کی حقانیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی عظمت کا پرچم بلند فرماتے رہے۔ آپ کی آمد کی خبر اور نعرۂ حق کی گونج سے دشمنان دین کفار ومرتدین کے بڑے بڑے منظور نظر علما ومناظرین کے دل دہل جاتے تھے اور اکثر وہ مناظرہ گاہ میں پہنچنے کے بعد یا آپ کا سامنا کیے بغیر ہی راہ فرار اختیار کر لیتے تھے اور آپ کے علمی وتحقیقی دلائل کے سامنے دم نہ مار سکتے تھے ایسے موقعوں پر آپ تحدیث نعمت کے طور پر اکثر اپنی نعت کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے ؂

سگ ہوں میں عبید رضوی غوث ورضا کا
آگے سے میرے بھاگتے ہیں شیر ببر بھی

جب آپ عشق ومحبت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم سے شرشار ہوکر والہانہ

انداز میں تقریر فرماتے اور اپنے مرشد برحق سرکار اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کا کلام بلاغت نظام ؂

زمین وزماں تمہارے لیے مکین ومکاں تمہارے لیے
چنین وچناں تمہارے لیے بنے دوجہاں تمہارے لیے

جھوم جھوم کر پڑھتے تو مجمع تڑپ اٹھتا اور ہر طرف سے تحسین وآفریں کی صدائیں بلند ہوتیں۔ اور تکبیر ورسالت کے فلک شگاف نعروں سے فضا گونج اٹھتی تھی اور بقول کسی عاشق کے ؂

فلک سے سننے آتے تھے ملائک داستاں ان کی

ابتدائی حالات: شیر بیشۂ اہل سنت مولانا محمد حشمت علی صاحب قادری رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی ولادت جناب مولوی نواب علی خان صاحب کے ہاں ۱۳۱۹ھ میں ہوئی آپ ''سگ بارگہ بغداد'' (۱۳۱۹) کے جملہ سے اپنا سنہ ولادت بیان فرمایا کرتے تھے، حضرت اسد السنّہ مجاہد ملت مولانا مفتی قاری محمد محبوب علی صاحب قادری رضوی علیہ الرحمۃ خطیب مدن پورہ ممبئی آپ کے چھوٹے بھائی تھے آپ کے والدین نے بچپن ہی سے ان حضرات کو دینی تعلیم کی طرف راغب کر دیا تھا۔

حضرت شیر بیشۂ اہل سنت نے صرف دس سال کی عمر شریف میں قرآن عظیم حفظ کر لیا تھا بارہ برس کی عمر میں قرأت کی سند بروایت حفص حاصل کی اور تیرہ برس کی عمر میں سند قرأت سبعہ اور چودہ ۱۴ سال کی عمر میں سند عشرہ حاصل کی اور ابتداً بعض بدعقیدہ علما سے کچھ پڑھا مگر شہزادۂ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خان صاحب نوری رضوی قدس سرہٗ کی برکت سے اس سے نجات مل گئی اور دارالعلوم جامعہ رضویہ منظر اسلام، بریلی شریف میں داخلہ لیا اور حضرت صدر الصدور صدر الشریعہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

بدر الطریقہ مولانا علامہ محمد امجد علی صاحب اعظمی رضوی، مصنف بہارِ شریعت وحجۃ الاسلام شیخ الانام مولانا علامہ محمد حامد رضا خان صاحب قدس سرہما اور بعض اسباق خود سرکار علیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین ملت قدس سرہٗ العزیز سے پڑھے اور دارالعلوم منظر اسلام میں تعلیم مکمل فرمائی اور سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رضی اللہ عنہ کے سال وصال ۱۳۴۰ھ میں آپ جملہ علوم وفنون سے فارغ التحصیل ہوئے۔

شرف بیعت: حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کو خلافت وشرف بیعت امام وقت مجدد مائۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حاصل ہے اور انھیں کی خدمت بابرکت میں رہ کر اپنے قلب کو نور ایمان سے منور فرمایا اور فیوض وبرکات سے مالا مال ہوئے، زمانۂ طالب علمی میں آپ اکثر سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی بارگاہ میں حاضر رہتے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ بھی آپ پر خاص شفقت فرماتے اور آپ کو اپنی عنایات سے نوازتے تھے ۱۳۳۹ھ میں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے آپ کو ” ولدی المرافق وغیظ المنافق “ کے خطاب سے مشرف فرمایا۔
اعلیٰ حضرت جیسی عظیم شخصیت کے دربار میں حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کے اس مقام وقرب سے ہی آپ کی عظمت وشان کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

اجازت وخلافت: سند فراغت ودستار فضیلت کے بعد حجۃ الاسلام امام الاولیا مولانا شاہ حامد رضا خان صاحب قادری نوری، سیدی صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب اعظمی رضوی رحمۃ اللہ علیہما اور شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتیٔ اعظم قبلہ سجادہ نشین بریلی شریف نے آپ کو اپنی اجازتوں اور خلافتوں سے سرفراز فرمایا۔

حضرت حجۃ الاسلام شہزادۂ اعلیٰ حضرت مولانا حامد رضا خان صاحب علیہ الرحمہ کے خلف اکبر حضرت مفسر اعظم ہند علامہ مولانا شاہ محمد ابراہیم رضا خان صاحب جیلانی میاں قدس سرہٗ العزیز کا بیان ہے کہ ابّا جی علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے مجھے

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

دو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ایک مولانا سردار احمد صاحب اور ایک مولانا حشمت علی صاحب اور یہ سیدنا امام حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ کی نگاہ مبارک کا اثر ہے کہ دونوں ہی ہم ذوق وہم مزاج سخت متصلب اور جذبۂ تبلیغ سنیت سے سرشار تھے۔

دستار بندی: حضرت مولانا علیہ الرحمہ کی دستار بندی وجبہ پوشی سیدنا حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب قدس سرہٗ، سیدی صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی، حضور مفتی اعظم ہند شیخ العلماء مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف کے مبارک ہاتھوں سے ۱۳۴۰ھ میں ہوئی اسی سال اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال مبارک ہوا مگر فتویٰ نویسی کا کام آپ نے اعلیٰ حضرت کی حیات مبارکہ میں ہی خود حضور پُر نور سے شروع فرمادیا تھا۔

پہلا مناظرہ: حضرت مولانا محمد حشمت علی صاحب علیہ الرحمہ کی طبیعت مناظرانہ تھی جب بھی موقع ملتا آپ شیر بن کر گرجتے اور احقاق حق وابطال باطل فرماتے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت بھی آپ کے اس جوہر درخشاں کو پہچانتے اور قدر وعزت افزائی فرماتے تھے ۱۳۳۸ھ کا واقعہ ہے کہ ہلدوانی میں ایک معرکۃ الآرا مناظرہ ہوا، جس میں سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نے مولوی یاسین خام سرائی خلیفہ تھانوی سے مناظرہ ومقابلہ کے لیے شیر بیشۂ اہل سنت علیہ الرحمہ کا انتخاب فرمایا اس وقت شیر بیشۂ اہل سنت کی عمر صرف ۱۹ رسال تھی اور اہل سنت کی طرف سے آپ تنہا مناظر تھے، اس کے باوجود آپ نے سردوگرم چشیدہ مولوی یاسین خام سرائی کو ”حفظ الایمان“ کی کفری عبارت پر مناظرہ کر کے ساکت وصامت کردیا اور مسئلہ علم غیب پر وہ مبہوت ہو کر رہ گیا یہ زمانہ طالب علمی ہی میں آپ کا پہلا مناظرہ تھا۔ جس میں آپ نے بے مثال فتح وکامیابی حاصل کی جب سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے اس مناظرہ کی روداد سنی تو بہت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

خوش ہوئے اور آپ کو اپنے سینۂ مبارکہ سے لگالیا بے شمار دعاؤں سے نوازا ''ابوالفتح'' کی کنیت اور ''ولدی المرافق'' جیسا مبارک لقب عطا فرمایا اور فرمایا آپ ''ابوالفتح'' ہیں نیز اپنا عمامہ شریف اور انگرکھا مبارکہ عنایت فرمایا اور پانچ روپے نقد انعام عطا فرما کر پانچ روپے مہینہ وظیفہ مقرر فرمادیا اور اس طرح عزت افزائی فرما کر سر بلندی عطا فرمائی۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت ہی کا یہ فیضان نظر اور آپ کی عطا کردہ کنیت ''ابوالفتح'' کا اثر تھا کہ آپ ہر جگہ و ہر موقع پر ہمیشہ فتح مند و سر بلند رہے موافقین ومخالفین نے بارہا آپ کی فتح مندی اور کامیابی وکامرانی کے جلوے اور مظاہرے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔

آپ نے ہندستان بھر کے گوشہ گوشہ میں مذہب اہل سنت و جماعت کی حقانیت ومسلک اعلیٰ حضرت کے ڈنکے بجائے، شاتمان رسول گستاخان شان نبوت ورسالت کو تہس نہس فرمایا۔ بے دینیت کے پرچم سرنگوں اور بدمذہبیت کے قلعے زمین بوس کیے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بھولے بھٹکوں کو بیدینوں کے دام فریب سے بچایا عقائد باطلہ نظریات فاسدہ سے توبہ کرائی اور سچا پکا سنی بنایا۔ فجزائہ اللہ خیر الجزاء۔

خدمات تدریس: آپ صرف مقرر ومناظر ہی نہ تھے بلکہ مسند علم وتدریس پر ایک کامیاب مدرس اور بے مثال استاذ بھی تھے۔ چنانچہ تحصیل علم کے بعد متعدد سال دارالعلوم جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف میں مدرس ومفتی رہے پھر دارالعلوم اہل سنت مدرسہ مسکینیہ دھوراجی، کاٹھیاواڑ اور پادرہ ضلع بڑودہ میں مدرسہ اہل سنت میں صدر مدرس رہے اور بڑی صلاحیت سے درسی کتب پڑھائیں، کچھ عرصہ کے لیے گوجرانوالہ کی مرکزی جامع مسجد زینت المساجد میں بھی بطور خطیب ومقرر رہے۔

اعلیٰ حضرت کا روحانی تصرف: شیر بیشۂ اہل سنت علیہ الرحمہ پر ان کے مرشد برحق سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کا بڑا ہی فیضان کرم تھا ہر میدان و ہر کچہری میں اعلی حضرت کا روحانی تصرف مولانا حشمت علی علیہ

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

الرحمہ کی اعانت ودستگیری فرماتا رہا اور شیر بیشۂ اہل سنت اپنے آقا سرکار اعلیٰ حضرت کی زبان میں بارگاہ رسالت میں عرض کرتے رہے ؎

المدد یا حبیب خدا المدد
بحر غم میں مرا ناخدا کون ہے

حضرت شیر بیشۂ اہل سنت مولانا حشمت علی صاحب اکثر ایک مناظرہ کا ذکر فرمایا کرتے تھے اور اعلیٰ حضرت کی روشن کرامت تصرف واعانت کا ذکر فرماتے تھے۔ آپ کے خلف اکبر قدس سرہ نے بھی یہ واقعہ بیان کیا کہ شیر بیشۂ اہل سنت ایک مناظرہ کے دوران جوابی تقریر فرمارہے تھے اور مخالفین کی اپنی کتب سے حوالے پیش کررہے تھے کہ تقریر کے دوران ہی ایک مُلّا مخل ہوا اور ایک کتاب ہاتھ میں لے کر پڑھتے ہوئے کہنے لگا ''آپ غلط پڑھ رہے ہیں ہماری کتاب میں ایسے لکھا ہے'' اور خود غلط عبارت پڑھنے لگا۔ یکا یک شیر بیشۂ اہل سنت نے دیکھا کہ سامنے حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ جلوہ فرما ہیں فرمارہے ہیں حشمت علی یہ خبیث تم کو دھوکہ دے رہا ہے اور غلط پڑھ کر سنا رہا ہے۔ حضرت فوراً اپنی جگہ سے اٹھے اور کتاب ہاتھ سے چھین کر دیکھا تو اسی طرح تھا جس طرح خود مولانا حشمت علی صاحب پڑھ رہے تھے۔ خدا کے فضل وکرم سے اس مناظرہ میں وہابیہ کذابیہ کی بہت ذلت ورسوائی ہوئی۔ اسی طرح کا ایک اور واقعہ ہے کہ دوران مناظرہ ایک مخالف مُلّا سیدنا اعلیٰ حضرت کی عبارت کا حوالہ دیتے ہوئے غلط عبارت پڑھنے لگا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ رونق افروز ہوئے فرمایا یہ عبارت غلط پڑھ رہا ہے الملفوظ میں ایسے نہیں ہے ایسے ہے۔ اب جو مولانا حشمت علی صاحب آگے بڑھے اور کتاب چھین کر دیکھا تو اس نے کتاب میں ایک چٹ لکھی رکھی ہوئی تھی اور وہ مُلّا کتاب کے بجائے چٹ سے پڑھ رہا ہے اور اعلیٰ حضرت کی جانب غلط عبارت منسوب کرکے تہمت باندھ رہا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

مکرمی حکیم مرتضیٰ خاں صاحب بریلوی (جو سیدنا حضرت قبلہ مفتی اعظم قدس سرہٗ سجادہ نشین خانقاہ رضویہ کے خصوصی معالج تھے) نے سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے مزار پر یہ واقعہ شہید اللہ خاں صاحب بریلوی کے ایک قریبی دوست جناب محمد عاشق صاحب بریلوی کو سنایا۔

ایک مرتبہ غالباً اب سے ۴۳، ۴۴ سال قبل مزار اعلیٰ حضرت پر حاضر ہوا خانقاہ عالیہ میں داخل ہوا تو ایک عجیب نظر نواز منظر سامنے آیا حضور امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہٗ جلوہ آرا ہیں ۔ مولانا حشمت علی صاحب سامنے نہایت مودب بیٹھے ہوئے ہیں، اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہٗ ان کو چند سوالات کے جوابات ارشاد فرما رہے ہیں، مولانا حشمت علی عرض کرتے ہیں سیدنا اعلیٰ حضرت جواب ارشاد فرماتے جاتے ہیں ۔ جناب حکیم مرتضیٰ خاں صاحب کا بیان ہے کہ میں نے دل میں خیال کیا کہ ایک مدت کے بعد پیر و مرشد کی زیارت نصیب ہوئی ہے دوڑ کر قدموں سے لپٹ جاؤں مگر معاً یہ خیال آیا معلوم نہیں کس ضرورت دینی کے تحت اس خاص مجلس کا انعقاد ہوا ہے میری مداخلت سے یہ نشست برخاست نہ ہو جائے اس لیے صرف زیارت میں اکتفا کیا۔ کافی دور کھڑے یہ منظر دیکھتے رہے ۔ جب نشست برخاست ہوئی اور مولانا حشمت علی صاحب باہر تشریف لائے تو حکیم صاحب نے مولانا حشمت علی صاحب کا راستہ روک کر فرمایا: مولانا صاحب مجھے بھی ایسی ترکیب بتاؤ یہ شرف مجھے بھی حاصل ہو جائے مولانا اس مداخلت بے جا سے گھبرا اٹھے اور حکیم صاحب سے وعدہ لیا وہ اس راز کو راز رکھیں گے اور پھر ایک وظیفہ بتایا اور فرمایا صدق دل و خلوص نیت سے پڑھتے رہو کامیابی ہو گی ان واقعات سے بارگاہ رضوی میں شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قدر منزلت کا پتہ چلتا ہے اور اعلیٰ حضرت کے روحانی تصرف کا حال معلوم ہوتا ہے۔

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

دینی و تبلیغی خدمات: کون نہیں جانتا کہ آپ کی دینی خدمات اس قدر ہیں کہ تا قیام قیامت ماننے والے مانتے ہی رہیں گے اپنے تو اپنے بے گانوں کو بھی سر تسلیم خم کرنا پڑا کہ ایسا بے باک حق گو عالم دنیا میں نہیں ہے۔ آپ کی تقریروں سے آج بھی ہندوستان پاکستان گونج رہا ہے، آپ نے بے لوث دین متین کی خدمت فرمائی ہے۔ آپ نے مسلک اعلیٰ حضرت کو پھیلا کر عظمت رسالت کا پرچم لہرایا ہے یہ مقامات خاص کر قابل ذکر ہیں ۔ یو پی ، ایم پی ، بہار، بنگال ، برما، پنجاب ، مہاراشٹر ، گجرات ، کاٹھیاواڑ ، رنگون ، لاہور، ملتان شریف ان تمام مقامات پر آپ نے اسلام وسنیت کی عظمت کے جو جھنڈے لہرائے ہیں وہ آج بھی آپ اپنی مثال ہیں۔ آپ کی شخصیت یا دینی خدمات کا تعارف آپ کی شایان شان کرانا میری طاقت سے باہر ہے۔ آپ کی مدح سرائی اپنے زمانے کے محدثین ومفکرین ومفسرین وپیشوائے اہل سنت نے کی ہے۔ آپ کی ذات پاک کے بارے میں کچھ لکھنا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ اکابر ومشائخ نے فرمایا کہ آپ کی خدمات آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں ۔

جلالۃ العلم حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں کہ حضور شیر بیشۂ اہل سنت کی شخصیت صرف آل انڈیا ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی شان رکھتی ہے آپ نے گورستان وہابیت میں سناٹا کر دیا، گلستان دیوبندیت کو تاراج کر دیا، نجدی قلعوں میں زلزلہ ڈال دیا، بڑے بڑے سورماؤں کو آپ سے مقابلہ کی تاب نہ تھی۔ نجد کے بڑے بڑے وفادار اور منظور نظر اس شیر سنت کے نام سے کانپتے لرزتے تھے۔ جن کی شخصیت کا خواب دیکھنے والوں کا پتہ پانی ہوتا تھا۔ اس شیر سنت نے جس طرف رخ کر دیا حق وصداقت کے ڈنکے بجا دیے باطل کے پرخچے اڑا دیے یہ حضرت ممدوح نے وہ نمایا شاندار دینی خدمات انجام دیں جو رہتی دنیا تک آپ کی زریں یادگار رہیں گی۔ میدان تبلیغ ومناظرہ میں آپ خود ہی اپنی مثال تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

مظہر اعلیٰ حضرت نے بے سروسامانی کے عالم میں گرمی و دھوپ میں پیدل میلوں راستہ طے کر کے جو مسلک اعلیٰ حضرت کو اکیلے پھیلایا ہے سیکڑوں علما نہیں پھیلا سکتے۔ جیسا کہ تاج دار اہل سنت شہزادۂ اعلیٰ حضرت مقتدائے دین وملت حضور سرکار مفتیٔ اعظم ہند رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ سجادہ نشین آستانہ عالیہ قدسیہ رضویہ بریلی شریف نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ بیشۂ اہل سنت کے شیر ہیں اور میدان حق گوئی کے مرد دِلیر ہیں انھوں نے درحقیقت تم پر مذہبی احسان کیا تھا کہ تم کو وہابی ہونے سے بچایا اور میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ سوڈیڑھ سو مولوی بھی باہم مل کر وہ کام نہیں کر سکتے جو اللہ او راس کے رسول کے فضل وکرم سے اکیلے مولانا حشمت علی صاحب (علیہ الرحمۃ والرضوان) کرلیں گے (حوالہ نوری کرن بریلی ۱۹۶۰ء)۔

آپ کی تقریر کا یہ عالم تھا کہ جس نے بھی سنا جہاں بھی سنا پروانہ وار ہو کر نثار ہو گیا ،قدموں سے لپٹ گیا۔ احقاق حق اور ابطال باطل اس طرح بیان کر دیا کہ دودھ کا دودھ پانی کا پانی کر دیا۔ سنیت سنور گئی نجدیت پژمردہ ہوگئی۔ اہل سنت کے رخ اجالے ہوگئے دیوبندیوں کے منھ کالے ہوگئے۔

جیسا کہ یوپی کے مشہور شہر گونڈہ کا واقعہ کہ ایک زمانہ میں شیر بیشۂ اہل سنت کو گونڈہ بلایا گیا آپ کی ایک تقریر خاص گونڈہ چوک میں ہوئی بے پناہ مجمع تھا، ہر طرف سناٹا تھا تقریر نہیں ہو رہی تھی بلکہ خرمن نجدیت پر بجلی گر رہی تھی، وہابیت کا جنازہ نکل رہا تھا، پورے شہر میں وہابیت کو ننگا کر دیا، برسہا برس کی ان کی محنت خاک میں مل گئی اور دوسرے دن صبح کو سات مسجدوں سے سات وہابی امام نکال کر پھینک دے گئے۔ یہ تھی تقریر اور تائید غیبی جو ہر وقت آپ کے ساتھ رہتی تھی۔ پروردگار نے زبان اقدس میں وہ تاثیر عطا فرمائی تھی کہ سننے والا فوراً پکار اٹھتا تھا کہ جس مذہب کا مبلغ ایسا ہے اس کا بانی کیسا ہوگا آپ کی بات لوگوں کے دلوں میں اتر جایا کرتی تھی۔ کیوں نہ ہو ؎

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

دوسرا واقعہ جو اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے یوپی ہی میں اُورئی ضلع جالون ہے، وہاں کے سنیوں نے مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو بلایا۔ شیر سنت وہاں رونق افروز ہوئے نہایت گرم جوشی سے شاندار استقبال کیا نعرہائے تکبیر ورسالت سے وہاں کی فضا گونج اٹھی بعد نماز عشا جلسہ شروع ہوا حضرت شیرانہ انداز میں ممبر پر تشریف لائے، عادت کریمہ کے مطابق تلاوت فرمائی اور امام اہل سنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی لکھی ہوئی نعت پاک اپنے مخصوص طریقے پر والہانہ انداز میں شروع فرمائی مجمع جھوم اٹھا ہر طرف سے مرحبا کی صدائیں آنے لگیں، پھر اسی نعت پاک کی تشریح فرما کر تقریر فرمائی اور وہابیوں دیوبندیوں کے اقوال کفریہ کو ان کی کتابوں سے پڑھ کر سنایا، پھر اس کا قاہر رد فرمایا اور ایسا واضح بیان کیا کہ دیوبندیت پارہ پارہ ہوگئی۔ اہل سنت کی طرف سے تحسین وآفریں کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ فلک شگاف نعروں سے اہل باطل کے دل ہل گئے اور قصر باطل میں زلزلہ آگیا۔ صبح فجر کے وقت صلوٰۃ وسلام پر جلسہ ختم ہوا۔ اس تقریر کا ایسا اثر ہوا کہ ہل میں گدھوں کو زمین جوت کر دیوبندیوں کے مدرسہ کو مسمار کر دیا اور ان کا سارا سامان نکال کر باہر پھینک دیا۔ اورئی کی سرزمین کو دیوبندیت سے پاک وصاف کر دیا۔ آپ جا کر وہاں دیکھیں تو وہاں کے ذرات گواہی دیں گے کہ رضا کے شیر کے ایک ہی حملہ نے وہابیت کا جنازہ نکال دیا اسی لیے دیوبندی وہابی کہا کرتے تھے سب کو بلاؤ مگر مولانا حشمت علی کو نہ بلاؤ جان توڑ کوشش کرتے تھے کہ آپ آنے نہ پائیں۔ اگر آگئے تو ہماری ساری محنت پر پانی پڑ جائے گا۔ انھیں یہ خوب معلوم تھا کہ جہاں وہ آگئے ہمیں بھاگنا ہی پڑے گا۔ بقول برادر گرامی حضرت مولانا عبد المجید صاحب اکمل حشمتی کے ؎

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

جہاں پہونچے وہاں سے دم دبا کر نجدیت بھاگی
بجا اسلام کا ڈنکا وہ جا فتنے سے خالی ہے

آپ نے اہل باطل کو انھیں کی کتابوں سے کافر و مرتد ثابت کیا۔ کسی بھی وہابی نجدی کے اندر دم نہیں کہ اپنا مسلمان ہونا ثابت کردے۔ اہل باطل ہمیشہ ٹھوکروں میں رہے۔ سنی مسلمان کیسا ہی ہو کتنا ہی غریب ہو اسے اپنے سینے سے لگایا کرتے تھے۔ آپ ”اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ“ کی سچی تفسیر تھے اسی کی ترجمانی کرتے ہوئے آبروئے خطابت شہزادۂ محدث اعظم کچھوچھوی **علامہ مدنی میاں** صاحب قبلہ فرماتے ہیں ؎

۳۶۱

دشمنوں میں بن کے چمکا ذوالفقار حیدری
اور جب اپنوں میں پہونچا پیار کی شبنم ہوا

غرض کہ آپ جس گلی کوچہ سے گذرے متاع عشق لٹاتے گئے عشق و محبت کے پھول برساتے گئے نہ جانے کتنے لوگوں کو عشق رسول میں سرمست و دیوانہ بناتے گئے اور دنیا کو صرف ایک پیغام دیا ؎

چھوٹ جائے اگر دولت کونین تو کیا غم
چھوٹے نہ مگر ہاتھ سے دامان محمد

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

22

نام جیتے رہو عبید ان کا
گرچہ جل کر بھنا کرے کوئی

زیر نظر کتاب بنام مناظرۂ سنبھل مع بارہ مناظرہ مسمیٰ باسم تاریخی مجاہدۂ شیر بیشۂ اہل سنت ۱۴۳۱ھ آپ حضرات کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے کی

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

کوشش کررہا ہوں پروردگار قبول فرمائے۔ اس کی اشاعت پر تمام اہل سنت کو خوشی ہوگی کیوں کہ اس کے اندر دلائل کے انبار ہیں جس کے بوجھ سے گردن وہابیت آج بھی جھکی ہوئی ہے۔ وہابیوں کے عجیب و پیچیدہ سوالات پر ایسے آسان و خوب صورت جوابات دئے گئے ہیں جس سے سب کی عقلیں دنگ رہ گئیں۔

اس مجاہدۂ شیر بیشۂ اہل سنت کے انسائیکلوپیڈیا کے اندر ویسے تو تمام مناظرے ہی دلچسپ ہیں مگر سنبھل ضلع مرادآباد کا یہ عظیم الشان مناظرہ قابل دید ہے، جو اپنی نوعیت کا بے مثال مناظرہ ہے یہ مناظرہ خاص منظور سنبھلی کے گھر میں ہوا۔ سیکڑوں وہابی مولوی
۳۶۲ منظور صاحب کی پشت پناہی کے لیے ان کی پشت پر سوار تھے اور خود منظور حسین
صاحب دیوبند کے تازہ فاضل اور وہاں کے مدرسین کے منظور نظر رہ چکے تھے۔ وہابیوں کی جانب سے سنبھلی صاحب مناظر تھے اور اہل سنت کی جانب سے امام المناظرین وغیظ المنافقین مظہر اعلیٰ حضرت حضور سیدی وجدی حضرت علامہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مناظر تھے سیکڑوں مولویوں کے باوجود شیر رضا کے شیرانہ حملہ سے ایسا زخم کاری لگا کہ قیامت تک نہ بھر سکے گا۔ ڈیڑھ سو سوالات قاہر آج بھی ان کی گردن پر ہار بن کر لٹک رہے ہیں آج تک ایک سوال کا جواب نہیں دے سکے۔

سنبھل میں جو رسوائی ہوئی اس کا کہنا ہی کیا اسی رسوائی کو مٹانے کے لیے ادری ضلع اعظم گڑھ موجودہ ضلع مئو (وہ بھی انھیں کا خاص علاقہ تھا) پہنچ گئے وہاں پر حضرت
23 شیر بیشۂ اہل سنت کا پہلے ہی سے بیان ہو رہا تھا وہاں بھی انھیں کے خرمن پر بجلی گرائی
جارہی تھی اور بار بار یہ مطالبہ ہو رہا تھا کہ اگر کسی میں دم ہے تو اپنا مسلمان ہونا ثابت کرے۔ قسمت کے مارے منظور بچارے مناظرہ منظور کرکے مجبور ہو گئے۔ وہاں پر ان کا ساتھ دینے کے لیے ڈیڑھ سو مولوی جو مبلغ و مناظر تھے موجود تھے مگر وہاں بھی خنجر اعلیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت سے زخمی ہوکر راہ فرار اختیار کی۔ڈیڑھ سو مبلغین وہابیہ ایک شیر کے حملہ کو نہ برداشت کر سکے سنبھل سے کہیں زیادہ رسوائی ادری میں ہوئی فتح وکامرانی نے وہاں بھی مظہر اعلیٰ حضرت کے قدم چومے کیوں نہ ہو جب کہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت نے ''ابو الفتح'' جیسی مبارک کنیت عطا فرمائی اسی دن سے فتح پر فتح آپ کی تقدیر میں لکھ دی گئی اور ان کی قسمت میں ہار پر ہار روباہ دشت دیوبندیت اور شیر رضا جیسے ابو الفتح سے نظر ملا سکے وہ شیر بیشۂ اہل سنت جن کے متعلق ارباب بصیرت نے کہا ہے

ہم میں تھے شیر بیشۂ مولوی حشمت علی
نام سے جن کے لرزتا ہے وہابی بدچلن

جب گرجتے تھے دم تقریر بن کر شیر حق
بھاگتے آتے نظر تھے دیوبندی پرفتن

شیر بیشۂ اہل سنت ایسے خاصان خدا میں سے ہیں جن کے سر پر دیکھنے والوں نے غوث اعظم و اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا دست اقدس دیکھا ہے وہ بھلا کسی میدان میں ہار سکتا ہے۔بڑے بڑے امام وقت،حکیم الامت،شیخ الھند جب آپ کے سامنے نہ آ سکے تو سنبھلی صاحب کی حیثیت ہی کیا۔شیر بیشۂ اہل سنت کے حملوں سے زخمی ہونے والے اور راہ فرار اختیار کرنے والوں کی بھی ذرا جھلک دیکھ لیجیے۔

کون کہاں فرار ہوا

مدرسہ مداری،دروازہ بریلی کے جلسے میں تھانوی صاحب فرار ہو گئے۔ابوہر منڈی میں مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی،نوساری ضلع سورت میں مولوی عبدالشکور کاکوری، مانڈلے اپر برما میں عبدالشکور کاکوری و منظور سنبھلی،مالیگاؤں کے گیارہ مولوی دیوبندی، ممبئی میں ایک بار مولوی شبیر احمد دیوبندی،دوسری بار مرتضیٰ حسن دربھنگی،تیسری بار مولوی احمد سعید دہلوی،چوتھی مرتبہ مولوی منظور سنبھلی اور کئی مرتبہ ممبئی کے مشہور وہابی دیوبندی خواجہ حسن سرہندی،رنگون میں مولوی شبیر احمد دیوبندی و مولوی انور شاہ کشمیری، شہر فتح پور میں مولوی منظور سنبھلی،راندیر ضلع سورت میں مولوی عبدالشکور کاکوری و مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی،ہلدوانی منڈی ضلع نینی تال میں مولوی یاسین خام سرائی،محلّہ چک منڈی لکھنؤ میں مولوی عبدالشکور کاکوری،پادرہ ضلع بڑودہ میں مولوی ثناء اللہ امرتسری ایڈیٹر اخبار ''اہل حدیث''،راندیر ضلع سورت میں مولوی محمد حسین راندیری،لاہور و ادری ضلع اعظم گڑھ (موجودہ ضلع مئو)،وسیلاں والی ضلع جہلم،سنبھل ضلع مرادآباد،گیا میں مولوی منظور حسین سنبھلی،نانپارہ ضلع بہرائچ شریف،موراواں ضلع اناؤ میں مولوی نور محمد ٹانڈوی،ملتان شریف (پاکستان) میں مولوی ابوالوفا شاہ جہان پوری،شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ میں وہاں کے ۲۲ بائیس مولوی دیوبندی،بسڈیلہ ضلع بستی میں مولوی عبداللطیف مئوی سے عقائد کفریہ پر مناظرہ ہو چکے ہیں۔بمدرسہ فیض آباد کے وہابیوں کے اسرار پر مولوی یونس خارجی مولوی نور محمد ٹانڈوی،مولوی عبدالباری سلطان پوری، مولوی ابوالوفا شاہ جہاں پوری اور مولوی عبدالشکور کاکوری کے بیٹے مولوی عبدالسلام لکھنوی وغیرہم پے در پے بمدرسہ آتے جاتے رہے اور دو دو تین تین دن بمدرسہ میں چھپے بیٹھے رہے مگر سامنے آنے کی تاب کسی میں نہ ہوئی۔لاہور کے تاریخی مناظرہ میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

اپنی کفری عبارت ''حفظ الایمان'' کی تفہیم کے لیے اشرفعلی تھانوی نے ابوالوفا شاہ جہاں پوری کو اپنا وکیل نمبر ۳ر بنا کر بھیجا تھا اور انہیں کے ساتھ مولوی منظور سنبھلی کو وکیل نمبر ۲، مولوی اسماعیل سنبھلی، مولوی حسین احمد ٹانڈوی صدر دیوبند کو بھی وکیل مناظرہ نہیں بلکہ محض وکیل تفہیم بنا دیا تھا اور اس بنا پر کہ مولوی اشرفعلی تھانوی کو نہ تو خود میدان مناظرہ میں آنے کی ہمت ہو سکی نہ کسی کو کفریات دیوبندیہ وہابیہ پر مناظرہ کے لیے وکیل مطلق بنا کر بھیجنے کی جرأت ہو سکی۔ حضور شیر بیشۂ اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلے میں جملہ اکابر واصاغر دیوبندیہ کو فضیحت انگیز شکست مبین اور رسوا کن ہزیمت
مہین حاصل ہو چکی ہے۔ لاہور کے مناظرہ میں ڈاکٹر اقبال کو فیصل بنایا گیا تھا۔ بڈلیہ ۳۶۵
ضلع بستی کے مناظرہ میں اعلیٰ حضرت پر جھوٹا الزام ابوالوفا نے یہ لگایا کہ انھوں نے اپنے رسالہ ''الیاقوتۃ الواسطۃ'' میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کو وہابی بلکہ دیوبندیوں کا پیشوا لکھ دیا ہے۔ حضور شیر بیشۂ اہل سنت نے اس رسالہ مبارکہ کو کھول کر تمام حاضرین کے سامنے رکھ دیا اور تین دن تک پیہم مطالبات قاہرہ ان پر ہوتے رہے مگر وہ نہ دکھا سکے کہ کہاں لکھا ہے۔ بڈلیہ کے مناظرہ میں پچاس مولوی صاحبان اکٹھا ہو گئے تھے مگر وہاں بھی بفضلہٖ تعالیٰ کوئی صاحب جواب نہ دے سکے۔

عبدالرؤف نے اپنی کتاب ''براءۃ الابرار عن مکائد الاشرار'' صفحہ ۵۷ر پر لکھا کہ ''ملک الموت اور شیطان مردود کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نص قطعی سے ثابت ہے۔ اور محفل میلاد میں جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ کا تشریف لانا نص قطعی سے ثابت نہیں''۔

اسی کفری مضمون کو مظہر اعلیٰ حضرت نے نور محمد ٹانڈوی کے سامنے نانپارہ ضلع بہرائچ شریف کی جامع مسجد میں پیش کیا تو ٹانڈوی صاحب بھو چکا ہو کر مبہوت رہ گئے۔ کچھ دیر سوچ کر بولے یہ عبارت ''براہین قاطعہ'' کے صفحہ ۵۷ر سے ادھوری اور

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

ناقص لی گئی ہے۔ اس لیے اس عبارت میں اس کا صحیح مطلب نہیں سمجھا سکتا۔ البتہ'' براہین قاطعہ'' کے صفحہ ۵۷ر پر یہ پوری کامل عبارت درج ہے وہاں اس کا مطلب صحیح با لکل واضح ہے حضور شیر بیشۂ اہل سنت نے فوراً ''براہین قاطعہ'' کا صفحہ ۵۷ر کھول کر ان کے آگے رکھ دیا اور حضرت نے فرمایا براہ کرم وہ پوری عبارت اس میں دکھا کر صحیح مطلب بتا دیجیے۔ مولوی نور محمد صاحب ٹانڈوی چندھیا سے گئے اور لا جواب رہے۔ بالآخر جواب سے عاجز و مجبور ہو کر پولس کو اندیشۂ فساد کی جھوٹی رپورٹیں دلوا کر بذیعہ پولس یہ زبر دست معرکۃ الآرا مناظر بند کرادیا۔ گیا کے مناظرے میں مولوی
عبدالقدوس مولوی ولایت حسین و مولوی ناظر امام وغیرہم پینسٹھ وہابی دیوبندی مولوی ۳۶۶
صاحبان منظور سنبھلی کی امداد واعانت کے لیے موجود تھے۔ وہاں سب کے سب لاجواب رہے۔ راندیر سورت کے عظیم الشان تاریخی مناظرے میں راندیری وہابیوں کے امام مولوی محمد حسین راندیری سے خلیل احمد انبیٹھوی کی مشہور و ناپاک کتاب ''المھند'' پر بحث مباحثہ ہوتا رہا اس کے کفریات اور الزام نہ اٹھا سکے ان کے علاوہ ان کی امداد کے لیے مولوی عزیز گل کابلی، مولوی مہدی حسین شاہ جہاں پوری، مولوی ابراہیم راندیری، مولوی احمد اشرف راندیری، مولوی اسمٰعیل بسم اللہ، مولوی اسمٰعیل صادق اور مولوی عبدالرحیم راندیری صاحبان جو موجود تھے سب کے سب خاموش ودم بخود رہ گئے۔ ان کے علاوہ بہت سے دیوبندی اکابر واصاغر حضرت شیر بیشۂ اہل سنت سے مات کھائے ہوئے ہیں جن کی تفصیلات دوسری کتابوں میں ان شاءاللہ پیش کروں گا۔

احقر العباد

حضرت مولانا الحاج محمد حسان رضا حشمتی غفرلہٗ

۸ر ربیع النور شریف ۱۴۳۲ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰہ رب محمد صلی علیہ وسلما

اَلْحَمْدُلِلّٰہ الّذِی فَتَحَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بالحق فَھُوَ خَیْرُ
الْفَاتِحِیْنَ وَنَصَرَنَا عَلٰی أَعْدَاءِ الدّین فَھُوَ خَیْرُ النّاصِرِیْنَ وَ أَفْضَلُ
الصَّلٰوۃِ وَأَجْمَلُ السّلاَمِ علیٰ حَبِیْبِہٖ ذِی الْفَضْلِ وَالْجَاہِ وَالشّوْ
۳۶۸ کَۃِوَالْحَشْمَۃِ عَلِیِّ الْمَنَاصِبِ، صَاحِبِ الْجَمالِ وَالْکمَالِ
وَالْجُوْدِ والنَّوَالِ وَالْعَظْمَۃِ رَفِیْعِ الْمَرَاتِبِ، سَیِّدِنا وَمَوْلانا مُحَمّدٍ
أَجْمَلِ الْأَجْمَلِیْنَ وَأَحبِّ الْمَحْبُوْبِیْنَ أَشْرَفِ الْاَنبیاءِ وَالْمُرسَلِیْنَ
اَلّذِیْ مَنْ طَلَبَ رِضَاہُ حَصَلَ لَہٗ أَحمد رضا رَبّ الْعٰلمِیْن ، وَاٰلِہٖ
وَصَحْبِہٖ وابْنِہٖ وَحِزْبِہٖ أَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلمِیْنَ.

حمد اس کے وجہِ کریم کو جس نے اہل حق کو فتح ونصرت نصیب عطا فرمائی اہل باطل کی جھوٹی عزت خاک میں ملائی......جس نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ اٰلہ وسلم پر ہر چیز کا روشن بیان کرنے والی کتاب نازل فرمائی......اور تمام ملک وملکوت اور اپنی ساری سلطنت انھیں دکھائی......ان کی توہین کرنے والوں کے لیے نار جہنم بھڑکائی...... ان کے غلاموں کے لیے بزم جنت سجائی......خداے پاک جلّ جلالہ کے بے شمار صلاۃ وسلام اس کے حبیب پر جنھوں نے اپنی صورت زیبا میں اپنے رب جل جلالہٗ کی ذات
29 وصفات کی تجلی دکھائی......اور بے شمار رحمتیں ان کے آل واصحاب پر جنھوں نے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب وتعظیم کی بے مثل تعلیم دکھائی اور حضور کی توہین وتنقیص دین وایماں کے لیے مہلک اور سم قاتل بتائی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

أما بعد:

مسلمان بھائیو! ایک وہ زمانہ تھا کہ ہر شخص اپنے بڑوں کی تعظیم وتکریم کو اپنی صلاح وفلاح سمجھتا تھا اوران کی گستاخی واہانت کو باعث ہلاکت جانتا تھا،اوران کا ادب ہر حال میں مدنظر رکھتا تھا،ان کے مرتبہ کا ہر وقت لحاظ کرتا تھا،ان کے علوشان کو اپنا فخر،اوران کے اجلال وتعظیم کو اپنے لیے باعث نجات مانتا تھا۔لیکن اللہ اکبر! آج کچھ ایسی ہستیاں بھی پیدا ہوگئی ہیں جو اپنا فخر اسی میں منحصر سمجھتی ہیں کہ بڑوں کو گالیاں دیا کریں، بزرگوں کو سب وشتم کا نشانہ بنایا کریں،ان کے عیب تلاش کیا کریں،اور اگر تلاش پر بھی نہ ملیں تو اپنے جی سے گڑھ کر تھوپ دیا کریں۔اور بڑے بھی کیسے جن کی آستانہ بوسی کو عالم کے بڑے اپنی عزت سمجھیں اور بزرگ بھی ایسے جن کی غلامی کو دنیا کے تمام بزرگ اپنی رفعت شان کا حقیقی سبب جانیں اور پھر یہ نادانوں کا ذکر نہیں،ان پڑھوں کا بیان نہیں،معمولی پڑھے لکھوں کا حال نہیں،داڑھی منڈوانے والوں،جواریوں،شرابیوں، بے نمازیوں کا تذکرہ نہیں بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو عالم دین کہلواتے ہیں، اپنے آپ کو بہت بڑا متبع شریعت ظاہر کرتے ہیں حتیٰ کہ ’’قال اللّٰہ وقال الرسول‘‘ رٹتے ہیں،حنفیت کے مدعی بنتے ہیں،محبت خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ اٰلہ وسلم کا زبردست دعویٰ رکھتے ہیں اور سنت کی پیروی کا دم بھرتے ہیں۔بے چارے عوام ان کے ظاہری رنگ وروپ،لمبے چوڑے دعوے،بڑے بڑے جبہ ودستار کو دیکھ کر فریفتہ ہو جاتے ہیں۔بے پڑھے مسلمان بھائی ان کی ظاہری انداز گفتگو منکسر المزاجی منافقانہ خلق پر ان کے شکار بن جاتے ہیں،اور غریب ان گندم نما جو فروشوں کے دامِ تزویر میں آجاتے ہیں،لیکن جب ان کے عقائد کی چھان بین کی جاتی ہے تو یہ گندے عقائد ان کے ظاہر ہوتے ہیں۔

(۱)......خدائے پاک جھوٹا ہے۔(دیکھو! مرتضیٰ حسن دربھنگی کی اسکات المعتدی صفحہ ۳۱)

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

(۲)......جتنے عیب جتنے گناہ بندے کر سکتے ہیں وہ سب کام خدا کر سکتا ہے۔(دیکھو! شیخ الہند محمود حسن دیوبندی کی جھد المقل)

(۳)......شیطان کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ اٰلہ وسلم کے علم سے زائد ہے۔ معاذ اللہ (دیکھو! گنگوہی وانبیٹھی کی براہین قاطعہ صفحہ ۵۱)

(۴)......حضور علیہ الصلاۃ والتسلیمات کا میلاد شریف کنہیا کے جنم سے بدتر ہے۔ (دیکھو! براہین قاطعہ صفحہ ۱۴۸)

(۵)......نماز میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ اٰلہ وسلم کا خیال لانا بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔(دیکھو! اسمٰعیل دہلوی کی صراط مستقیم صفحہ ۸۷)

(۶)......حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ اٰلہ وسلم کا علم غیب معاذ اللہ پاگلوں جانوروں کے علم غیب کی طرح ہے۔(دیکھو! تھانوی کی حفظ الایمان)

اوراس کے سوا ان کے بہت گندے ناپاک عقیدے ہیں اوران لوگوں نے اسلام کو جو صدمے پہنچائے ہیں وہ ایک دردمند اسلام کو خون کے آنسو رلانے کے لیے کم نہیں ہیں۔انھوں نے مذہب وملّت کو جو نقصان پہنچائے وہ اسلام کے ایک فدائی کا قلب وجگر مجروح کرنے کے لیے ناکافی نہیں ہیں۔آج مسلمانوں میں جو فرقہ بندیاں،تفرقہ پردازیاں موجود ہیں وہ سب انھیں لوگوں کے دم قدم کی برکت ہے۔ آج فرزندان اسلام میں جو خانہ جنگیاں ہیں وہ سب انھیں حضرات کی تعلیم کا ثمرہ ہے۔ آج جو مخالفین اسلام ہم پر دست درازیاں کر رہے ہیں وہ سب انھیں لوگوں کی حرکات کا نتیجہ ہے۔مسلمان جب تک اپنے مذہب کے پابند رہے آپس میں شیر وشکر رہے جب سے ان دشمنان اسلام نے نجدیت وہابیت اور دیوبندی دھرم کا پرچار شروع کیا افسوس!

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

صدافسوس!! کہ بھائی بھائی سے جدا ہوگیا۔باپ نے بیٹے کو چھوڑ دیا، بیٹے نے باپ سے منہ موڑ لیا،شوہر نے بیوی سے قطع تعلق کرلیا، بیوی شوہر کی صورت دیکھنے کی روادار نہ رہی ،اپنے ایسے بیگانے بن گئے کہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہوگئے،شب و روز جنگ وجدال،لڑائی و جھگڑے ،گالی گلوج اور رات دن قصے قضیے ،لعن طعن غرض ان بدنام کنندگانِ اسلام نے مسلمانوں کی وہ حالت کردی کہ آج مخالفین ہماری حالت کو دیکھ کر ہنستے اور ہم پر ظلم وستم جورو جفاڈھانے کے لیے دلیر ہوتے جاتے ہیں۔اِنا لـلّٰه وا ِ نّا اِلیه راجعون.

۳۷۱ ہمارا قصبہ سنبھل بھی مدتوں سے وہابیت و دیو بندیت کا جولان گاہ بنا ہوا تھا اور بیشۂ نجدیت کے ارانب وثعالب شیر سنّت سے میدان خالی پا کر ”ہمچومن غضنفرے نیست“ کے نعرے لگا لگا کر اکڑتے تھے اور مسلمانوں کی مسلمانی اور غریب اہل سنت کی سنت کو اپنے حلقۂ تزویر میں پھانستے تھے۔آئے دن یہاں پر نیے نیے فسادات پھیلا نا ہر فاضل دیو بند اپنا فرض منصبی سمجھتا تھا، ہر پچھلا اپنے پہلے پر فسادات پھیلا نے میں چڑھا ہوا رہتا مسجدوں میں قبضہ جما کر نمازیوں کو وہابی بنانے کی کوشش ہو رہی تھی۔ مدرسۃ الشرع اور مدرسہ سراج العلوم کھول کر غریب سنیوں کے کم سن بچوں کے دین و ایماں کو بگاڑنے اور ان کی مسلمانی کو جڑ سے کھوکھلی کرنے کی تدبیریں کی جارہی تھیں۔مقامی علما اہل سنت مثل حامئ سنت ماحی بدعت جناب مولانا مولوی محمد عماد الدین صاحب،محبّ سنت عدوئے بدعت جناب مولانا مولوی ابوذر صاحب وغیرہ اکثر باہر تشریف فرمارہتے تھے اور وہابیوں دیو بندیوں کو اپنی بد مذہبی پھیلانے کا کافی
32 موقع ملا ہوا تھا۔اس اثنا میں ناصرالسنن کاسرالفتن حضرت مولانا مولوی مفتی مناظر جمال الملۃ والدین محمد اجمل شاہ صاحب قادری برکاتی دام مجدہم العالی نے سنبھل کی ایسی ناگفتہ بہ حالت ملاحظہ فرما کر یہیں اپنے مستقل قیام کا ارادہ فرمالیا اور اسلام وسنت کی اعانت وحفاظت ہر ممکن طریقے سے شروع فرمادی بلکہ خداورسول جلّ جلالہ وصلی

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

اللّٰہ تعالیٰ علیہ علیٰ اٰلہ وسلم پر بھروسہ کر کے مسجد جہان خاں میں مدرسہ اسلامیہ حنفیہ قائم فرما دیا اب کیا تھا تمام وہابیہ دیو بندیہ کے پیٹوں میں چوہے دوڑنے لگے اور انھیں اپنا مستقبل تاریک نظر آنے لگا۔ بڑے بڑے پرانے تو ہمت نہ کر سکے،البتہ مولوی منظور حسین صاحب جو مدرسہ دیو بند کے ابھی تازہ فاضل ہیں جو اپنے اوصافِ عجیبہ کے سبب تمام دیو بندی علما کے منظور نظر رہ چکے ہیں اور جنھیں نہایت شفقت ومحبت سے تمام فضلاے دیو بند نے باری باری سے اپنا اپنا ظاہری و باطنی فیض پہنچایا ہے۔جواب نئی جون بدل کر منظور حسین سے محمد منظور ہو گئے اور اپنے والد کو احمد حسین سے احمد کر دیا ہے۔
۳۷۲ غرض ان پرانوں نے حضرت مولانا جمال الملہ کے آگے آنے کے لیے مولوی منظور حسین صاحب کی اچھوتی انوکھی کم سن مولویت کو ابھارا اور وہ بھولی ناداں تیار ہوگئی۔ مولوی منظور حسین صاحب نے اپنی ساری جماعت کے مشورے سے حضرت مولانا کی خدمت میں ایک تحریر ”دربارۂ تحریک مناظرہ“ بھیجی حضرت مولانا صاحب قبلہ نے فوراً قبول فرمالی اور لکھ بھیجا کہ:

”دیو بندیوں کے کفر واسلام پر ایک زبردست مناظرہ تم اپنی مجموعی حیثیت کے ساتھ ایک بار مجھ سے کرالو میں کرنے کے لیے تیار ہوں بار بار کہاں تک مناظرہ کرتا رہوں گا آج مسئلہ میلاد پر کروں، پھر قیام پر کروں، پھر علم غیب پر مناظرہ کروں ۔لہٰذا ایسے مسئلہ پر مناظرہ کرنا چاہتا ہوں جس کا بہترین نتیجہ برآمد ہو۔“

33 اس جواب پر پھر سارے لوہے ٹھنڈے ہو گئے کسی کو آگے آنے کی ہمت نہ ہوسکی۔ پھر دیو بندی مولویوں نے دیو بندیت پھیلانے کے لیے ہر ممکن تدبیر اختیار کی جب کوئی صورت کارگر ہوتے نہ دیکھی اور یہ منظر نظر آنے لگا کہ جو غریب اہل سنت ان کے دھوکے میں پھنسے ہوئے تھے وہ بیزار ہونے لگے اور روٹیوں میں فرق آنے لگا تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

ایسی صورت گڑھی جس سے مناظرہ کا نام ہوجائے، لیکن مناظرہ نہ ہونے پائے۔ لہٰذا یہ چال چلی کہ بریلی شریف کے علمائے کرام سے مناظرہ کی مکاتبت شروع کردی اوران کے تمام اخراجات کا بار اپنے اوپر لیا اور عوام پر یہ ظاہر کرایا کہ دیکھو ہم کس قدر طالب حق ہیں کہ مناظرہ پر بھی تیار ہیں اور فریقین کے اخراجات کا بوجھ بھی اپنے اوپر لے لیا اور دل میں سوچ رکھا تھا کہ علمائے بریلی ہمیں کیا منہ لگائیں گے وہ تو ہمارے بڑوں کو دبائے ہوئے ہیں، لیکن اتنا فائدہ ضرور ہوگا کہ عوام کو بتائیں گے کہ اگر علمائے بریلی میں ہمت ہوتی یا مذہب اہل سنت میں حقانیت ہوتی تو ضرور مقابلہ کرتے اورمناظرہ کے لیے آجاتے اوراس طرح اپنا الوّ سیدھا کرلیں گے مگر بے چاروں کی قسمت یاورنہ ٣٧٣
تھی۔ سنبھل میں حضرت شیر بیشۂ اہل سنت، ناصر الاسلام، مناظر اعظم، مولانا مولوی، حافظ وقاری ابوالفتح، عبیدالرضا محمد حشمت علی صاحب قادری، رضوی لکھنوی (علیہ الرحمۃ والرضوان) کو حضرت مولانا صاحب نے بلوایا اور حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کے کفر شکن مواعظ کا سلسلہ شروع ہوا۔ لوگ جوق در جوق آپ کے مواعظ میں شریک ہوتے رہے، حضرت شیر بیشۂ اہل سنت نے دیوبندی عقیدوں کی پول کھول دی۔ سینکڑوں بھائی جو دیوبندیوں کے جال میں پھنسے ہوئے تھے الحمدللہ پختہ سنی ہوگئے۔ دیوبندی پارٹی نے مشورہ کرکے ایک طالب علم سراج الحق کے نام سے مناظرہ کی تحریر بھیجی کہ:

"ہم مولانا حشمت علی صاحب سے مناظرہ چاہتے ہیں اور آج ہی ہو جائے دیر نہ ہو، اور لکھا تھا کہ چبوترۂ انجمن معاون الاسلام یا مسجد میاں صاحب دیپا سرائے یا جہاں آپ چاہیں مناظرہ کر لیجیے۔"

اس تحریر کا جواب فاضل نوجوان حضرت مولانا محمد حسین صاحب قادری سلمہ نے دے دیا کہ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت آپ لوگوں کے ساتھ مناظرہ کرنے کے لیے تیار ہیں۔ آج ہی بمقام چوک دیپا سرائے آجایئے چار بجے سے مناظرہ شروع ہوگا اور پھر

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

اسی دن چار بجے سے قبل حضرت مولانا محمد اجمل صاحب قبلہ اور حضرت شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت اور برادرانِ اہل سنت میدان مناظرہ میں پہونچ گئے، مگر دیوبندی پارٹی گھروں میں چھپی بیٹھی رہی۔ علمائے اہل سنت نے پانچ بجے تک انتظار فرمایا اور پھر اس فتح پر بطور شکریہ قیام کرکے صلاۃ وسلام پڑھ کر فتح ونصرت کا پھریرا اڑاتے واپس تشریف لائے۔ ایک بار وہابیہ نے جھوٹا اعلان مناظرہ کرادیا کہ آج شب کو آٹھ بجے ہلالی سرائے میں مناظرہ ہوگا حالاں کہ اسی روز اسی وقت سے حافظ شوکت حسین صاحب کے مکان پر حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کا بیان مقرر تھا سمجھ لیا تھا کہ حضرت
٣٧٤ موصوف وعظ چھوڑ کر نہ جائیں گے اور وہابی اپنی فتح منالیں گے۔ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت نے فوراً لکھ بھیجا کہ اگر آپ کو اپنے اور اپنے اکابر کے اسلام کا ثبوت دینا منظور ہے تو ہم وعظ چھوڑ کر آنے کے لیے تیار ہیں۔ اس پر سب لوہے ٹھنڈے ہوگئے پھر اپنے بوتے کا نہ پاکر مولوی اسعداللہ رام پوری کو سہارنپور سے بلوایا، لیکن وہ بھی حضرت موصوف کے سامنے آکر اپنے اور اپنے پیشواؤں کے مسلمان ہونے کا ثبوت دینے کے لیے تیار نہ ہوسکے۔ پھر مولوی منظور حسین کو تار دے کر امروہہ سے بلوایا گیا لیکن وہ بھی اپنے اور اپنے پیشواؤں کے مسلمان ہونے کا ثبوت دینے کے لیے آمادہ نہ ہوسکے۔

الغرض! سنبھل کے ہر بچہ بچہ پر واضح ہوگیا کہ اگر دیوبندیوں میں کچھ بھی ہمت ہوتی تو فوراً اپنے آپ کو مسلمان ثابت کرنے کے لیے تیار ہوجاتے، لیکن کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے، اس کے بعد حضرت شیر بیشۂ اہل سنت سنبھل سے بفتح ونصرت تشریف لے گئے۔ دیوبندیوں نے اپنی بنی بگڑتی دیکھ کر پھر بریلی شریف سے سلسلہ جنبانی شروع کی اور لکھا کہ:

"ہم آپ کے اخراجات کے کفیل ہوں گے آپ مناظرہ کے لیے تشریف لایئے۔"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

علماے کرام نے لکھ بھیجا کہ ہم مناظرہ کے لیے آرہے ہیں چار آدمیوں کا زادراہ فوراً روانہ کرو۔ دیوبندیوں کا جوش وخروش باسی کڑھی کا ابال تھا۔اس خط کو دیکھتے ہی ختم ہوگیا۔لیکن کچھ اپنے لکھے کا پاس تھا، کچھ اپنے بھرم رکھنے کا خیال تھا۔اور عوام میں اچھل کو دکا کوئی موقع نہ تھا اس لیے حضرت مولانا مولوی محمد رحم الٰہی صاحب قبلہ مدظلہم العالی کی خدمت میں لکھا کہ: ۱۵/ جمادی الاولیٰ تک کرایہ پہنچ جائے گا۔اور ۲۲/ ۲۳/ ۲۴/ جمادی الاولیٰ مناظرہ کی تاریخیں مقرر تھیں اور کرایہ خاص ۲۲/ جمادی الاولیٰ کے ۱۲/ بجے پہنچا اس کا مقصد یہ تھا کہ علماے کرام مقررہ تاریخوں پر نہ پہنچ سکیں اور ہم اپنی فتح منالیں۔یہی منصوبے سوچ کر ۲۲/ ۲۳/ ۲۴/ جمادی الاولیٰ کو چبوترۂ انجمن معاون الاسلام پر جلسہ مقرر کیا۔مبلغ وہابیہ ملکی شیخ جی ایڈیٹر ''النجم'' مولوی عبدالشکور کاکوری، مولوی فخرالدین مرادآبادی، مولوی قدرت اللہ اور چند علماے دیوبند سنبھل پہنچے اور جلسۂ مناظرہ میں کہنا شروع کیا کہ دیکھو ہم مناظرہ پر آمادہ ہیں، لیکن علماے بریلی نہیں آئے ان کا فرار ہوا۔ ۳۷۵ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت مولانا مولوی حشمت علی صاحب بھی ۲۲/ جمادالاولیٰ کو سنبھل تشریف لائے اور ایڈیٹر ''النجم'' کو چیلنج مناظرہ دیا۔ایڈیٹر صاحب نے انکار کردیا اور اسی روز فر، یفر، فراراً کی صرف صغیر گردانتے لکھنؤ روانہ ہوگئے اور حد بھر کی بے ایمانی یہ کی کہ مناظرہ کی تاریخوں سے پیش تر ہی ایک اشتہار ''رضا خانیوں کا مناظرہ سے فرار'' چھپوا کر رکھ لیا اور پہلی ہی تاریخ میں اسے شائع کرادیا۔

مسلمانو! ایسی ہٹ دھرمی بے ایمانی بھی کبھی دیکھی ہوگی کہ فریقین کی رضامندی سے مناظرہ کی تاریخیں مقرر ہوں خصم تاریخ پر پہنچ جائے اپنے مقابل کو چیلنج دے مقابل وقت سے پہلے ہی بھاگ جائے اور اپنے خصم کا فرار شائع کرادے مگر ہے یہ کہ جس قوم نے خدا کو جھوٹا سمجھا ہو وہ خود کیوں کر پیٹ بھر کر جھوٹ نہ بولے۔

36

بریلی شریف کے علماے کرام حضرت مولانا مولوی محمد رحم الٰہی صاحب، حضرت

مولانا مولوی محمد عبدالعزیز خان صاحب اور جناب مولانا محمد احسان علی صاحب (رضی اللہ عنہم) روز پنج شنبہ ۲۴/ جمادی الاولیٰ کو سنبھل تشریف لے آئے اور اسی وقت میدان مناظرہ میں پہنچے حضرت مولانا رحم الٰہی صاحب قبلہ نے فرمایا کہ چوں کہ کرایہ دیر میں پہنچا اسی لیے آنے میں تاخیر ہوئی اب میں اپنی طرف سے اپنے تلمیذ سعید مولوی حشمت علی صاحب کو مناظر مقرر کرتا ہوں مولوی صاحب سلمہٗ اسی مسئلہ اور انھیں شرائط پر جو مجھ سے طے ہوئے ہیں آپ سے مناظرہ کریں گے دیوبندیوں مولویوں میں سے مولوی کریم بخش، مولوی عبدالمجید، مولوی سعید احمد اسرائیلی، مولوی اسماعیل، مولوی فخرالدین مدرس اول مدرسہ شاہی مرادآباد اور مولوی قدرت اللہ مرادآباد، امروہا اور سنبھل کے تمام ۳۷۶ دیوبندی مولوی میدان مناظرہ میں مولوی منظور حسین کو مشورے دینے اور انھیں مدد پہنچانے کے لیے جمع تھے۔اہل سنت کی طرف سے حضرت مولانا مولوی محمد عمر صاحب نعیمی مدیر ''السواد الاعظم'' مرادآباد، حضرت مولانا مولوی اجمل شاہ صاحب سنبھلی، جناب مولانا مظہر حسین صاحب سنبھلی، جناب حاجی محمد اشرف شاذلی مرادآبادی، جناب مولانا مولوی ولایت حسین صاحب سنبھلی، جناب حاجی محمد یعقوب صاحب رئیس اعظم سنبھلی، جناب قاضی محبوب احمد صاحب عباسی ناظم مدرسہ محمدیہ حنفیہ مسجد گذری امروہا وغیرہ حضرات تشریف فرما تھے۔

بہت سی گفتگو کے بعد مناظرہ اس طرح شروع ہوا۔آگے ہم مولوی منظور حسین کو ''دیوبندی'' اور حضرت شیر بیشۂ سنت کو ''شیر سنت'' کہیں گے۔

دیوبندی: میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اس سے آپ کی کیا مراد ہے باعطاے الٰہی یا بغیر عطاے الٰہی بعض کا یا کل کا علم غیب مانتے ہیں۔

37

شیر سنت: میں اپنے دعوے کو پیش کرتا ہوں، سنیے! ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کو اپنے فضل وکرم سے اپنی رحمت ومحبت سے اس قدر علم غیب عطا فرمایا کہ تمام ما کان وما یکون کو شامل ہوگیا۔

دیوبندی: افسوس میں نے جو بات پوچھی آپ نے ایسا جواب دیا جسے عربی داں سمجھ گئے لیکن جو عربی نہیں جانتے وہ کچھ نہیں سمجھے کہ ما کان وما یکون کیا چیز ہے یہ بھی بتائیے کہ ما کان وما یکون ازل سے ابد تک تمام معلومات کو شامل ہے کہ نہیں؟

شیر سنت: میں نے صاف الفاظ عرض کیے تھے۔ آپ اور تفصیل چاہتے
ہیں میں اور کیے دیتا ہوں سنیے! حضرت عزت عظمت نے اپنے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ ۳۷۷
علیہ وسلم کو تمام اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا۔ شرق تا غرب عرش تا فرش سب انہیں دکھایا" **ملکوت السموٰت والارض**" کا شاہد بنایا۔ روز اول سے روز آخر تک سب ما کان وما یکون انھیں بتایا اشیاے مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کا علم عظیم ان سب کو محیط ہوا نہ صرف اجمالاً بلکہ ہر صغیر وکبیر ہر رطب ویابس خشک وتر جو پتہ گرتا ہے، زمین کے اندھیروں میں جو دانہ پڑا ہے ،سب کو جدا جدا تفصیلاً جان لیا۔ **والحمد للّٰہ حمداً کثیراً** بلکہ یہ جو کچھ بیان ہوا ہرگز ہرگز محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کا پورا علم نہیں بلکہ حضور کے علم سے ایک چھوٹا حصہ ہے۔ ہنوز احاطہ علم محمدی میں وہ ہزار در ہزار بے حد وبے کنار سمندر لہرا رہے ہے ہیں جن کی حقیقت وہ جانے یا ان کا عطا کرنے والا ان کا مالک مولیٰ جلّ وعلا۔

دیو بندی: میں پھر تفصیل چاہتا ہوں مولانا! اور زائد تفصیل کریں روز اوّل سے روز آخر تک اس کا کیا مطلب ہے۔

شیر سنت: میرا کلام تو بہت صاف اور سیدھا تھا کچھ پیچیدہ نہ تھا۔ مگر افسوس کہ آپ کی سمجھ میں داخل نہ ہوا سنیے روز اوّل سے مراد ابتداے آفرینش عالم اور روز آخر سے روز قیامت مراد ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ

الہ وسلم کو اس قدر علم غیب عطا فرمایا کہ ابتداے آفرینش عالم سے قیامت تک جو کچھ ہو چکا ہے جو کچھ ہو رہا ہے جو کچھ ہوگا سب کا محیط تام تفصیلی علم حضور کے علم کا ایک جز ہو گیا۔ کہیے اب بھی آپ کی سمجھ میں آ گیا یا ابھی کچھ باقی ہے۔

دیو بندی: اتنا اور فرمایا جائے کہ قیامت کے بعد کے معلومات کا علم بھی حضور کو ہے یا نہیں کیوں کہ اہل سنت کے نزدیک مستقبل میں کائنات غیر متناہی ہے۔

شیر سنت: میں نے جو دعویٰ کیا ہے اس کا مطلب بالکل صاف اور سیدھا
ہے لیکن افسوس آپ کی سمجھ میں نہیں اترتا پھر سنیے ہمارا دعویٰ ہے کہ ابتداے آفرینش
۳۷۸ عالم سے روز قیامت تک ہر چیز ہر بات کا تفصیلی علم تام اللہ نے اپنے حبیب صلی اللہ
علیہ وسلم کو عطا فرمایا۔ مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کا علم اسی میں منحصر نہیں بلکہ حضور کے علم کے ذخار سمندر موجیں مار رہے ہیں کہ تمام ما کان وما یکون کا علم بھی ان کا ایک قطرہ ہے مگر قیامت کے بعد کے معلومات ہمارے دعوے سے خارج ہیں ہم جس دعوے کے اثبات کے درپے ہیں وہ علم تمام ما کان وما یکون ہے۔

دیوبندی: مولانا اپنا یہ دعویٰ تحریر کر دیجیے۔

دعویٰ: جو تحریر کرکے دیوبندی مناظر کو دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کو ابتداے آفرینش عالم سے قیامت تک جو کچھ ہو چکا جو ہو رہا ہے جو ہوگا، سب کا تفصیلی علم محیط عطا فرمایا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کا علم اقدس اس سے بھی بدرجہا زائد ہے۔

فقط، فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی غفرلہٗ

دیو بندی: اتنا اور بڑھائیے کہ قیامت کے بعد کے معلومات آپ حضور کے لیے مانتے ہیں یا نہیں؟ ان کی اس خواہش پر حضرت شیر بیشۂ اہل سنت نے اتنا اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

بڑھادیا کہ مکرّر یہ کہ معلومات بعدالقیامۃ ہمارے دعوے میں مسکوت عنہا ہیں۔

دیو بندی: صاف بیان فرمائیے کہ یہ معلومات آپ کے دعوے میں داخل ہیں یا خارج پھر درخواست کرتا ہوں کہ قیامت کے بعد کے معلومات کو داخل کیجیے یا خارج کیجیے۔سکوت کا کوئی حق آپ کو نہیں۔

شیر سنت: اچھا جناب میں آپ کی خواہش کو پورا کرنے کے لیے اتنا اور زائد کیے دیتا ہوں یعنی ہمارے دعوے سے خارج ہیں۔اب عبارت یوں ہوگئی معلومات
مابعدالقیامۃ ہمارے دعوے میں مسکوت عنہا ہیں یعنی ہمارے دعوے سے خارج ہیں۔ ۳۷۹

دیو بندی: مولانا تو قیامت تک کا علم حضور کے لیے مانتے ہیں اور مولانا کے اکابر کیا فرماتے ہیں۔دیکھئے مولانا کے استاد مولانا نعیم الدین صاحب "الکلمۃ العلیا" صفحہ ۳ پر فرماتے ہیں:

"حضرت حق سبحانہٗ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم نور مجسم سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع اشیا جملہ کائنات یعنی تمام ممکنات حاضرہ وغائبہ کا علم عطا فرمایا بدء الخلق یعنی ابتدائے آفرینش سے دخول جنّت ودوزخ تک سب مثل کفِ دست ظاہر کر دکھایا۔"

مولانا تو قیامت تک کا علم مانتے ہیں اور مولانا کے استاد دخول جنت ونار تک کا علم مانتے ہیں تو مولانا کے دعوے کو مولانا کے استاد کے دعوے سے اتفاق نہیں ہے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ قیامت اور دخول جنت ونار میں پچاس ہزار برس کا فاصلہ ہوگا۔یہ بھی فرمائیے کہ حضور کو یہ علم کب اور کس وقت اللہ نے عطا فرمایا۔

شیر سنت: جناب میں تو سمجھا تھا کہ آپ دیوبند کے تازہ فاضل ہیں جو کچھ آپ نے پڑھا لکھا ہے یاد ہوگا لیکن افسوس میرے حسن ظن میں کمی ہوگئی۔آپ نے

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

خود ہی شرائط میں ایک شرط یہ لکھی ہے کہ نصوص قطعیہ کے سوا کوئی دلیل پیش نہ کی جائے۔مگر آپ خود ہی شاہ صاحب کا قول پیش فرماتے ہیں کیا شاہ صاحب کا قول کوئی نص قطعی یا آیت یا حدیث ہے؟۔آپ کو یہ بھی نہیں معلوم کہ قیامت کب سے شروع ہوگی اور کب ختم ہوگی۔میں آپ کو بتاتا ہوں کہ قیامت ابتداً نفخۂ اولیٰ سے ہوگی اور دخول جنت ونار پر ختم ہوگی تو جب تک جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں اس وقت تک کے تمام علوم میرے دعوے میں داخل ہیں۔اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہٖ وسلم کو یہ علم عطا فرمایا جتنا جتنا قرآن پاک نازل ہوتا
۳۸۰ رہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہٖ وسلم کو یہ علوم حاصل ہوتے رہے یہاں تک کہ جب سارا قرآن مکمل نازل ہو چکا تو علم ما کان وما یکون بھی کامل طور پر حاصل ہوگیا۔

دیو بندی: افسوس مجھے مولانا کے حافظہ کی شکایت پیدا ہوگئی شرائط میں یہ ہے کہ نفس مسئلہ پر استدلال نصوص قطعیہ سے ہوگا۔میں نے نفس مسئلہ پر کوئی استدلال نہیں کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ مجھے نفس مسئلہ پر استدلال کی نوبت نہیں آئے گی۔مدعی تو مولانا ہیں اپنے دعوے پر دلیل لانا تو آپ کا کام ہے میں اس وقت دعوے کی تنقیح کرا رہا ہوں۔

شاہ عبدالعزیز صاحب کا قول بے دردی سے ٹھکرا دیا گیا قیامت کا مطلب نفخۂ اولیٰ سے دخول جنت ونار تک سمجھ لیا گیا۔خیر اب یہ فرمائیے کہ قرآن کریم حضور کی وفات سے کس قدر قبل مکمل ہوا؟

شیر سنت: جناب میرے حافظہ کی شکایت غلط ہے نفس مسئلہ میں اس کے جمیع ما لہا وما علیہا سب داخل ہیں آپ نے اسی مسئلہ کے متعلق شاہ صاحب کا قول پیش کیا ہم بے ادب نہیں ہم نے شاہ صاحب کے قول کو نہیں ٹھکرایا، بلکہ آپ کی قرارداد سے آپ کے استدلال کو ٹھکرایا ہے۔آپ پوچھتے ہیں قرآن عظیم کا نزول کب مکمل ہوا ؟میں کہتا ہوں اس پر بحث کچھ مفید نہیں اس مسئلہ میں ہمارا آپ کا اختلاف نہیں جو وقت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

آپ فرمادیں گے ہم اسی کو تسلیم کرلیں گے مسئلہ علم غیب میں ہمارا آپ کا اختلاف ہے اس پر بحث فرمائیے بے نتیجہ بحث کا کیا حاصل ہوگا۔

دیوبندی : جب مسئلہ پر بحث ہوگی اس وقت نصوص کے دریا بہیں گے۔ لیکن مولانا پہلے یہ بتادیں کہ نزول قرآن کب مکمل ہوا؟ میں کہتا ہوں مولانا کو معلوم ہوتا تو ضرور بتادیتے اگر معلوم ہے تو بتادیجیے اور اگر نہیں معلوم تو فرمادیجیے میں نقل صحیح سے تمامی نزول قرآن کی صحیح تاریخ بتادوں گا یہ خوب فرمایا کہ جو تاریخ آپ بتادیں وہی ہم مان لیں گے دعویٰ تو آپ کریں اور تاریخ میں بتاؤں۔

۳۸۱

شیر سنت : میں نے فضول بحث کو ختم کرنے کے لیے کہہ دیا تھا کہ جو تاریخ آپ بتائیں ہم اسی کو تسلیم کرلیں گے مگر آپ کو اسی پر اصرار ہے میں عرض کرتا ہوں کہ اس مسئلہ پر ہماری آپ کی بحث نہیں اس مسئلہ پر گفتگو کیجیے جس میں اختلاف ہے۔اتفاقی مسئلہ کو بحث میں لانے کا کیا موقع ہے اگر کچھ جرأت ہے تو اصل مسئلہ کے متعلق جلد بحث شروع فرمائیے۔

دیوبندی: دومرتبہ درخواست پیش کرچکا ہوں مگر اسے رد کردیا گیا۔تیسری مرتبہ پھر پیش کرتا ہوں اس مرتبہ صاف صاف بتائیے کہ پورا قرآن شریف کب نازل ہوچکا؟ اگر اب بھی آپ نے نہ بتایا تو میں یہ کہنے پر مجبور ہوں گا کہ مولانا کو معلوم نہیں لیکن یہ عرض کیے دیتا ہوں کہ اگر آپ کو معلوم نہیں تو اپنے استاد سے پوچھ لیجیے اپنی طرف کے علما سے دریافت کیجیے پھر جواب دیجیے تعین کرکے فرمائیے کہ فلاں دن نزول قرآن ختم ہوا نفس مسئلہ پر جب بحث کا وقت آئے گا اس وقت نصوص کے دریا بہادوں گا۔

شیر سنت : مولوی صاحب کو میں نے اپنا دعویٰ سنادیا آپ کی سمجھ کے اندر نہیں آیا میں نے بار بار سمجھادیا۔آپ مجھ سے میرے دعوے پر دلیل طلب فرمائیے پھر اس پر منع یا نقض یا معارضہ لائیے۔آپ ان باتوں سے فرار فرماتے ہیں،نزول قرآن

کی تمامی کی تاریخ پوچھتے ہیں میں کہہ چکا کہ اس میں ہمارا آپ کا کوئی اختلاف نہیں جو تاریخ آپ بتادیں ہمیں وہ مسلم ہوگی۔

دیوبندی : آپ کو تاریخ معلوم ہے یا نہیں؟

شیر سنت : خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ اٰلہٖ وسلم کے فضل و کرم سے مجھے معلوم ہے سنیے میں بیان کیے دیتا ہوں۔تاریخ تمامی نزول قرآن میں بہت اختلاف ہے۔یہاں تک کی اس میں آٹھ قول ہیں پہلا حضور کے وصال شریف سے اکیاسی روز پیش تر یا ستاسی روز یا کیا نوے روز یا بانوے روز یا نو دن قبل یا اکیس

۳۸۲

روز قبل یا سات دن پہلے یا تین ساعت پیش تر نزول قرآن عظیم ختم ہوا۔اکیاسی روز والے قول پر حدیث پڑھتا ہوں۔ابن جریر نے ابن جریج سے تخریج کی کہ:

"مكث النبي صلى الله عليه وسلم بعد ما أنزلت هذه الآية اِحدى وثمانين ليلةً قولهٗ تعالى:"اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ"۔

یعنی آیت کریمہ:" اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ" کے نزول کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکیاسی رات دنیا میں تشریف فرما رہے۔کہیے آپ کی فہم تنگ میں اب بھی داخل ہوا یا نہیں۔فرمائیے اس بحث سے آپ کو کیا فائدہ ہوا۔اب جو آپ کی ہٹ تھی اسے میں نے پورا کردیا۔اب مسئلہ علم غیب پر گفتگو شروع فرمائیے۔

دیو بندی : مولانا نے اپنا فرض منصبی ایک حد تک پورا کیا خیر اب میں اسے چھوڑتا ہوں اور اصل مبحث پر گفتگو کرتا ہوں،فرمائیے نزول قرآن کے مکمل ہوجانے

کے بعد پھر بھی کوئی شیٔ حضور پر پوشیدہ رہی یا نہیں؟

شیر سنت : میں نے مولوی صاحب کے سوال کا مفصل جواب دیا اور جو کام مجھ سے کرانا چاہا میں نے اسے انتہائی حد تک پورا کردیا۔لیکن مولوی صاحب کو خبر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہی نہیں۔فرماتے ہیں ایک حد تک تو پورا کیا یعنی پوری حد تک نہیں کیا سبحان اللہ میں نے تمام اقوال تفصیلاً بتا دئے مفصل جواب پورا کردیا لیکن مولوی صاحب کی سیری نہیں ہوتی۔ہاں سن لیجیے! قرآن عظیم کے مکمل نازل ہوجانے کے بعد جمیع ما کان و ما یکون میں سے کسی ذرہ کا علم حضور پر مخفی نہ رہا۔ہاں علوم ذات وصفات کا احاطہ نہیں ہوسکتا۔ان علوم ومعارف میں الیٰ ابدالآباد حضور اقدس علیہ السلام کو ہر ہر آن میں ترقی ہوتی رہے گی اور کبھی ان کا احاطہ نہیں ہوگا۔

دیوبندی: الحمدللہ میرا اور مولانا کا ایک حد تک اتفاق ہوگیا۔نزول قرآن کے مکمل ہونے سے قبل ہم بھی مانتے ہیں کہ حضور کو تمام کائنات کا علم نہ تھا اور مولانا بھی مانتے ہیں کہ نزول قرآن کے مکمل ہونے سے قبل تمام ما کان و ما یکون کا علم نہ تھا ہاں بعد تمامی نزول قرآن ہمارا اور مولانا کا اختلاف ہوجاتا ہے مولانا فرماتے ہیں کہ بعد تمامی نزول قرآن حضور کو تمام ما کان و ما یکون کا علم ہوگیا۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ حضور کو تمام ما کان و ما یکون کا علم نہ تھا۔ہاں ہم یہ مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مغیبات کی اتنی باتیں سکھائیں کہ اتنی کسی نبی، ولی فرشتے کو نہیں بتائی۔تمام انبیا، تمام اولیا، تمام ملائکہ کے علوم مل کر بھی حضور کے علم کے برابر نہیں ہو سکتے۔حضور تمام مخلوق سے اوسع العلم ہیں ہاں یہ ضرور ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا ترازو نہیں جس سے ہم تول کر بتادیں کہ حضور کے علوم غیبیہ اس قدر تھے۔مولانا فرماتے ہیں بعد تمامی نزول قرآن حضور کو تمام ما کان و ما یکون کا علم حاصل ہوگیا۔مولانا اپنے دعوے پر دلیل پیش کریں۔

شیر سنت: **مولوی صاحب**! ذرا اپنی اس تقریر کو لکھ کر مجھے دے دیجیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام انبیا، اولیا، ملائکہ سے زیادہ علوم غیبیہ بخشے۔اس پر مولوی منظور حسین صاحب نے یہ تحریر لکھ کردی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر علوم غیبیہ عطا فرمائے کہ نہ کسی نبی کو ملے نہ کسی ولی کو نہ کسی فرشتے کو حضور اعلم الخلق ہیں۔

فقط محمد منظور نعمانی غفرلہٗ۔

شیر سنت: آپ نے اس تحریر میں اپنا عقیدہ تو یہ لکھ دیا اور آپ ایک اس مضمون کی تحریر بھی دے چکے ہیں جو بالالفاظ نقل کی جاتی۔

باسمہٖ سبحانہٗ

میرے اور علمائے دیوبند کے اصول موافق ہیں۔

فقط محمد منظور نعمانی غفرلہٗ۔

دوسری تحریر یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میرا اور علمائے دیوبند کا عقیدہ بالکل ایک ہے۔

فقط محمد منظور نعمانی غفرلہٗ۔

اور آپ پہلے میرے دعوے پر حضرت استاذ العلما امام المناظرین مولانا مولوی نعیم الدین صاحب مدظلہ العالی کی "**الکلمۃ العلیا**" سے معارضہ کرچکے ہیں، لہٰذا میں پھر اسی طریقے سے آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ جناب نے اپنا عقیدہ یہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو اس قدر علوم غیبیہ عطا فرمائے کہ نہ کسی نبی کو ملے نہ کسی ولی کو نہ کسی فرشتے کو اور علمائے دیوبند کے پیشوا، جن کا عقیدہ اور اصول آپ کی تحریر کی بنا پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

آپ کے موافق اور بالکل ایک ہے مولوی رشید احمد گنگوہی اپنے رسالے'' مسئلہ علم غیب'' کے صفحہ۳/ پر اپنی جماعت کا یہ عقیدہ لکھتے ہیں ہر چہار ائمہ مذاہب و جملہ علما متفق ہیں کہ انبیا علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں ہیں اب فرمائیے کہ دیوبندی دھرم کا وہ عقیدہ ہے جو آپ نے لکھا یا وہ جو آپ کے پیشوا گنگوہی صاحب نے اور نیز آپ علماے دیوبند کے عقائد کو اپنا عقیدہ فرما چکے تو یہ دونوں آپ کے عقیدے ہوئے یا نہیں؟ اگر ہوئے تو ان میں کون سا عقیدہ صحیح ہے اور کون سا غلط ہے؟ اور نہیں تو آپ اپنی تحریر کی بنا پر کیا ٹھہرتے ہیں ۔اور لیجیے آپ کے دوسرے پیشوا مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی اپنے
رسالے''براہین قاطعہ''صفحہ۱۵/ میں دیوبندی دھرم کا مسئلہ علم غیب میں یہ عقیدہ لکھتے ہیں: ۳۸۵

''شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔''

مولوی صاحب دیکھئے! اس میں تمام روئے زمین کا علم شیطان اور ملک الموت کو ثابت کیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے جو اتنا علم مانے اس کو مشرک کہا اور حضور علیہ الصلوٰۃ السلام سے ان دونوں کا علم زیادہ مانا تو اب بتائیے کہ آپ کا وہ عقیدہ کہ حضور کا علم تمام مخلوقات سے زیادہ ہے۔(یعنی اعلم الخلق) صحیح ہے یا آپ کے پیشوا انبیٹھوی صاحب کا، اور چوں کہ ان کا عقیدہ آپ کا عقیدہ ہے لہٰذا آپ کے نزدیک بھی شیطان اور ملک الموت کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کے علم سے زیادہ ہے، لہٰذا مولوی صاحب آپ کا اور آپ کے بڑوں کا تو یہ عقیدہ ہے اب آپ مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لیے کہتے ہیں کہ حضور کے برابر کسی ولی، کسی نبی، کسی فرشتے کو بھی علم غیب نہیں تھا مولوی

صاحب یہ کیا بات ہے کہ آپ کچھ کہتے ہیں اور آپ کے پیشوا کچھ اور پھر اصول وعقائد سب کے ایک۔آپ نے تو آریوں اور عیسائیوں کو بھی ان کی مشہور حرکتوں میں شرما دیا کہ ایک مسئلہ علم غیب ہے اور اس میں ہر اک دوسرے کے خلاف کہتا ہے۔ بالجملہ آپ ان سوالوں کے ٹھیک جواب عنایت کریں اور دیوبندی دھرم میں مسئلہ علم غیب کا جو متفقہ ایک عقیدہ ہو وہ بیان کریں تا کہ جلد ہم علم غیب پر دلائل قائم کریں اور مسئلہ آفتاب کی طرح ہر خاص و عام پر روشن ہو جائے۔

دیو بندی : مہربانم خاص مسئلہ علم غیب پر مناظرہ ہونا شرائط میں طے ہو چکا
۳۸۶ تھا تین روز تک اسی ایک مسئلہ پر بحث ہوگی۔

مناظرہ کے شرائط کے باہر قدم نہ نکالیے مبحث کے خلاف بحث مناسب نہیں آپ دلائل پیش کیجیے اپنے دعوے کو مستحکم فرمائیے۔

شیر سنت : مولوی صاحب آپ نے ہمارے حضرت استاد العلما مولانا مولوی حافظ نعیم الدین صاحب مدظلہ العالی کا قول میرے دعوے پر پیش کیا تھا تو میں نے اس کو خلاف مبحث کہہ کر نہیں ٹالا تھا۔اب اس کے کیا معنی ہیں کہ میں آپ کے دعوے پر آپ کے بڑوں کے وہی قول پیش کروں جو خاص مسئلہ علم غیب سے تعلق رکھتے ہیں۔تو وہ مبحث کے خلاف ہو جائیں،تو مولوی صاحب آپ کا مطلب یہ ہے کہ میں کوئی آپ پر اعتراض نہ کروں کیوں کہ میں جو اعتراض کروں گا اگر چہ وہ مسئلہ علم غیب کی بھی جان ہو لیکن چوں کہ جناب سے اس کا جواب ممکن نہیں، لہٰذا وقت پورا کرنے کے لیے آپ کہتے رہیں گے کہ یہ بات مبحث سے خارج ہے مجھ پر اس کا جواب دینا ضروری نہیں۔مولوی صاحب مجھے یہ دکھانا منظور ہے کہ آپ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہٖ وسلم کے لیے اس قدر علوم غیبیہ کا اقرار کرتے ہیں کہ کسی نبی ولی فرشتے کو بھی اس قدر علم نہیں مگر آپ کے تیسرے پیشوا مولوی اشرفعلی صاحب تھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

نوی آپ کی ساری جماعت کا مسئلہ علم غیب میں یہ عقیدہ ''حفظ الایمان'' کے صفحہ ۶/ میں تحریر کرتے ہیں:

''پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہے تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمر بلکہ ہر صبی مجنوں (یعنی ہر بچہ اور پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم (یعنی تمام جانوروں اور چار پاؤں) کے لیے بھی حاصل ہے۔''

اب بتائیے کہ آپ کا عقیدہ آپ کی ساری جماعت کا عقیدہ ہے یا تھانوی صاحب کا، اور پھر یہ تھانوی صاحب کا عقیدہ بنا بر آپ کی تحریر کے آپ کا عقیدہ بھی ہے، لہٰذا معلوم یہ ہوا کہ آپ کا اصل عقیدہ تو وہی ہے، جو تھانوی صاحب نے لکھا یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برابر بچوں پاگلوں جانوروں چار پاؤں کو علم غیب حاصل ہے۔ لیکن خلق خدا کو دھوکہ دینے کے لیے آپ نے کہہ دیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برابر کسی کو اس قدر علوم غیبیہ عطا نہیں ہوئے۔ مولوی صاحب! اب پہلے اس کو طے کیجیے کہ آپ کا اور آپ کی جماعت کا مسئلہ علم غیب میں کیا عقیدہ ہے اور زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ عقیدہ بقول آپ کے سب کا ایک لیکن اگر ان کو جمع کیا جائے تو سب ایک دوسرے کے خلاف یہ کیا معمہ ہے پہلے آپ اس کا جواب دیجیے اور اس کے بعد ہم سے دلیل لیجیے۔

دیو بندی: حاضرین ہمارے فاضل مخاطب کی دلیری ملاحظہ ہو کہ سائل میں تھا۔ سوال کا حق مجھ کو حاصل اور یہ امر بھی طے ہو چکا تھا کہ گفتگو محض مسئلہ علم غیب پر ہو گی۔ لیکن ہمارے مخاطب نے سارا وقت خارج از بحث باتوں میں صرف کرنا شروع کر دیا اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ مسئلہ علم غیب پر ہم سے بحث کرنا لوہے کے چنے ہیں۔ اگر آپ کی ساری جماعت مل کر قیامت تک زور لگائے تو مکڑی کے جالے برابر بھی کوئی

دلیل اس پر پیش نہیں کر سکتی۔

شیر سنت: سنّی بھائیو! تم نے دیکھا کہ مولوی صاحب کتنی حیاداری سے کام لے رہے ہیں مولوی اشرفعلی خاص اسی مسئلہ علم غیب میں کہتے ہیں کہ:

''ایسا علم غیب (یعنی جیسا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بعض ہے) تو زید وعمر بلکہ ہر صبی مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔''

اب ذرا سی دیر انصاف کو دل میں جگہ دیتے ہوئے کہنا کہ کیا یہ مسئلہ علم غیب کی بحث نہیں ہے کیا تھانوی صاحب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ اٰلہ وسلم کے علم غیب کو نہیں کہہ رہے ہیں اور اسی طرح مولوی رشید احمد اپنی عبارت (ہر چہار ائمہ مذاہب و جملہ علما متفق ہیں کہ انبیا علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں) میں کیا مسئلہ علم غیب کو بیان نہیں کر رہے ہیں اور اسی طرح مولوی خلیل احمد کی ''براہین قاطعہ'' والی عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کی بحث نہیں ہے، تو میری ان عبارتوں کے پیش کرنے پر یہ کہہ دینا کہ یہ خارج از بحث باتیں ہیں کیا صریح دھاندلی نہیں ہے ضرور ہے۔ معزز حاضرین میرے دعوے پر جب انھوں نے حضرت مولانا نعیم الدین صاحب دام ظلہ العالی کا قول پیش کیا تھا اور میں اس وقت یہ کہتا کہ جناب استاذ العلما کا قول پیش کرنا خارج از بحث بات ہے تو ہمارے یہ مولوی صاحب کیا میری اس بات کو سن لیتے ہرگز نہیں سنتے پھر اگر میں نے ان کے پیشواؤں کے اقوال خاص مسئلہ علم غیب ہی کے پیش کر دیئے تو میں کس طرح خارج از بحث باتیں کرنے لگا اور کس طرح علم غیب کی گفتگو سے نکل گیا۔ مگر حقیقت اس کی یہ ہے کہ ان اقوال میں کفری مضمون ہے اور مولوی صاحب خود کہہ چکے ہیں کہ میرا اور علمائے دیوبند کا عقیدہ بالکل ایک ہے۔ لہٰذا وہ جب کافر ہوئے تو چوں کہ مولوی صاحب بھی ان کے ہم عقیدہ ہیں یہ بھی کافر ٹھہرتے ہیں۔ اس لیے یہ ان اقوال کو اگر خارج از بحث کہہ کر نہ ٹالیں تو اور کیا کریں کیوں کہ کفر کا بوجھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

ان کے سروں سے اٹھانے کے لیے یہ مولوی صاحب ہی کیا بلکہ سارے علمائے دیو بند بلکہ مصنفین بھی عاجز ہیں اور ہمیشہ رہیں گے، لہٰذا اب میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ ان اقوال میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین ہوئی یا نہیں اور وہ آپ کے نزدیک کافر ہیں یا نہیں؟ تو مولوی صاحب پہلے آپ عقیدہ مسئلہ علم غیب کے کفری الزامات اپنے سروں سے اتاریں تا کہ آپ کا مسئلہ علم غیب کے متعلق ایک عقیدہ قائم ہو جائے تو پھر ثبوت علم غیب کے دریا بہاؤں۔

دیو بندی: مہربانم مناظرہ محض علم غیب میں ہے۔(یعنی وہی مرغ کی ایک
۳۸۹ ٹانگ) مولوی اشرفعلی صاحب و مولوی خلیل احمد صاحب کے کفر و اسلام میں نہیں ہے اور اگر ان کے کفر و اسلام پر ہے تو آپ مجھ کو یہ تحریر دیجیے کہ ہم مسئلہ علم غیب پر مناظرہ کرنے سے عاجز ہیں تو بندہ اس کے لیے بھی حاضر ہے۔لیکن اگر آپ کے پاس علم غیب کی کوئی گری پڑی بھی دلیل ہو اس کو پیش کیجیے اور اس کے بعد میں حاضرین کی طمانیت کے لیے یہ بھی بتائے دیتا ہوں کہ مولوی خلیل احمد صاحب کی ''براہین قاطعہ'' میں ہرگز توہین نہیں ہے۔مولوی حشمت علی میرے پاس براہین نہیں ہے اگر آپ عنایت کریں تو ابھی میں دکھادوں (چنانچہ ان کو براہین دی گئی اور اس کو پڑھنا شروع کر دیا) دیکھیے! مولانا خلیل احمد صاحب اس عبارت کے بعد یہ لکھتے ہیں اور یہ بحث اس صورت میں ہے کہ علم ذاتی آپ کو کوئی ثابت کر کے یہ عقیدہ کرے جیسا کہ جہلا کا عقیدہ ہے۔مولانا اس میں علم ذاتی کی نفی کر رہے ہیں جو آپ حضرات کے نزدیک بھی شرک ہے اور مولانا اشرفعلی صاحب آپ کی اس پیش کردہ عبارت کے بعد لکھتے ہیں کہ ''جس قدر علوم لازمہ نبوت تھے وہ بتمامہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھے''۔اس میں مولانا علوم لازمہ بنوت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خود ثابت کر رہے ہیں۔لہٰذا ان کلاموں میں توہین کس طرح پیدا ہو سکتی ہے، یہ لوگ ایسی تہمتوں سے بالکل بری ہیں۔

شیر سنت: مولوی صاحب مسئلہ علم غیب کے دلائل تو جب پیش کروں کہ

پہلے آپ کا عقیدہ علم غیب کا ایک تعین ہو جائے اور مناظرہ کا مقصد ہی ہے کہ ہر ایک دوسرے کے مذہب کی کافی چھان بین کرتا ہوا چلا جائے۔تو کیا آپ مسئلہ علم غیب کے متعلق اپنے بڑوں کے عقائد پیش کرنے سے چڑیاتے ہیں۔یہ کیا بحث کا طریقہ ہے اور جب اس مسئلہ میں دو مذہبوں کا فیصلہ منظور ہے تو اس مسئلہ میں کسی مذہب کے پیشوا کے اقوال کیوں پیش نہ کیے جائیں کہ مذہب تو پیشواؤں کے کلاموں سے سمجھا جاتا ہے اور جب آپ خود کہتے ہیں کہ میرا اور ان کا عقیدہ ایک ہے تو ہمارا یہ سوال کہ آپ کا تو یہ عقیدہ ہے اور آپ کے پیشوا اس کے خلاف کہتے ہیں۔کس طرح بیجا سوال ہے اور کیوں
۳۹۰ خارج از مبحث ہے۔رہی یہ بات کہ مناظرہ مولوی اشرفعلی و مولوی خلیل احمد کے کفر و اسلام میں نہیں ہے ہم کب کہتے ہیں کہ ان کے کفر و اسلام میں مناظرہ ہے اور اگر ان کے کفر و اسلام میں مناظرہ ہوتا تو کیا ہم مولوی اشرفعلی و مولوی خلیل احمد کے صرف یہ دو کفر ہی پیش کرتے کہ ان کے بیسیوں کفریات فقط اسی مبحث کے لحاظ سے پیش نہیں کیے گئے اور پھر ان کی بھی کیا خصوصیت تھی مولوی اسمٰعیل دہلوی مصنف ''تقویت الایمان'' مولوی قاسم نانوتوی مصنف ''تحذیر الناس'' و مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی محمود حسن دیوبندی کے اقوال کفریہ پیش نہ ہوتے مگر ہم کو علم غیب ہی میں مناظرہ کرنا مقصود تھا اسی لیے ان کو پیش نہیں کیا گیا بلکہ صرف وہ اقوال جو علم غیب سے خاص تعلق رکھتے تھے پیش کیے گئے تا کہ علم غیب میں آپ کا ایک عقیدہ متعین ہو جائے اور بحث نتیجہ خیز ثابت ہو اور چوں کہ آپ نے ان عبارتوں کو سمجھانے میں نہایت بے انصافی سے کام لیا ہے اس لیے میں کہتا ہوں کہ آپ نے ''براہین قاطعہ'' کی عبارت سے جو یہ نتیجہ نکالا ہے۔کہ مولوی خلیل احمد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے علم ذاتی کی نفی کر رہے ہیں اور یہ واقعی شرک ہے علم عطائی کی نہیں حالاں کہ وہ اسی صفحہ پر لکھتے ہیں:

> ''اولیا کو حق تعالیٰ نے کشف دیا کہ ان کو یہ حضور علم حاصل ہو گیا اگر اپنے فخر عالم علیہ السلام کو بھی لاکھ گنا اس سے عطا فرمائے ممکن ہے مگر ثبوت فعلی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کا کہ عطا کیا ہے کس نص سے ہے کہ اس پر عقیدہ کیا جائے۔''

کیا اس عبارت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مولوی خلیل احمد علم عطائی میں کلام کر رہے ہیں شیطان کے لیے خدا کا دیا ہوا تمام روئے زمین کا علم مانتے ہیں اور حضور کے لیے خدا کا دیا ہوا تمام روئے زمین کا علم ماننے کو شرک کہتے ہیں۔ علاوہ بریں اس عبارت میں اولیا کے لیے حضور علم کا اقرار کر لیا، لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے اولیا کے برابر بھی علم نہیں مانا کیا یہ کفر نہیں ہے؟ اور پھر آپ بھی ان کی ہم عقیدگی کی بنا پر کافر ہوئے یا نہیں؟ اور پھر آپ کا یہ مطلب کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے تمام روئے زمین کا ذاتی علم ماننا شرک ہے تو یہ قیاس سے ثابت نہیں ہو سکتا شرک کے ثبوت کے لیے نص کی ضرورت ہے۔ تو کیا شرک نص سے ثابت ہو سکتا ہے۔ اور مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب کی یہ عبارت: ''آپ نے بڑے زور سے پیش کی کہ مولوی صاحب جب حضور کے لیے وہ تمام علوم مانتے ہیں تو توہین ان کی مراد کیسے ہو سکتی ہے؟۔'' اب سوال یہ ہے کہ تھانوی صاحب نے علم غیب کی دو قسمیں: کیں کل علم غیب اور بعض علم غیب۔ کل علم غیب کو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عقلاً ونقلاً باطل مانا اور بعض علوم غیب کو بچوں، پاگلوں، جانوروں، چار پاؤں کے علم کے مثل بتایا تو وہ علوم جو نبوت کے لیے لازم وضروری ہیں، اور آپ اور تھانوی صاحب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ان تمام علوم کے لازم ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ تھانوی صاحب کی دو شقوں میں سے کون سی شق میں داخل ہیں تو معلوم ہوا کہ تھانوی صاحب نے علوم لازمہ نبوت کو جانوروں چار پاؤں کے علم کے مثل کہا کیا یہ توہین اور کفر نہیں؟ اور جب تھانوی صاحب کا اور آپ کا عقیدہ بالکل ایک ہے اور تھانوی صاحب جانوروں کے لیے علم مانتے ہیں تو کوئی آیت کریمہ کوئی حدیث شریف کوئی نص قطعی ایسی پیش کیجیے جس سے ثابت ہو کہ بچھیا کو اتنا علم غیب ہے اور بچھڑے کو اس قدر علم غیب ہے اور کتیا کو اتنا علم غیب ہے۔ کیوں کہ تھانوی جی کا عقیدہ آپ کا عقیدہ ہے۔ لہٰذا جناب اس کا ثبوت پیش کریں۔

یہاں تک ۱۴ سوال ہوئے ان کے جواب عنایت ہوں۔

دیو بندی: بندہ نواز یہاں کی پبلک جاہل نہیں ہے کہ آپ کی ان چالوں کو نہ سمجھے حاضرین آپ کی ان کاروائیوں کو سمجھ رہے ہیں کہ آپ اشتعال پیدا کر کے دونوں جماعتوں میں تصادم چاہتے ہیں اور اس سے آپ مناظرہ سے جان چھڑانا چاہتے ہیں اور یہ خیال غلط ہے اور سب جانتے ہیں کہ آپ مسئلہ علم غیب پر بحث کرنے سے عاجز ہیں اور یہ آپ کے چودہ سوال نہیں بلکہ مناظرہ سے بھاگنے کے راستے ہیں میں ان کا جواب اپنی تقریر میں دے چکا ہوں اب ان سوالات کو پیش کرنا آپ کی حیاداری ہے آپ کا یہ مقصد ہے کہ میں بھی ان خرافات کی طرف متوجہ ہوں اور مسئلہ علم غیب پر روشنی نہ پڑے۔ (اور اسی طرح وقت پورا کر دیا کوئی جواب نہ دیا)

شیر سنت: مولوی صاحب آپ نے اس لغو تقریر میں میرے کون سے سوال کا جواب دیا کیا بس یہی جواب ہو گیا کہ میں اس کا جواب دے چکا ہوں، ہاں ان کو خرافات کہتے جانا اور پھر انھیں کو اپنا عقیدہ بھی بنائے رکھنا یہ آپ کی حیاداری کا واقعی زبردست نمونہ ہے اور یہ امر تو حاضرین خوب احساس کر رہے ہیں کہ مناظرہ میں جان چھڑانا کون چاہتا ہے اور خوب سمجھ رہے ہیں کہ مسئلہ علم غیب کے متعلق آپ کے پیشواؤں کا عقیدہ اور اس کی خرابیاں بیان کر رہا ہوں تو میں علم غیب کو خوب صاف کرنا چاہتا ہوں اور کافی روشنی ڈالنا چاہتا ہوں لیجیے آپ اپنے پیشواؤں کے عقیدہ علم غیب کے متعلق اور خرابیاں ملاحظہ کیجیے:

(۱۵)......''آپ چوں کہ مسئلہ علم غیب میں بھی ان کے ہم عقیدہ ہیں، لہٰذا تھانوی صاحب جانوروں، چار پاؤں کو علم غیب مان رہے ہیں۔ آپ صرف اس قدر بتا دیجیے کہ مکھی، مچھر، کھٹمل، پسو، جوں، بھڑ، مکڑی، الو، گدھے، کتے، سور، کو کس قدر علم غیب ہے کسی آیت کریمہ یا حدیث صحیح یا نص قطعی سے ثبوت ہونا چاہیے؟۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

(۱۶)......حضور کے لیے جن علوم لازمۂ نبوت کا آپ اور تھانوی جی اقرار کرتے ہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ علوم کب حاصل ہوئے آیا وقت ولادت یا وقت بعثت یا بعد تمامی نزول قرآن یا تدریجاً وقتاً فوقتاً یا وقتِ وِصال اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم؟۔

(۱۷)......جب حضور کے لیے تمام علوم لازم نبوت حاصل ہیں اور ایسا علم غیب جانوروں چار پاؤں کو بھی آپ مانتے ہیں تو کیا تمام جانوروں کو وہ تمام علوم حاصل ہیں جو نبوت کے لیے لازمی وضروری تھے؟۔

(۱۸)......اگر بقول تھانوی صاحب تمام جانوروں کے لیے آپ اور وہ تمام علوم مانتے ہیں جو نبوت کے لیے لازم وضروری ہیں تو تمھارے قول سے تمام جانوروں کے لیے نبوت ثابت ہوئی یا نہیں؟۔

(۱۹)......جانوروں کے لیے علوم لازمۂ نبوت ماننے والا کافر ہے یا نہیں؟۔

(۲۰)......آپ نے ہم عقیدہ ہونے کی بنا پر اور تھانوی صاحب نے علوم لازمۂ نبوت مان کر جانوروں کو نبی مان لیا یا نہیں اور آپ اور وہ دونوں کافر ہوئے یا نہیں؟۔

۱۴؍سوال پہلے لاجواب رہے چھ سوال اور حاضر ہیں کل بیس سوال ہوئے۔

دیو بندی: اس سخت کلامی سے جناب کا مقصد یہ ہے کہ میں بھی جواب ترکی بہ ترکی دوں لیکن میں آپ کی اس سخت کلامی کو اپنے ایمان کی علامت سمجھتا ہوں اور اس پر فخر کرتا ہوں اپنے احباب سے بھی یہی کہتا ہوں کہ وہ بھی صبر سے کام لیں اور پوری طرح متبع سنت ہونے کا ثبوت دیں، لہٰذا میں بطور خیر خواہی عرض کرتا ہوں اگر رہا سہا وقار قائم رکھنا ہے تو علم غیب پر دلیل پیش کیجیے۔ (اسی طرح ادھر ادھر کی باتوں میں وقت پورا کر دیا)

شیر سنت: مولوی صاحب یہ آپ کے پیشواؤں کے عقیدے ہیں ان کو

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

سخت کلامی سمجھئے یا صبر کیجیے یا صبر کی تلقین فرمائیے یا ان پر فخر کیجیے یا اپنے نام نہاد ایمان کی علامت کہہ کر اپنا دل شاد کیجیے آپ جانیں لیکن جب آپ ان کے مسئلہ علم غیب میں ہم عقیدہ بنے تو یہ سارے سوالات آپ پر بھی وارد ہوئے۔ لہٰذا آپ ان کا جواب دے کر اپنا عقیدہ علم غیب کے متعلق قائم کیجیے یا ان پیشواوں کے عقیدے سے انکار فرمائیے تاکہ میں علم غیب پر دلائل شروع کروں اور اگر آپ ان کا جواب دیں نہ ان عقائد سے انکار کریں تو میں آخر کس طرح دلائل پیش کروں اور حقیقت یہ ہے کہ آپ قیامت تک مسئلہ علم غیب کے متعلق ان عقائد کو چھوڑنے والے نہیں۔ تو پہلے اپنے سنی بھائیوں کو ان عقائد کی پوری خرابیاں ہی دکھادوں۔ پھر ان شاء اللہ دلائل کے انبار لگا دیئے جائیں گے خلاصہ یہ ہے کہ (بیس) سوالات پہلے ابھی تک لاجواب ہیں اب پانچ اور حاضر ہیں۔

(۲۱)......کیا ایک مسلمان کی یہ شان ہوسکتی ہے کہ تمام روئے زمین کا علم شیطان کے لیے ٹھنڈے دل سے مانے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کے لیے تمام روئے زمین کا علم ماننے کو شرک کہے؟۔

(۲۲)......جب تمام روئے زمین کا علم حضور کے لیے ماننا دیوبندی دھرم میں شرک ہے تو معلوم ہوا کہ تمام روئے زمین کا علم خدا کی خاص صفت ہے اور مولوی خلیل احمد صاحب نے اسی کو شیطان کے لیے ثابت مانا تو شیطان کو خدا کا شریک مانا یا نہیں؟ اور چوں کہ آپ کا اور ان کا عقیدہ بالکل ایک ہے، لہٰذا آپ دونوں کافر ہوئے یا نہیں؟۔

(۲۳)......کیا ایک مسلمان کی یہ شان ہوسکتی ہے کہ جانوروں کے لیے ٹھنڈے دل سے علم غیب کا اقرار کرے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے انکار کرے؟۔

(۲۴)......آپ نے فرمایا کہ جب مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کے لیے جو علوم لازم نبوت تھے۔ وہ مان رہے ہیں تو ان کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

عبارت سے توہین کے معنی مراد لینے سخت ناانصافی ہے تو کیا تعریف سے توہین مٹ جایا کرتی ہے؟۔

(۲۵)......اگر کوئی شخص مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب کو لکھے کہ تمھاری صورت گدھے کی سی ہے تمھاری آنکھیں الّو کی سی ہیں تمہاری ناک سور کی سی ہے۔ تمھارے دانت کتّے کے سے ہیں اور اس کے آخر میں یہ لکھ دے۔ لیکن آدمی کہلانے کے لیے جو نقشہ لازم وضروری ہے وہ بتمامہا آپ کو حاصل ہے تو کیا اس پچھلی تعریف سے وہ اگلی توہین نہ رہے گی؟۔

مولوی صاحب ان پانچ سوالات کو ملا کر کل سوالوں کی تعداد ۲۵ ر ہوگئی اب ذرا جواب دیجیے کہ اس طرح اڑے اڑے پھرنے سے کام نہیں چلتا دیکھئے ان پیشواؤں کے اصول وعقائد ماننے سے ان کے سارے کفر آپ کے گلے میں آپڑے اور میں جب تک آپ کی جماعت کے مختلف عقائد (جو فقط مسئلہ علم غیب سے متعلق ہیں) میں ایک عقیدہ قائم نہ کرالوں گا یہ میرے سوالات جاری رہیں گے۔ اس وقت چوں کہ چار بج چکے تھے اس دن تو مولوی منظور حسین صاحب کو اپنی گردن چھڑانے کا خوب موقع مل گیا۔

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

۲۵ ر جمادالاولیٰ ۱۳۴۷ھ یوم جمعہ کے مناظرہ کی تفصیل

دیو بندی : ہمارے فاضل مخاطب نے کل سارا وقت بیکار باتوں میں ضائع کر دیا تھا، اور ''حفظ الایمان اور براہین قاطعہ'' کی ایک خارجی بحث شروع کر دی تھی۔ جس کو مسئلہ زیر بحث سے کوئی تعلق نہ تھا دلیل کا مطالبہ کرتا ہوں لیکن مولوی صاحب بیس پچیس سوالات کی فہرست پڑھ کر سنا دیتے ہیں۔

شیر سنت: حضرات میں تو اس تمنا میں تھا کہ مولوی صاحب کو تقریباً بیس گھنٹے کی بھی مہلت مل گئی ہے، لہٰذا مسئلہ علم غیب میں اپنا اور اپنے پیشواؤں کا ایک عقیدہ متعین کر لیا ہوگا اور یہ فیصلہ کر لیا ہوگا کہ یا تو ان پیشواؤں کا مسئلہ علم غیب کے متعلق یہ غلط عقیدہ چھوڑنا چاہیے ورنہ ان عقائد پر جو سوالات کفری وارد ہوتے ہیں ان کے کافی جواب دے کر مسئلہ علم غیب میں ایک عقیدہ متعین کر لینا چاہیے۔ مگر اس وقت کھڑے ہو کر میری ساری آرزؤوں پر پانی پھیر دیا اور وہی مرغ کی ایک ٹانگ کہ میں اس کا مطالبہ کرتا ہوں، یہ ایک خارجی بحث ہے۔ مولوی صاحب افسوس! صد افسوس!! کیا ''حفظ الایمان اور براہین'' میں حضور کے علم غیب کی بحث نہیں ہے اور کیا آپ کا عقیدہ اس کے موافق نہیں ہے؟ ضرور ہے۔ تو پھر یہ خارجی بحث کیسے ہوگئی اور اس کو علم غیب سے ایسا تعلق ہے کہ آپ کے یہ پیشوا اور خود آپ اس عقیدے کی وجہ سے کافر ٹھہرے، کیوں کہ اس عقیدہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سخت توہین ہے اور حضور کی ادنیٰ توہین ہمارے ہی نزدیک کیا، آپ کے نزدیک بھی کفر ہے۔ لہٰذا آپ یا تو اس عقیدہ سے توہین کا دھبہ مٹا دیں یا آپ اس عقیدہ سے توبہ کر لیں یا اس عقیدے سے آپ انکار کریں۔ **دیکھئے!** میرے پچیس سوالات کل کے آپ پر سوار ہیں اور اب یہ نئے سوالات حاضر ہیں مجھے سخت افسوس ہے۔ آپ ابھی مسئلہ علم غیب کے متعلق کوئی عقیدہ ہی قائم نہ کر سکے اور میرا اور میرے پیشواؤں کا کتنی جلدی عقیدہ متعین ہو گیا، تاکہ میں پھر علم غیب پر دلائل پیش کروں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

دیوبندی: آپ کے سولات کا وہی ایک جواب ہے کہ وہ خارج از بحث ہیں ان کا جواب دینا اصول مناظرہ کے اعتبار سے ضروری تو ضروری، درست بھی نہیں۔

شیر سنت: مولوی صاحب آپ ہمارے سولات کا جواب دیں گے یا نہیں؟ نہایت شرمناک بات ہے کہ آپ اپنے پیشواؤں کے عقیدے سے مسئلہ علم غیب میں انکار کرتے ہیں، نہ ان سے توبہ کرتے ہیں تو پھر ان سے توہین شان رسالت کا دھبہ کیوں نہیں میٹتے؟ اس سے کام نہیں چلتا کہ آپ خارج از بحث کہہ کر ٹال دیا کریں۔ کیا حاضرین یہ نہیں سمجھتے ہیں کہ بحث کسی شخص سے جبھی ہوسکتی ہے، کہ پہلے اس کا ایک عقیدہ تو معین ہو جائے اور جب اس کا عقیدہ ہی متعین نہیں ہوا، تو آخر بحث کس بات میں ہوگی؟ وہ جس بات میں گرفت کرے گا وہ فوراً کہہ دے گا کہ میرا یہ عقیدہ نہیں ہے۔ تو مولوی صاحب یوں اُڑے اُڑے ہوئے پھرنے سے کام نہیں چلتا ہے۔ آپ نے جس طرح مسئلہ علم غیب کے متعلق ایک میرا عقیدہ متعین کرالیا تھا تو پھر اب آپ اپنا عقیدہ کیوں متعین نہیں کرتے ہیں؟ اگر میں بھی اپنا عقیدہ متعین نہیں کرتا اور جواب میں آپ کی طرح یہ کہہ دیتا کہ آپ کا یہ سوال خارج از بحث ہے، تو کیا آپ مجھ سے اس مسئلہ پر کوئی گفتگو کر سکتے تھے اور اگر کرتے بھی تو کیا وہ کوئی نتیجہ خیز بحث ثابت ہوتی اور آپ کا یہ کہہ دینا کہ مجھے اس کا جواب دینا ضروری نہیں، مولوی صاحب ضروری تو یوں ہے، کہ جب آپ یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو اتنے علوم غیبیہ عطا فرمائے جو نہ کسی نبی کو ملے نہ ولی و فرشتے کو اور آپ کے سب سے بڑے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں کہ نبی غیب پر مطلع ہی نہیں اور مولوی خلیل احمد کہتے ہیں کہ شیطان کو حضور سے زیادہ علم ہے اور اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں حضور کے برابر تمام جانوروں اور چار پاؤں کو بھی علم غیب ہے اور ادھر آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ علمائے دیوبند کا عقیدہ میرا عقیدہ ہے تو اب فرمایئے اس میں آپ کا عقیدہ کون سا مانا جائے، اور کس عقیدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے بحث شروع کی جائے؟ تو مولوی صاحب یا تو آپ اپنے پیشواؤں کے

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

عقیدہ سے توبہ کیجیے اور چوں کہ انھوں نے اس عقیدہ میں سرکار رسالت کی شان میں گستاخی کی ہے۔ لہٰذا ان کو کافر کہیے ورنہ ان عقائد کی توہین ہونے کی وجہ سے میرے ان پچیس سوالوں کے جواب دیجیے مولوی صاحب! یہ تھانوی، گنگوہی وانبیٹھوی کی محبت آپ کے دل میں جگہ کرگئی ہے تو کیا ان کی محبت آپ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ اٰلہ وسلم سے زیادہ محبوب اور بہت پیاری معلوم ہوتی ہے کہ باوجود ان کی ایسی سخت گستاخیوں کے بھی ان کو آپ مسلمان ہی کہتے ہیں اور ان سے بیزاری ظاہر کر کے ان کو کافر کیوں نہیں کہتے؟۔

دیو بندی: بحمدللہ کل اور آج کی بحث نے یہ ثابت کر دیا کہ آپ دلیل پیش کرنے سے عاجز ہیں، آپ کے پاس علم غیب کے بارے میں مکڑی کے جالے برابر بھی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اس لیے اب مجھ سے سنیے! کہ آپ حضور کو علم ''ما کان وما یکون'' ثابت کرتے ہیں، اگر یہ صحیح مان لیا جائے تو ایک علم شعر حضور کے علم سے نکلا جا رہا ہے اور باوجودے کہ وہ ''ما کان وما یکون'' میں داخل ہے۔ **قال اللہ تعالیٰ**:

''وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ''

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعر نہیں سکھایا اور نہ ان کی شان کے مناسب ہے''۔ تفسیر مدارک میں فرماتے ہیں ''**الشعر أی قول الشعراء**'' یعنی شعراء کا قول اور ''مَا يَنْبَغِيْ لَهٗ'' نے یہ شبہ بھی اٹھادیا کہ شاید اس آیت کے بعد علم شعر دے دیا گیا ہو اس آیت نے علم غیب کا خاتمہ ہی کر دیا۔ ہم تو حضور کے لیے بکثرت علوم غیبیہ مانتے ہیں جو نبوت کے لیے لازم وضروری ہیں۔ ہمارے پاس کوئی ایسی ترازو نہیں ہے جس سے تول کر ہم بتادیں کہ اتنا تھا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ کل ما کان وما یکون کا نہ تھا اب آپ علم غیب کا ترازو پیش کیجیے۔

شیر سنت: **مسلمانو!** تم نے دیکھا کہ مولوی صاحب نہ تو علم غیب کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

متعلق کوئی عقیدہ قائم کرتے ہیں اور نہ اپنے پیشواؤں پر مسئلہ علم غیب کے عقیدہ کے متعلق اور خود مولوی صاحب پر بھی کیوں کہ مولوی صاحب ان کے ہم عقیدہ ہیں جو سوالات وارد ہوتے ہیں، اس کے جواب کا نام لینا بھی سخت سے سخت حرام جانتے ہیں اور ان کی ہوا بھی نہیں لگنے دیتے اور پھر یہ ڈھٹائی ملاحظہ ہو کہ دلیل کا پیش کرنا میرا حق تھا۔ لیکن جب مولوی صاحب نے یہ دیکھا، اگر دلیل پیش کرنی حشمت علی کے ذمہ باقی رہی تو حشمت علی جب تک اپنے ایک ایک سوال کا جواب نہیں لے لے گا، اس وقت تک کوئی دلیل پیش نہیں کرے گا اور ان سوالات کے جوابات ممکن ہی نہیں ہے۔ لہٰذا خود دلیل پیش کرنی شروع کر دی اور حضور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ اٰلہٖ وسلم کی شان گھٹانے کو ”وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهٗ“ پیش کرتے ہیں، مولوی صاحب پہلے تو آپ اپنا اور اپنے بڑوں کا مسلمان ہونا ثابت کرتے پھر قرآن شریف کی کسی آیت کو پیش کرتے، کیوں کہ قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے تو ایمانی نظر درکار ہے اور پھر اگر پیش بھی کر دی ہے، تو ذرا اس کو سمجھ کر بھی دکھایئے کہ قرآن شریف کا ترجمہ دیکھ کر تو الٹا سیدھا غلط مطلب لونڈیاں بھی نکال لیتی ہیں۔ اب سر دست فقط اسی آیت کریمہ کے متعلق جناب سے ۹ر سوال پیش کیے جاتے ہیں:

(۱)......”وَمَا عَلَّمْنٰهُ“ میں جو علم ہے اس کے کیا معنی ہیں اور علم کے کتنے معنی آتے ہیں؟

(۲)......اس بات پر کیا دلیل ہے کہ آیتِ کریمہ میں علم بہ معنی دانستن (جاننا) کی نفی ہے؟

(۳)......شعر کے کس قدر معنی ہیں؟۔

(۴)......کفار جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شاعر اور قرآن پاک کو شعر کہتے تھے ان کی کیا مراد تھی؟۔

(۵)......کفار جن معنی سے حضور کو شاعر اور قرآن کو شعر کہہ کر جو معنی مراد لیتے تھے، تو

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

اس آیت میں اس معنٰی کا رد ہے یا کسی دوسرے معنٰی کا، اگر دوسرے معنٰی کا رد ہے، تو کفار کی بات کا جواب نہ ہوا، جس معنٰی کا انکار رہا، وہ کفار ثابت نہیں کرتے تھے، تو معاذ اللہ یہ لازم آیا، کہ سوال دیگر، جواب دیگر اور اگر اسی معنٰی کا انکار ہے جو کفار ثابت کرتے تھے، وہ کیا معنٰی تھے آیا کلام موزوں یا قضایا مخیلہ؟۔

(۶)......اگر کہیے کہ کفار کلام موزوں مراد لیتے تھے تو کیا قرآن پاک کلام موزوں ہے اور کیا کفار عرب جن کے لیے فن شعر، مایۂ افتخار تھا انھیں اتنی تمیز بھی نہیں تھی کہ کلام موزوں و غیر موزوں میں امتیاز کر سکتے؟۔

(۷)......اور اگر کہیے کہ یا قضایا مخیلہ کے اعتبار سے کفار کہتے تھے تو سوال یہ ہے کہ ان قضایا سے قضایا صادقہ مراد تھے یا کاذبہ اگر صادقہ تھے اور قرآن پاک نے اسی کی نفی فرمائی ہے، تو سوال یہ ہے کہ کیا قرآن عظیم میں بکثرت ایسی آیات موجود نہیں ہیں:

”وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ“

وغیرہ ذالک تو اگر شعر کے یہ معنی مراد ہوں وراس معنی کی نفی آیت کریمہ نے فرمائی ہو تو لازم آئے گا کہ معاذ اللہ اس قسم کی صدہا آیاتِ کریمہ کلام الٰہی نہ رہیں؟۔

(۸)......اور اگر کہیے کہ کفار شعر سے قضایا مخیلہ کاذبہ مراد لیتے تھے اور بے شک یہی معنی ان کے مراد تھے تو معلوم ہوا کہ کفار قرآن پاک کو شعر کہہ کر معاذ اللہ قرآن پاک کو جھوٹا کہتے تھے تو آیت کریمہ نے ان کی اسی مراد کا رد کیا، تو کیا آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ثابت نہ ہو گیا کہ آیت ”وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهٗ“ کا یہ مطلب ہوا کہ ہم نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ اٰلہٖ وسلم کو جھوٹ بولنا نہ سکھایا اور یہ ان کی شان کے لائق بھی نہیں۔ مولوی صاحب قرآن پاک کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

ترجمہ تو آسان تھا اب ذرا اس کو سمجھا کر بھی دکھایئے؟۔

(۹)......مولوی صاحب جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم اقدس کو تولنے کے لیے کوئی ترازو نہیں تو پھر کون سا ترازو آپ کے پاس ہے جس کے ایک پلہ میں آپ نے جمیع ما کان و ما یکون کا علم رکھا اور دوسرے پلہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم اقدس کو رکھا اور تول کر معلوم کر لیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کا علم اقدس کل ما کان و ما یکون کے علم سے کم ہے؟۔

پچیس سوال پہلے تھے اور ۹/یہ ہوئے اور ایک، تو کل ۳۵/سوال ہوئے۔

دیو بندی: مہربانِ من اگر تھوڑی دیر کے لیے ہم یہی مان لیں، کہ آیت کا یہی مطلب ہے، کہ ہم نے حضور کو جھوٹ بولنا نہیں سکھایا، تو جھوٹ بھی ''ما کان و ما یکون'' میں سے ہے اور آپ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو جھوٹ کا علم نہیں دیا تو ثابت ہو گیا کہ حضور کو تمام ما کان و ما یکون نہیں تھا۔ علم کے معنی صراح میں ''دانستن'' یعنی جاننا۔ اور شعر کا علم چوں کہ شان نبوت کے منافی ہے۔ اس لیے حضور کو شعر کا علم نہیں دیا گیا اور شاعر اس کو کہتے ہیں جو شعر جانتا ہو جب آپ کے نزدیک حضور کو شعر کا علم تھا۔ تو کیا کفار کی طرح تم بھی حضور کو شاعر کہنے کے لیے آمادہ ہو۔

شیر سنت: مولوی صاحب میرے ۳۵/سوالات تھے جن میں ایک کا جواب نہیں اب رہی آپ کی یہ خرافات کہ جھوٹ بھی ما کان و ما یکون میں داخل ہے تو اس کا جواب سنیے آیت کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کو جھوٹ بولنے کی قدرت نہیں دی ہے۔ جس طرح شاعر اپنے شعروں میں جھوٹی باتیں بولا کرتے ہیں۔ **مولوی صاحب!** آپ کی اس سمجھ پر آفریں ہے کہ اگر کوئی بادشاہ اپنے شاہ زادہ کے متعلق اپنے دربار میں اعلان کرے کہ میں نے اپنے بیٹے کو ظلم وستم کی تعلیم نہیں دی ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ بادشاہ نے شاہزادے کو ظلم وستم کی برائیوں اور

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

اس کی حقیقت سے بھی آگاہ نہیں کیا ہے۔ بلکہ مراد بادشاہ کی یہ ہے کہ ظلم وستم کا ملکہ و عادت تعلیم نہیں کی ہے کیوں کہ جب تک کسی شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ ظلم وستم کس فعل کا نام ہے؟ اس کی کیا حقیقت ہے؟ تو وہ ظلم وستم سے کس طرح پرہیز کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہم نے شعر (جھوٹ) کی تعلیم نہیں دی تو مراد یہ ہے حضور جھوٹ نہیں بول سکتے ہیں نہ یہ کہ جھوٹ کا علم ہی نہیں دیا۔ اسی بحث شعر پر ۹/ سوال تو پہلے پیش کیے گئے اب ۹/اور لیجیے۔

(۱)......جھوٹ کا علم اللہ تعالیٰ کو بھی ہے یا نہیں؟۔

(۲)......اگر آیت کریمہ میں علم کے معنیٰ ''دانستن'' لیے جائیں تو کیا حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام شعر کا مفہوم اور اس کے معنیٰ اور نثر و نظم میں فرق بھی معاذ اللہ نہیں سمجھتے تھے اور اس کا ثبوت کیا ہے؟۔

(۳)......کیا علم کے معنی فقط ''دانستن'' کے ہی آتے ہیں؟۔

(۴)......علم کے معنیٰ ''ملکہ'' کے بھی آتے ہیں یا نہیں؟۔

(۵)......اگر کہیے آتے ہیں تو علم بمعنیٰ ''دانستن''، اور علم بمعنیٰ ''ملکہ'' میں کیا فرق ہے اور علم بمعنی ملکہ کی نفی سے کیا علم بمعنیٰ ''دانستن'' کی نفی بھی لازم آجاتی ہے۔ اگر ہاں تو اس کا ثبوت کیا ہے؟۔

(۶)......اگر کہیے علم بمعنیٰ ''ملکہ'' کے نہیں آتا، تو اس آیت کریمہ: ''وَمَا عَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ'' اور اس حدیث شریف ''عَلِّمُوْا اَوْلَادَكُمُ السِّبَاحَةَ وَالرِّمَايَةَ'' میں علم بمعنیٰ ''ملکہ'' کے نہیں ہے تو اور کس معنیٰ میں ہے؟۔

(۷)......اس آیت کریمہ میں علم شعر کی نفی کو کس مفسر نے کون سی تفسیر میں لکھا ہے؟۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

(۸)......جب شعر شان نبوت کے منافی ہے تو ان تمام علوم کو گنائیے جو شان رسالت کے منافی ہیں؟۔

(۹)......جب آپ کے نزدیک جن کو شعر کا علم ہو یعنی وہ شعر جانتا ہو اس کو شاعر کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو تو آپ کے نزدیک بھی شعر کا علم ہے اور جسے شعر کا علم ہے وہ شاعر ہے لہٰذا کفار مکہ نے تو حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کو معاذ اللہ شاعر کہا تھا، آپ ان سے بھی ایک قدم آگے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کو شاعر کہنے کے لیے تیا ر ہو جائیں گے؟۔

مولوی صاحب نو سوال اسی بحث شعر پر پہلے تھے اور نو یہ ہوئے یعنی کل اٹھارہ ہوئے اور ۳۵ ر اس سے پہلے، لہٰذا کل سوالات ۵۳ ر ہو گئے۔ ان کے جوابات جلد از جلد دیجیے۔

مسلمانو دیکھو! انھوں نے فقط آیت کے ظاہری لفظ کا ترجمہ کر دیا ہے۔ کوئی تفسیر پیش نہیں کی بلکہ تفاسیر پیش بھی نہیں کر سکتے کہ سب ان کے خلاف ہیں چنانچہ یہی تفسیر مدارک، جس کو مولوی صاحب نے اس آیت میں پیش کیا تھا۔ اسی میں ہے ” أي جعلنا ہ بحیث لو اراد قرض الشعر لم یا ت لہٗ “ یعنی اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ ”ہم نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہٖ وسلم کو ایسا کیا ہے کہ اگر شعر بنانے کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کو نہ لا سکتے۔“ مراد یہ ہے کہ حضور کو شعر کا علم تھا لیکن ملکہ نہیں تھا۔ تفسیر روح البیان نے اس کو بالکل ہی صاف کر دیا:

”والظاھر أن المراد وما ینبغی لہ من حیث نبوتہ وأصدق لھجتہ أن یقول الشعر لأن المعلم من عند اللّٰہ لایقول اِلا حقاو ھٰذا لا ینا فی کو نہ فی نفسہ قادراًعلی النظم والنثرو یدل علیہ تمییزہ بین جید الشعر وردیہ أی موزونہ وغیرموزونہ علی ما

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

سبق و من کا ن ممیزاً کیف لا یکون قادراًعلی النظم فی اِلالھیات والحکم لکن القدرۃ لا تستلزم الفعل فی ھذا البا ب صونا عن اِطلا ق لفظ الشعر والشاعرالذی یو ھم التخییل والکذب وقد کانت العرب یعرفون فصاحتہ وبلا غتہ و عذوبۃ لفظہ وحلاوۃ منطقہ وحسن سرورہ والحاصل أن کل کمال اِنما ھو ما خوذ منہ“

یعنی ”یہ ظاہر ہے کہ معنی آیت کے یہ ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہٖ وسلم کے لیے بحیثیت نبی اور صادق البیان ہونے کے شعر گوئی منا سب حال نہیں، کیوں کہ اللہ کا سکھایا ہوا جو بات کہتا ہے، حق ہی کہتا ہے اور یہ آپ کے فی نفسہ نظم و نثر پر قادر ہونے کے منافی نہیں اور اس پر حضور کا شعر کے جید وردی اور موزوں و غیر موزوں میں تمیز فر ما نا دلالت کرتا ہے۔ اور جو ممیّز ہو کیوں کر الٰہیات و حکم میں نظم پر قادر نہ ہوگا۔ لیکن قادر ہونا فعل یعنی شعر گوئی کر نے کو مستلزم نہیں تا کہ لفظ شعر اور شاعر کے اطلاق سے امن ہو، کیوں کہ یہ لفظ تخییل و کذب کا موہم ہے اور بے شک عرب آپ کی فصاحت و بلاغت اور پا کیز گی الفاظ اور شیریں گفتاری اور خوبی روش کے عارف تھے، حاصل یہ ہے کہ ہر کمال آپ سے ماخوذ ہے۔“

فی الحال اسی پر اکتفا کیا گیا ہے کہ اسی میں نہ فقط شعر بلکہ کلام موزوں پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہٖ وسلم کو کتنے صریح الفاظ میں قدرت ثابت کی ہے۔ اگر آپ اس آیت کی ان تفسیروں کو دیکھ لیتے تو پھر آیت کے پیش کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔

دیو بندی : ہمارے فاضل مخاطب ذرا پہلے اپنے ایمان کی خبر لیں کہ قرآن پاک سے معارضہ کرتے ہیں، قرآن شریف تو صاف الفاظ میں کہتا ہے۔ ”وَمَا عَلَّمْنٰہُ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الشِّعرَ وَمَا یَنبَغِی لَہ‘‘ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ما کان وما یکون میں سے شعر کا علم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے مناسب نہیں اور آپ کہتے ہیں، تمام ما کان وما یکون کا علم جس میں شعر بھی داخل ہے۔شان نبوی کے مناسب ہے۔اور اگر آپ ہمت کریں تو اور آیتیں پیش کروں۔آپ جواب دینے کی ہمت کیجیے، جس میں سے ایک پیش کر چکا ہوں۔**دوسری سنیے!**

’’قال اللّٰہ تعالیٰ: ’’اِنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ اَکَادُ اُخفِیھَا‘‘

یہ تحقیق قیامت آنے والی ہے اس آیت سے معلوم ہوا اللہ تعالیٰ کا ارادہ قیامت کے چھپانے کا ہے۔بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور سے چند سوال کیے من جملہ ان سوالوں کے ایک یہ سوال تھا’’ **متی الساعۃ** ‘‘قیامت کب آئے گی۔حضور نے جواب میں فرمایا’’ **ماالمسئول عنھا بأ علم من السائل** ‘‘ یعنی قیامت کے بارے میں جس کو سوال کیا جارہا ہے۔وہ سوال کرنے والے سے زیادہ اس کے بارے میں علم نہیں رکھتا یعنی اس کا علم نہ مجھ کو ہے نہ تم کو۔کیا ان نصوص کے بعد بھی کسی کو یہ گنجائش رہتی ہے کہ وہ یہ کہے کہ تمام ما کان وما یکون کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔

شیر سنت : معزز حاضرین آپ نے دیکھا کہ مولوی صاحب نہ پہلے ۲۶؍سوالوں کے متعلق لب کھول سکے نہ علم شعر کے متعلق اور نہ ۱۸؍سوالوں کا کچھ جواب دیا۔اور خاص کر مولوی صاحب کا مدعا جب ثابت ہوسکتا تھا کہ وہ پہلے یہ دکھاتے کہ فلاں مفسر نے اس آیت سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم شعر کی نفی مراد لی ہے۔اور جب یہ ثابت نہ کر سکے تو باقی تقریر سب بے کار ہے۔اور چوں کہ میرے پاس کوئی تفسیر نہیں تھی اس آیت کی یہ تفسیریں بھی مولوی صاحب سے لے کر پیش کی گئیں۔جن میں انھوں نے آفتاب کی طرح ثابت کر دیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم شعر تھا ہاں ملکہ

شعر گوئی کا نہیں تھا۔

اب مولوی صاحب سے چونواں سوال کیا جاتا ہے کہ: مفسرین کرام جو حضور کو علم شعر مانتے ہیں قرآن پاک کے صریح الفاظ سے معارضہ کرتے ہیں یا نہیں؟ اور انھوں نے جو اس آیت کا مطلب سمجھا ہے وہ صحیح ہے یا جو آپ نے سمجھا ہے وہ صحیح ہے؟ آپ پہلے ان کے ایمان کی خبر لیجیے۔لہٰذا اس آیت سے تو آپ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ اٰلہ وسلم کا علم گھٹا نہ سکے اب کی مرتبہ آپ نے علم مبارک میں کمی ثابت کرنے کے لیے آیت کریمہ: ’’اِنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ اَکَادُ اُخفِیھَا ‘‘ پڑھی اس کے متعلق میرے ۲؍سوال ہیں:

(۱)......اخفا کی حد کب تک اور کہاں تک ہے؟۔

(۲)......تفسیر کبیر میں علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ حضور کو وقوعِ قیامت کے علم پر مطلع ہونا مانتے ہیں۔وہ کس حکم کے مستحق ہیں اور انھوں نے قیامت کا علم حضور کے لیے کس طرح مانا؟۔

اب رہی آپ کی وہ حدیث ’’ **ماالمسئول عنھا أعلم من السا ئل** ‘‘ تو اس کے متعلق یہ تیرواں سوال ہے کہ: کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ اٰلہ وسلم یوں نہ فرما سکتے تھے کہ مجھے اللہ نے قیامت کا علم نہیں دیا اور یہ کیوں فرمایا گیا کہ جس سے پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ جاننے والا نہیں ہے؟ کیا اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہوسکتا کہ اے جبریل تم جو مجمع میں قیامت کا سوال کرتے ہو تو اس سے تمھارا مقصود کیا ہے تم خود اس کا علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس مسئلہ میں تم سے زائد مجھے علم نہیں تم خود قیامت کے علم سے واقف ہو پھر پوچھنے کی کیا ضرورت اور اگر مجمع کو قیامت کے علم سے واقف کرنا چاہتے ہو تو یہ بھی تمھیں معلوم ہے کہ قیامت کے علم سے عام لوگوں کو واقف کرنا اللہ عزوجل کی مصلحتوں کے خلاف ہے اگر یہ مطلب غلط ہے تو اس کے غلط ہونے پر کیا دلیل ہے۔مولوی صاحب لیجیے ۵۵؍سوالات پہلے تھے تین یہ حاضر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں کل (۵۸) سوالات ہوئے۔

دیو بندی: میں ان سوالات کا جواب دیتا ہوں " أَكَادُ أُخْفِيهَا " میں کوئی قید مذکور نہیں وہ مطلق ہے" **ماالمسئو ل عنها بأعلم من السائل** "کا یہ مفہوم کہ قیامت کے علم سے تم بھی واقف ہو اور میں بھی، معلوم ہوتا ہے کہ کبھی مشکوٰۃ شریف دیکھنے کا بھی اتفاق نہیں ہوتا اسی حدیث میں حضور کے الفاظ یہ بھی موجود ہیں " فی خمس لا يعلمهن الا اللّٰه ان اللّٰه عندهٗ علم الساعة " **الا يه.** یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کو یہ جواب دیا کہ قیامت کے بارے میں میں تم سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔ یہ ان پانچوں چیزوں میں داخل ہے جن کے لیے قرآن پاک نے بتلا دیا ہے کہ ان کو سوا اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ اور حضور نے بطور استشہاد کے سورہ لقمان کی اس آیت کو پڑھا: " اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ " تو تھا آپ کے سوالات کا مختصر جواب تیسری آیت سنیے! قال اللہ تعالیٰ:

" اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْاَ رْحَامِ
وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ مَا ذَاتَكْسِبُ غَدًاوَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ بِأَىِّ أَرْضٍ تَمُوْتُ
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ "۔

ترجمہ: یہ تحقیق اللہ کے ہی پاس ہے قیامت کا علم اور وہی نازل کرتا ہے۔ بارش کو اور وہی جانتا ہے جو کچھ عورتوں کے رحم میں ہے۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ کہاں مرے گا۔ یہ تحقیق اللہ ہی جاننے والا اور خبردار ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پانچ چیزوں کا علم خدا کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ حالاں کہ یہ بھی " ما کا ن وما یکون " میں داخل ہیں۔

شیر سنت: سبحان اللہ ۵۶/سوالات کے جوابات ہضم اور صرف دو کے جو اب اور پھر جواب بھی کتنے زبردست، اب ان جوابات پر سوالات حاضر ہیں:

(۵۹)......آپ نے فرمایا کہ آیت میں مطلق اخفا فرمایا گیا ہے۔ اس پر سوال ہے کہ آیت میں مطلق اخفا مراد ہے یا اخفاے مطلق؟۔

(۶۰)......مطلق اخفا اور اخفاے مطلق میں کیا فرق ہے؟۔

(۶۱)......اخفا دو قسم کا مطلق اخفا اور اخفاے مطلق ہے یا نہیں؟ مطلق اخفا موجبہ جزئیہ کو اور اخفاے مطلق موجبہ کلیہ کو چاہتا ہے یا نہیں؟ مطلق اخفا اگر آیت میں مراد ہو تو آیت کریمہ کا موجبہ جزئیہ اس طرح بنے گا یا نہیں؟ کہ " **بعض الزمان أكا د أخفى فيه الساعة** " یعنی کچھ زمانہ تک میں قیامت کو چھپانا چاہتا ہوں۔ اور اگر اخفاے مطلق مراد ہو تو آیت کریمہ کا موجبہ کلیہ اس طرح بنے گا یا نہیں؟ " **كل زما ن اكاد اخفى فيه الساعة** " یعنی ہر زمانہ میں قیامت کو چھپانا چاہتا ہوں۔ جب قیامت قائم ہوگی۔ اس وقت تمام مخلوق پر قیامت ظاہر ہوگی یا نہیں؟ اگر آیت میں اخفاے مطلق مراد لیا جائے تو لازم آئے گا یا نہیں؟ کہ کسی زمانہ کسی وقت میں کسی پر قیامت ظاہر نہ ہوگی یہ معنی غلط ہیں یا نہیں؟ اگر یہ معنی غلط ہیں تو آیت میں اخفاے مطلق مراد لینا غلط اور مطلق اخفا مراد لینا صحیح ہوا یا نہیں؟ اگر آیت کریمہ میں مطلق اخفا مراد ہے تو آیت کریمہ کا یہ مطلب ہوا یا نہیں؟ کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ زمانہ تک قیامت کے علم کو چھپانا چاہا تمام مخلوق سے۔ اگر آیت کریمہ کا یہی مطلب ہے تو جس زمانہ میں یہ آیت نازل ہوئی، اس وقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ اٰلہ وسلم کو قیامت کا علم اللہ تعالیٰ نے نہیں عطا فرمایا۔ ایسا اعتقاد رکھنے میں اس آیت کریمہ کی کیا مخالفت ہو سکتی ہے اور مولوی صاحب نہایت ہٹ دھرمی کی بات ہے کہ آپ نے فقط "مشکوٰۃ شریف" ہی کو دیکھ کر اپنا غلط مطلب اس پر تھوپ دیا۔ مولوی صاحب انصاف کی بات تو یہ تھی کہ اس حدیث کی شروح بھی دیکھ لی ہوتیں، مگر چوں کہ ان میں آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

کے مطلب کے خلاف ہے اس لیے آپ نے اس کا ذکر تک نہیں کیا لیجیے اب مجھ
سے سنیے کہ شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ''اشعۃ اللمعات''
میں انھیں پانچوں باتوں کے متعلق جو آیت میں مذکور ہیں اور جن میں سے
قیامت بھی ہے۔ تحریر فرماتے ہیں:

''مراد آں ست کہ بے تعلیم الٰہی بحساب عقل ایں ہارا نداند آنہا از امور
غیب اند کہ جز خدا کسے آں را نداند مگر آں کہ وے تعالیٰ از نزد خود کسے را بوحی
والہام بداند۔''

٤٠٩ **دیکھیے!** اس میں حدیث کی مراد کتنے صاف طریقہ سے ظاہر فرما دی، کہ اس حدیث
کا مطلب یہ ہے کہ بے تعلیم الٰہی کوئی شخص ان امور کو اٹکل اور قیاس سے نہیں جانتا کہ یہ
امور غیب ہیں سوائے خدا کے کوئی ان کا جاننے والا نہیں مگر جس کو اللہ جل شانہٗ نے وحی
والہام کے ذریعہ سے تعلیم فرمایا ہو، مولوی صاحب وحی نبی کو اور الہام ولی کو ہوتا ہے۔

(٦٢)......تو سوال یہ ہے کہ ''اشعۃ اللمعات'' کی اس عبارت کا یہ مطلب نہیں ہوا کہ
اللہ تعالیٰ اپنے انبیا اور اولیا کو بھی وحی والہام سے ان پانچوں باتوں کا علم جن میں
علم قیامت بھی ہے عطا فرماتا ہے۔ لہٰذا باوجود اس کے آپ کا کہنا کہ ان پانچ
چیزوں کا علم خدا کے سوا کسی کو حاصل نہیں کہاں تک صحیح ہے؟۔

(٦٣)......حضرت شیخ انبیا، اولیا، کو ان پانچوں باتوں کا علم لکھتے ہیں اور آپ یہ کہتے
ہیں کہ خدا کے سوا کسی کو علم حاصل نہیں۔ لہٰذا ان دونوں قولوں میں کس کا قول صحیح
70 ہے اور کس کا غلط؟ اور یہ شیخ کس حکم کے مستحق ہیں؟ اب رہی ''سورۂ لقمان'' کی
آیت اس پر ایک سوال ہی پیش کر دیا جاتا ہے؟۔

(٦٤)......ان میں جن پانچ چیزوں کے علم کا ذکر ہے۔ آیا اللہ تعالیٰ ان کا علم کسی

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

دوسرے کو دے بھی سکتا ہے یا نہیں؟ اور اس آیت کریمہ کا بھی یہی مطلب ہے یا
نہیں؟ ان پانچوں باتوں کا علم اپنی عقل سے بالذات بے واسطہ اللہ جلّ شانہٗ
کے سوا کوئی نہیں جان سکتا۔ ہاں اللہ تعالیٰ جس کو واقف کرے وہ یقیناً ان کو جان
سکتا ہے۔ مولوی صاحب میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ قرآن پاک سمجھنے کے لیے
ایمانی نظر درکار ہے اور جب مسئلہ علم غیب میں اپنے پیشواؤں کے عقائد ماننے
کی وجہ سے آپ پر اور ان پر ایک دو کفر نہیں، بلکہ بے شمار کفریات لازم آ رہے
ہیں، تو پھر آپ کی سمجھ اور قرآن پاک کے عالی نکات، اس لیے میں نے عرض کیا
تھا کہ آپ پہلے اپنے اور اپنے بڑوں کے سر سے کفری الزامات اٹھا دیں، پھر ٤١٠
دلائل میں بحث کریں۔ لیکن آپ نے ان کا مطلق کوئی جواب نہیں دیا اور اپنی
ناقص سمجھ پر اعتماد کر کے قرآن پاک کی آیات پیش کرنی شروع کر دیں۔ پھر اگر
آپ تفاسیر ہی دیکھ لیتے تو ایسے لغو سوالات کی جرأت نہ ہوتی۔

دیو بندی: افسوس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کو مسلمان بنایا کرتے
تھے نہ مسلمانوں کو کافر، مسلمانوں کا کافر بنانا، مولوی احمد رضا خاں صاحب نے ہی
شروع کیا ہے۔ کہ مولوی اسمٰعیل شہید کافر، علماے دیو بند کافر اور ندوہ میں جو شریک
ہوں وہ کافر اور آپ کے اعلیٰ حضرت نے خلافت کے شرکا کو بھی کافر کہا۔ آپ نے تو
ساری دنیا کو ہی کافر بنا دیا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ میرے سوالوں کا جواب دو میرے
محترم دوست یہاں کی پبلک اتنی ناسمجھ نہیں ہے اور آپ کی ان چالوں میں آنے والی
نہیں ہے۔ حاضرین خوب سمجھتے ہیں کہ یہ سوالات نہیں بلکہ مناظرۂ علم غیب سے بچنے کی
چالیں ہیں اور جو سوال نیے پیش ہوئے ان کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نزدیک 71
ضرور اس پر قادر ہے۔ کہ ان چیزوں کا علم کسی کو دیدے لیکن ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ کسی کو
دیا نہیں اور نہ دے گا۔ ان علوم کو قرآن میں اس نے اپنے ہی ساتھ خاص بتایا ہے
اور ''مشکوٰۃ شریف'' والی حدیث کے متعلق آپ کا یہ کہنا کہ اس میں علم ذاتی کی نفی ہے،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے۔ حدیث میں علم ذاتی کی نفی مقصود نہیں۔

شیر سنت: مولوی صاحب بے شک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ آلہ وسلم کافروں کو مسلمان بنایا کرتے تھے۔ لیکن اس کفر سے توبہ کرنے کے بعد اور جب تک وہ اپنے کفر پر اڑے رہتے۔ تو کیا ان کو اس حالت میں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام مسلمان کہا کرتے تھے اور جو مسلمان ہو کر کفر کرتے تھے کیا ان کو بھی حضور مسلمان ہی فرمایا کرتے تھے؟ دیکھئے! میں آپ کو اسی مسئلہ علم غیب کے انکار پر نہ صرف سرکار مدینہ کا حکم بلکہ ربّ العزت تبارک وتعالیٰ کا حکم سناؤں۔ تفسیر ''درّ منثور'' میں ہے کہ ایک منافق نے جو ظاہراً مسلمان تھا شان رسالت میں یہ کہہ دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیان ٤١١
کرتے ہیں کہ فلاں شخص کی اونٹنی فلاں جنگل میں ہے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ آلہ وسلم) غیب کیا جانیں اس پر یہ آیت نازل ہوتی ہے:

''قُلْ أَبِاللّٰهِ وَ اٰيَاتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ o لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ''

کیا تم اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسولوں کے ساتھ ٹھٹھا کرتے ہو، بہانے نہ بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔ مولوی صاحب ملاحظہ کیجیے، کہ اس نے فقط حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ آلہ وسلم کے علم غیب کا ہی تو انکار کیا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کے ایمان کو بیان کرتے ہوئے اس کے کافر ہونے کا حکم دیا، تو کیا آپ اس کلمہ گوئی کی بنا پر اس کو مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں؟ اور اگر نہیں سمجھتے تو کیا آپ ایک اس شخص کو جو مسلمان تھا کافر کہتے ہیں؟ اور اسماعیل دہلوی وعلماے دیوبند کے اسلام کا کیا 72
آپ بلکہ آپ کی ساری جماعت، اب یا مشورہ کر کے کوئی ثبوت پیش کر سکتی ہے۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ان کے مسلمان ہونے کی آپ کوئی وجہ پیش نہیں کر سکتے اور واللہ ہرگز پیش نہیں کر سکتے تو ہمارے اعلیٰ حضرت نے اگر ان کے کلمات کفریات پر ان کو کافر

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

کہا تو کیا بیجا ہے؟ یہ آپ جب کہہ سکتے تھے کہ پہلے ان کا مسلمان ہونا ثابت کر دیتے، اسی طرح وہ خلافت کمیٹی والے، جنہوں نے گاندھی کو بالقوۃ نبی کہا یا اپنی عمر جو آیت و حدیث میں گذری تھی اس کو ایک بت پرست پر نثار کر دیا۔ جنہوں نے قشقے لگوائے یا اور ایسے ہی کفریات کیے تو ایسوں کو اگر کافر کہا تو کیا غضب ہے؟ یہ کیا آپ کے نزدیک باوجود ان افعال کے کافر نہیں اور تمام علماے ندوہ کو اعلیٰ حضرت نے کافر کہاں لکھا ہے؟ ذرا ثبوت پیش کیجیے۔ مولوی صاحب ایسے اتہامات سے کام نہیں چلتا ہے۔

اب رہا ساری دنیا کو کافر کہہ دینا تو یہ آپ ہی حضرات کا کام ہے۔ دیکھئے! آپ
٤١٢ اپنے مذہب کی مقدس کتاب ''تقویت الایمان'' جس میں انسان تو انسان بلکہ فرشتے بلکہ کسی نبی رسول بلکہ خود اللہ تعالیٰ کو بھی حکم کفر وشرک سے نہیں چھوڑا ہے۔ لہٰذا فرمائیے کہ اب آپ حضرات ساری دنیا کو کافر ومشرک کہنے والے ہیں یا ہم؟ ذرا اپنے گریبان میں تو منہ ڈال کر دیکھئے کیا مولوی صاحب آپ کے نزدیک کوئی مسلمان ہو کر اگر معاذ اللہ کفر کرے تو وہ کافر ہی نہیں ہوگا۔ پھر آپ قادیانیوں کو کیوں کافر کہتے ہیں۔ مولوی صاحب واقعی حاضرین خوب سمجھ رہے ہیں کہ میرے سوالات میں سے ایک بھی خارج از بحث نہیں ہیں اور اٹھارہ تو خاص کر آپ ہی کے پیش کردہ علم شعر پر کیے گئے ہیں، جن میں سے ایک کا جواب نہیں، لہٰذا مسئلہ علم غیب سے آپ کوسوں دور بھاگ رہے ہیں یا ہم۔ یہ تو تمام پبلک خوب احساس کر رہی ہے کہ آپ ایک دلیل پیش کرتے ہیں، اور جب اس پر سوالات کیے جاتے ہیں، تو فوراً دوسری پیش کرنے لگتے ہیں، اور جب اس کی بھی خبر لی جاتی ہے تو تیسری اور چوتھی کی کوشش کرنے لگ پڑتے ہیں۔

73 مولوی صاحب ۵۸؍سوالات پہلے تھے ۸؍اس میں ہوئے اور ۵؍سوال آپ کے ان جوابوں پر کیے جاتے ہیں۔

(۶۶)...... بخاری ومسلم میں ہے کہ ہر شخص کا مادۂ پیدائش اس کی ماں کی پیٹ میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چالیس روز تک نطفہ رہتا ہے۔ پھر چالیس روز تک جما ہوا خون رہتا ہے پھر چالیس روز تک گوشت کا لوتھڑا، اپھر اللہ تعالیٰ فرشتے کو بھیجتا ہے، وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور چار باتوں کے لکھنے کا اسے حکم دیا جاتا ہے۔ وہ فرشتہ اس کے تمام رزق کو جو ساری عمر میں کھائے گا لکھتا ہے اور وہ کب اور کہاں مرے گا یہ بھی لکھتا ہے، اور جو کچھ اپنی عمر میں عمل کرے گا وہ بھی لکھتا ہے کہ سعید ہے یا شقی یعنی جنتی ہے یا دوزخی۔ الفاظ حدیث یہ ہیں:

”یوم بأربع کلما ت یکتب رزقهٔ و أجله وعمله وسعید وشقیی“

۴۱۳ فرمایئے جب آپ کہتے ہیں کہ ان چیزوں کا علم اللہ نے نہ کسی کو دیا نہ دے گا۔ تو اس فرشتے کو ان چیزوں کا علم کیسے ہو گیا؟

(۶۷)......”مشکوٰۃ شریف“ میں ”دلائل النبوۃ“ سے منقول ہے کہ ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہیں۔ یا رسول اللہ! رات کو میں نے برا خواب دیکھا۔ حضور فرماتے ہیں کیا دیکھا؟ عرض کرتی ہیں سخت خواب ہیں۔ فرماتے ہیں بیان کرو۔ عرض کرتی ہیں، میں نے دیکھا گویا حضور کے جسم مبارک کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا۔ حضور ارشاد فرماتے ہیں:

”را ئت خیرا تلد فا طمة اِن شا ء اللّٰہ غلا ماً یکون فی حجرک“

یعنی تم نے اچھا خواب دیکھا۔ میری بیٹی فاطمہ کے ایک لڑکا ہوگا۔ جو تمھاری گود میں رہے گا۔ ام الفضل فرماتی ہیں: پھر حضرت فاطمہ زہرہ کے صاحبزادے پیدا ہوئے اور میری گود میں رہے۔ جیسا حضور نے ارشاد فرمایا تھا۔ کیوں مولوی صاحب آپ فرماتے ہیں کہ مادہ کے پیٹ میں کیا ہے اس کا علم اللہ نے کسی کو نہیں دیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم کیسے ہو گیا؟ کہ حضرت فاطمہ کے لڑکا ہوگا؟۔

(۶۸)......بخاری ومسلم کی حدیث ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم نے روز خیبر فرمایا:

”لأعطین هذه الرایة غداً رجلاً یفتح اللّٰہ علی یدیه یحب اللّٰہ ورسوله ویحبه اللّٰہ ورسوله“

یعنی کل میں یہ جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح دے گا جو اللہ و رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ و رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔ جب صبح ہوئی تمام لوگ خدمت اقدس میں یہ تمنا لے کر حاضر ہوئے کہ کاش یہ جھنڈا ہم کو عطا فرمایا ۴۱۴ جائے۔ حضور ارشاد فرماتے ہیں: علی ابن ابی طالب کہاں ہیں عرض کی گئی ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ فرمایا: انھیں بلاؤ مولیٰ علی حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم نے اپنا لعاب دہن اقدس لگا دیا۔ فوراً اچھے ہوئے جیسے کبھی ان کی آنکھیں دکھی ہی نہ تھیں۔ پھر انھیں جھنڈا عطا فرمایا۔ کیوں جناب آپ تو فرماتے ہیں کہ اس بات کا علم کہ میں کل کیا کروں گا۔ اللہ نے نہ کسی کو دیا نہ کسی کو دے گا۔ پھر حضور اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کو یہ علم کہ میں کل یہ کروں گا۔ اور مولیٰ علی کے ہاتھ پر فتح ہوگی کیوں کر ہو گیا چوں کہ میرا وقت ختم ہو گیا باقی ثبوت آئندہ نمبر میں پیش کروں گا۔

نواب صاحب: (صدر جماعت دیوبندیہ) چوں کہ ہمارے مناظرہ کے وقت کے بعد ۵ رمنٹ باقی رہتے ہیں اس لیے مولوی منظور حسین صاحب کو سب وقت دے دیا جائے۔

خاں صاحب: (صدر اہل سنت وجماعت) انصاف تو یہ ہے کہ اس وقت کو بھی نصف نصف کر دیا جائے۔

نواب صاحب: بہت بہتر منظور ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

دیو بندی : میں اس سے بہت خوش ہوں کہ آپ ہر مرتبہ اسی طرح نام نہاد سوالات سنا دیا کریں اور میں قرآن و حدیث سے مسئلہ علم غیب پر روشنی ڈالا کروں۔ آپ کی دولت بس یہی سوالات ہیں جن پر پبلک ہنس رہی ہے اور میرے پاس محض قرآن وحدیث کی دولت ہے ” **کل حزب بما لدیھم فر حون**“ (اور اسی طرح اپنا وقت پورا کیا)۔

نواب صاحب : ڈھائی منٹ باقی ہیں اس میں مولوی حشمت علی صاحب کیا کام کرسکیں گے۔

شیر سنت: میں ڈھائی منٹ میں کردوں گا اپنا پورا کام۔

نواب صاحب : بگڑ کر کھڑے ہوگئے اور فرمایا یہ کیا توہین کے لفظ آپ بولتے ہیں کردوں گا ان لفظوں سے پرہیز کیجیے۔

شیر سنت: جناب ان لفظوں میں آپ جیسے مولویوں کی توہین ہوجاتی ہے۔لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کا علم غیب معاذ اللہ جانوروں، پاگلوں کی مثل ہے۔اور ان کا علم معاذ اللہ شیطانوں کے علم سے کم ہے۔ان ناپاک لفظوں میں حضور کی، آپ کے نزدیک توہین نہیں ہوتی۔کیا اسی کا نام اسلام کیا ہے؟ اسی کا نام ایمان ہے؟ شرم! شرم!! شرم!!! میں اپنا پہلا مضمون بھی پورا کیے دیتا ہوں۔

(۶۹)......مسلم کی حدیث ہے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: کہ غزوۂ بدر سے ایک روز پہلے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم اہل بدر کی قتل گاہیں دکھاتے تھے اور فرماتے تھے:

”ھذا مصرع فلان غداً اِن شاء اللّٰہ و ھذا مصرع فلان غداً اِن شاء اللّٰہ“

یہ کل فلاں کی قتل گاہ ہوگی اور فلاں کل یہاں قتل ہوگا۔ان شاء اللہ۔عمر فاروق فرماتے ہیں اس خدا کی قسم جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا۔کفار مکہ میں سے ہر ایک اسی جگہ مارا گیا۔جو حضور نے اس کے لیے فرمایا تھا۔**کیوں مولوی صاحب!** جب کسی کو اللہ نے یہ نہیں بتایا کہ کون کہاں مرے گا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کو یہ علم کس طرح ہوگیا؟۔

(۷۰)......حدیث ”مشکوٰۃ“ میں میرے علم ذاتی کی نفی کرنے کو آپ نے کہا اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے۔تو مولوی صاحب میں نے یہ اکثر مفسرین وعلما کا قول پیش کیا تھا۔جن میں سے ایک شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی عبارت پیش کی گئی تھی۔لہٰذا مولوی صاحب! کیا ائمہ مفسرین وعلمائے کرام وخاص کر حضرت شیخ تمام جاہل ہیں اور ان کا یہ لکھنا جہالت کا ثبوت ہے ذرا ہوش کی پی کر کہیے۔ مولوی صاحب اب آپ کو معلوم ہوگیا کہ وہ پانچ چیزیں جن کا ذکر ”سورۂ لقمان“ کی آیت میں ہے۔یعنی (۱) علم قیامت (۲) مادہ کے پیٹ میں کیا ہے؟ (۳) مینہ کب برسے گا؟ (۴) کون سی زمین میں مرے گا، کل کیا کرے گا؟ (۵) شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے کلام سے ظاہر ہوگئیں۔کہ انبیا اور اولیا کو بھی وحی والہام سے علوم حاصل ہوتے ہیں اور ہر ایک کا بیان فرداً فرداً حدیثوں سے بھی ثابت کردیا گیا۔لہٰذا یہ علوم بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کو بعطائے خداوندی حاصل ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

اس وقت مناظرہ ختم ہو گیا، شام کو اس طرح شروع ہوا

دیو بندی: حضرات! جس مسئلہ کی بحث کے لیے اس جلسہ کا انعقاد کیا تھا۔ اس پر کافی روشنی پڑ چکی ہے۔ میں تین آیتیں پیش کر چکا ہوں۔ جن کا جواب ہمارے فاضل مخاطب نے یہ دیا کہ تم ان آیات کا مطلب نہیں سمجھتے اور میں نے جو کچھ بیان کیا ہے، وہ مفسرین کے کلام سے بیان کیا ہے۔ میں اپنی طرف سے کسی آیت کا مطلب بیان کرنا حرام سمجھتا ہوں۔ تو میرے فاضل مخاطب میرے بیان کردہ مطلب کو غلط نہیں بتلا رہے ہیں۔ بلکہ مفسرین کے مطلب کو غلط بتا رہے ہیں۔ ''سورہ لقمان'' کی آیت کا مطلب تو میں نے خود آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کی حدیث شریف سے بیان کیا ہے۔ کیا معاذ اللہ آپ کے نزدیک حضور نے بھی قرآن کا مطلب نہیں سمجھا؟ اب چوتھی آیت سنیے:

''يَسْـئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ، لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً يَسْـئَلُوْنَكَ حَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَاللّٰهِ، وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (اعراف ۲۳ ع)

لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں قیامت کے بارے میں کہ کب آئے گی؟ فرما دیجیے کہ بس اس کا علم میرے رب کو ہی ہے نہیں ظاہر کرے گا اس کو اس کے وقت مگر اللہ تعالیٰ، بھاری ہے وہ آسمانوں اور زمینوں میں، وہ اچانک بے خبری ہی میں آئے گی، وہ لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں گویا۔ کہ آپ اس کو جانتے ہیں۔ کہہ دیجیے کہ اس کا علم اللہ ہی کو ہے۔ لیکن بہت سے لوگ اس راز سے ناواقف ہیں۔ غور کیا جائے کیا ان تصریحات کے ہوتے ہوئے کسی مسلمان کو یہ گنجائش ہے کہ وہ یہ عقیدہ رکھے کہ علم قیامت حضور کو حاصل تھا۔

شیر سنت: مولوی صاحب! واقعی اگر آپ ان آیتوں کا صحیح مطلب سمجھتے ہوتے تو ہرگز ان سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کے علم کی نفی نہیں کرتے، اور کم از کم ان کی تفاسیر کو ہی ملاحظہ کر لیتے تو اتنی شرمندگی اٹھانی نہ پڑتی۔ اور پھر اس پر آپ کی یہ جرأت کہ میں نے جو کچھ بیان کیا ہے۔ مفسرین کا کلام بیان کیا ہے کتنا جیتا جھوٹ ہے۔ لیجیے پہلے میں حاضرین کو یہی دکھا دوں کہ مولوی صاحب نے تفسیروں کا کلام بیان کیا ہے یا ان کے بالکل خلاف کہا ہے۔ پہلی آیت علم شعر کی ''وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ'' ۔ آپ نے پیش کی۔ لہٰذا فرمائیے کہ اس کے متعلق کس مفسر نے یہ لکھا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شعر کا علم نہیں دیا گیا۔ جیسا آپ کہتے ہیں اور مجھ سے سنیے تفسیر ''مدارک'' میں بحث پیش کر چکا ہوں۔ کہ انھوں نے علم شعر کی حضور سے نفی نہیں کی ہے۔ تفسیر ''خازن'' ''وتفسیر علاّمہ ابو سعود و'' تفسیر کبیر'' میں بھی یہی مضمون ہے کہ حضور پر شعر کی نظم وادا دشوار تھی یعنی ''ملکہ'' نہ تھا۔ اور تفسیر ''روح البیان'' میں تو خاص اس امر کی تصریح کر دی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شعر کو جانتے تھے، حضور کو شعر کا علم تھا، ہاں شعر کہتے نہیں تھے۔ اس لیے کہ شعر گوئی سے لفظ شاعر کے اطلاق سے امن ہو۔ اس کی پوری عبارت کو مسئلہ شعر کی بحث میں پیش کیا، اب رہی آیت ''سورۂ لقمان'' جس میں علم خمسہ کا بیان ہے۔ اس کی تفسیر سے آپ نے یہ ثابت نہیں کیا کہ یہ پانچوں علم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کو اللہ عزوجل نے عنایت ہی نہیں فرمایا اور مجھ سے سنیے کہ تفسیر احمدی میں ہے:

'' ولک أن تقول اِن علم هذه الخمسة واِن كان لا يعلمها احدٌ اِلَّا اللّٰه لكن يجوز أن يعلمها من يشاء من محبيه وأوليائه بقرينة قوله تعالى: ''اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ''

بمعنیٰ ''المخبر'' یعنی تو یہ کہہ سکتا ہے کہ ان پانچوں چیزوں کا علم، اگر چہ خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا لیکن وہ جس کو چاہے اپنے محبین اور اولیا کو تعلیم فرما دے بقرینہ اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found. File E:\ssssssss\layour.tif not found.

کے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہے۔ یعنی مخبر یعنی خبر دینے والا ہے۔ نیز شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام آپ انھیں علوم خمسہ کے متعلق سن چکے، اب رہی تیسری آیت فقط قیامت کی اس کا بیان بھی اسی تفسیر احمدی اور شیخ کے کلام سے ظاہر ہوگیا، کیوں کہ ان پانچوں میں علم قیامت بھی ہے، اور اگر خاص تصریح دیکھنی ہو، تو تفسیر ''کبیر'' میں ''سورۂ جن'' کو ملاحظہ کیجیے، کہ وہ خاص کر علم قیامت کو ہی ثابت فرمارہے ہیں۔ مولوی صاحب اب فرمائیے کہ تفسیروں کے کلام یہ ہیں جو میں نے بیان کیے یا وہ جو آپ نے بیان کیے۔ اب آپ اپنے اس جملہ کو یاد کریں میں اپنی طرف سے کسی آیت کا مطلب بیان کرنا حرام سمجھتا ہوں اور یہ بھی ساتھ کہیے کہ ۴۱۹ حشمت علی کے مطلب کو جو میں نے غلط کہا تھا۔ وہ حقیقۃً مفسرین کے بیان کردہ مطلب کو غلط کہا۔ پھر مولوی صاحب آپ کا یہ کہنا کہ ''سورۂ لقمان'' کی آیت کا مطلب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کی حدیث سے بیان کیا ہے۔ میں بھی یہ عرض کرتا ہوں کہ میں نے صبح کے آخری بیانوں میں حدیث شریف ہی سے سوال نمبر ۶۵ر میں ایک فرشتہ کو موت کا اور عمل کا علم اور سوال نمبر ۶۶ر میں مادہ کے پیٹ کا علم اور سوال نمبر ۶۷ر میں اس کا علم کہ کل میں کیا کروں گا اور سوال نمبر ۶۸ر میں اس کا علم کہ فلاں وہاں مرے گا۔ خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم نے اپنے لیے بیان کیے جو اسی سورہ ''لقمان'' والی آیت کے پانچوں علموں میں ہے۔

تو مولوی صاحب! ذرا اب سوچ کر بتائیے کہ حضور نے اس سورہ ''لقمان'' کی آیت کا کیا مطلب سمجھا؟ اور حضور نے جو علوم کہ اللہ عزّ وجل کے ساتھ مخصوص تھے اپنے لیے ہی نہیں بلکہ ایک فرشتہ کے لیے بھی کیوں ثابت کیے۔ 80

۷۰ر سوال پہلے تھے اور چار یہ نئے ہوئے۔ **مولوی صاحب اللہ اکبر!** حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم گھٹانے کے لیے آپ نے اتنی محنت کی ہے، کہ آپ چوتھی آیت پیش

کرتے ہیں: ''یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ''۔ اس کو ذرا تفسیر ''روح البیان'' میں ہی دیکھ لیا ہوتا کہ تفسیر ''روح البیان'' میں اسی آیت کے بعد لکھتے ہیں:

''قد ذهب بعض المشائخ الٰى أن النبى صلى الله عليه وسلم كان يعرف وقت السا عة باِ علام اللّٰه تعا لٰى''

یعنی بعض مشائخ فرماتے ہیں، کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم وقت قیامت کو جانتے تھے، اللہ عزّ وجل کے واقف کرنے سے۔ مولوی صاحب آپ، اب تو اس توہین رسول کی آفت سے بچے۔ ۴۲۰

دیوبندی: ***محترم بزرگو!*** تم سوالات توکل ہی سے سن رہے ہو میں بقدر ضرورت ان کے جوابات بھی دے چکا ہوں۔ ہمارے مخاطب جن عقائد کو میرے اکابر کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ بحمداللہ ان کا دامن تقدس ایسی خرافات سے بالکل پاک ہے۔ لیکن زبان درازی کا علاج کس کے پاس ہے۔ میں مولوی صاحب کے ان لغویات سے اعراض کرتے ہوئے اصل مبحث کی طرف متوجہ ہوتا ہوں پانچویں آیت سنیے:

''یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَیَقُوْلُ مَا ذَاۤ اُجِبْتُمْ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ''

جس دن کہ جمع کرے گا، اللہ تعالیٰ رسولوں کو پس فرمائے گا، ان سے تم کو کیا جواب دیا گیا عرض کریں گے وہ کہ ہمیں علم نہیں آپ ہی غیب کی باتوں کے جاننے والے ہیں۔ اس میں آپ سمجھ سکتے ہیں، کہ اگر ان کو علم ہوتا تو ایسا نہ فرماتے۔ 81

شیر سنت: ***حضرات!*** میرے سوالات تو واقعی آپ سنتے ہی رہیں گے اور آپ جواب جب سن سکتے ہیں، کہ مولوی صاحب جواب دیں اور آپ یہ بھی اپنے دلوں میں سوچیں کہ میرے ۷۴ر سوالوں میں سے مولوی صاحب نے جواب دینا،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\sssssssss\layour.tif not found.

تو درکنار کسی سوال کو چھوا بھی نہیں ہے۔لہٰذا اس پر مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ میں بقدر ضرورت ان کے جوابات دے چکا ہوں کیا صریح جھوٹ نہیں ہے اور پھر یہ کہہ دینا کہ ہمارے اکابر کی طرف جو عقائد منسوب ہیں ان سے ان کا دامن بالکل پاک ہے، کتنی کھلی بے ایمانی ہے۔مولوی صاحب میں کل سے یہی تو عرض کررہا ہوں کہ اپنے اکابر کا دامن ذرا ایسے عقائد کفریہ سے پاک کر کے دکھائیے اوران کے سروں سے الزامات کفریہ کو اٹھائیے۔میرے پہلے سوالات کے ذرا جوابات دینے کا ارادہ تو کیجیے، پھر آپ ہی کو کیا بلکہ سارے حاضرین کو معلوم ہو جائے گا کہ ان کا دامن ان خبیث عقائد سے پاک ہے یا سراسر ملوث ہے۔آپ کی اس بے سود رٹ سے کام نہیں چلتا کہ میرے اکابر کا دامن پاک ہے۔مولوی صاحب! آپ یہاں تک تو دشمنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں اندھے ہوگئے ہیں کہ آیت کریمہ "یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰہُ الرُّسُلَ" انبیا کے عدم علم کی دلیل ٹھہرا دی۔حالاں کہ یہ ان مقدس گروہ کا کمال ادب ہے کہ اللہ عزّ وجل کے روبرو وہ اپنے علم کو شمار ہی نہیں کرتے جیسے کوئی لائق شاگرد اپنے جلیل القدر استاذوں کے سامنے اپنے علم کا اظہار سوے ادبی سمجھتا ہے، اور حقیقۃً تمام مخلوقات کا علم خالق جل جلالہٗ کے علم کے موازنہ میں مثل لاشئ کے ہے تفسیر "خازن" میں "تفسیر کبیر" سے نقل کرتے ہیں:

"ان الرسل علیهم السلام لما علموا أن اللّٰه تعالیٰ عالم لا یجهل و حلیم لا یسفه و عادل لا یظلم علموا أن قولهم لا یفید خیراً و لا یدفع شراً فرأوا لأدب فی السکوت وتفویض ألا مر اِلی اللّٰهِ تعا لیٰ عدله فقالوا لا علم لنا"

یعنی جب انبیاے کرام علیہم السلام نے یہ ملاحظہ کیا کہ اللہ تعالیٰ عالم ہے جاہل نہیں ہے اور حلیم ہے سفیہ نہیں ہے، عادل ہے ظالم نہیں تو پھر ہمارا کہنا کسی خیر کا افادہ اور شر کو دفع نہیں کرے گا تو انھوں نے سکوت میں اور اللہ تعالیٰ کی طرف تفویض کرنے میں

ادب مدنظر رکھ کر کہا کہ ہم کو علم نہیں۔لیکن مولوی صاحب آپ نے یہ نتیجہ نکال لیا کہ ان کو علم ہی نہیں کتنی خود مطلبی ہیں۔شرم! شرم!! شرم!!!۔

دیو بندی: ہمارے فاضل مخاطب کے پاس کوئی دلیل تو مسئلہ علم غیب میں نہیں ہے۔لہٰذا وہ مجبور ہیں کہ اسی طرح ادھر ادھر کی باتوں میں اپنا وقت پورا کر دیا کریں۔کبھی کسی پر کوئی افترا کر دیا، کبھی کسی کو گالیاں دیدیں۔بس ان کا یہی سرمایہ ہے۔

شیر سنت: **بزرگو!** یہ آپ نے خوب اندازہ کر لیا ہے کہ مولوی صاحب میرے سوالات کے جوابات دینے سے بالکل عاجز ہیں اور دفع الوقتی کر رہے ہیں۔مناظرہ کے تین دن کسی صورت سے پورے کرنے چاہتے ہیں اور جہاں بے گھاٹ پھنس جاتے ہیں۔فوراً اپنی شرمندگی مٹانے کے لیے دلیل کا مطالبہ کرنے لگتے ہیں۔لیکن مجھے دلائل پیش کرنے کی تو ضرورت نہیں تھی کہ مولوی صاحب اپنے دلائل سے اپنا مدعیٰ ثابت نہ کر سکے، تو میرا مدعیٰ نہایت زبردست طریقہ سے ثابت ہو گیا۔مگر چوں کہ سنی بھائیوں کے ایمان کی اور تازگی ہوگی، اس لیے میں بھی بطور نمونہ کے چند آیات واحادیث پیش کرتا ہوں۔"مشکوٰۃ شریف" میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے۔جس میں ہے کہ میرا رب نہایت اچھی تجلّی کے ساتھ مجھ پر جلوہ فرما ہوا، مجھ سے پوچھا **اے محبوب!** فرشتے آپس میں کس بات پر بحث کر رہے ہیں۔میں نے عرض کی مجھے نہیں معلوم:

" فرأيته وضع كفه بين كتفي حتّٰى وجدت بردأنا مله بين ثديي فتجلى لی كل شئ وعرفت"

یعنی میں نے دیکھا کہ میرے رب جلّ جلالہ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دیا، تو میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی تو اس کی برکت سے ہر چیز مجھ پر ظاہر ہوگئی اور میں نے ہر شے کو پہچان لیا۔اور عبدالرحمٰن ابن عائش رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ مروی ہیں "فعلمت ما فی السمٰوٰت و الأرض"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

یعنی جو کچھ زمینوں اور آسمانوں میں ہے میں نے جان لیا۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت میں ''اشعۃ اللمعات'' میں فرماتے ہیں:

''پس دانستم ہر چہ در آسمانہا و ہر چہ در زمین بود عبارت است از حصول تمامہ علوم کلّی و جزوی و احاطۂ آں۔''

یعنی اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تمام کلی و جزوی علوم سب مجھے حاصل ہو گئے اور میں نے ان کا احاطہ فرمالیا۔ لیجیے مولوی صاحب اب بھی حضور کے ایسے علم پر ایمان لائیے گا یا نہیں؟۔

دیوبندی: مولوی صاحب آپ نے اپنا دعویٰ ثابت کرنے کے لیے جو حدیث پڑھی ہے اگر چہ از روئے شرائط مناظرہ مجھ کو اس کے جواب دینے کی ضرورت نہیں کہ یہ کوئی نص قطعی نہیں ہے۔ اور شرائط میں کتب عقائد و نصوص قطعیہ کا پیش کرنا طے ہو چکا ہے۔ مولوی صاحب اس کے متعلق کہتا ہوں کہ یہ حدیث کس زمانہ کی ہے۔

شیر سنت: **مسلمانو!** تم نے دیکھ لیا کہ مولوی صاحب اس حدیث کا جو اب تو کچھ بھی نہ دے سکے اور صرف یہ کہہ کر ٹال دینا چاہتے ہیں، کہ یہ نص قطعی نہیں ہے اور یہ کہتے ہیں کہ اس کا زمانہ بتا دو۔ مولوی صاحب کا مقصد یہ ہے کہ چوں کہ اس حدیث سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کا علم غیب ثابت ہوا جاتا ہے۔ لہٰذا اس میں کوئی نہ کوئی اعتراض پیدا کر دو تا کہ حضور کا علم ثابت نہ ہونے پائے۔ لہٰذا خارج از بحث شروع کرتے ہیں تا کہ زمانے کے بحث میں لوگ اس حدیث کا مضمون بھول جائیں۔ مولوی صاحب یہ کوئی بحث کی بات نہیں کہ جو زمانہ آپ بتا دیں گے وہ ہی ہم مان لیں گے۔ اب خارج از بحث باتوں میں وقت پورا نہ کیجیے۔

دیوبندی: مہربانم! معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث معراج ہے اور یہ شب معرا

ج میں پیش آیا اور معراج ہجرت سے بھی پہلے ہے۔ لہٰذا یہ وفات شریف سے بہت پہلے ہوئی اور آپ خود اس زمانہ میں حضور کا علم غیب نہیں مانتے تو حدیث آپ کے مذہب کے مخالف ہوئی۔

شیر سنت: مولوی صاحب ان باتوں سے آپ کا مقصد پورا ہوتا نظر نہیں آتا۔ پہلی حدیث کا حاشیہ لکھتا ہوں:

"ظاهر هذا الحديث ان هذه الروية فى النوم فلا يحتاج إلىٰ تاويل"

یعنی اس حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ یہ دیکھنا خواب میں تھا تو اس میں کسی تاویل کی حاجت نہیں اور یہی مضمون دوسری حدیث کے حاشیہ پر ہے۔ اور اگر ہم اس کو تسلیم کر لیں کہ یہ واقعہ معراج شریف میں ہوا تو کیا استحالہ لازم آتا ہے۔ رہی یہ بات کہ ہم ہجرت سے قبل حضور کے علم غیب کے قائل نہ ہوں یہ بالکل غلط ہے۔ لیجیے اور حدیث سنیے:

"عن ثوبان قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم أن اللّٰه زوى لى الأرض فرأيت مشارقها و مغاربها"

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا۔ یہاں تک کہ میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھ لیا۔ مولوی صاحب اب آپ علماے دیوبند کے عقائد کفریہ سے توبہ کر لیجیے۔

دیوبندی: ہمارے فاضل مخاطب کی دلیری ملاحظہ ہو کہ یہ نصوص قطعیہ نہیں کتب عقائد و نصوص قطعیہ کے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔

شیر سنت: مولوی صاحب آپ اگر حدیثیں پیش کریں تو وہ نصوص قطعی ہو جائیں اور اگر ہم پیش کریں تو اس پر اعتراض آپ بیکار باتوں میں وقت ضائع نہ کریں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ خارج از بحث باتیں کرنا مناسب نہیں آپ کے پاس اگر ان حدیثوں کا جواب ہوتو پیش کیجیے اور سنیے۔ بخاری و مسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

"قام فینا رسو ل اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مقاماً ما ترک شیئاً یکو ن فی مقامہ ذٰلک اِلٰی قیا م الساعۃ اِلَّا حدث بہ"

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلٰی الہ وسلم ایک بار ہم میں کھڑے ہوئے تو قیامت تک جو چیز اپنے مقام میں ہونے والی تھی سب کا بیان فرمایا۔ بولیے اب بھی
حضور کے لیے ما کان وما یکون کا علم آپ مانتے ہیں یا نہیں؟ مولوی صاحب اگر کچھ ۴۲۵
ہمت ہے تو ان حدیثوں کا جواب دیجیے۔

دیو بندی: **میرے محترم!** نص قطعی کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ وہ قرآن پاک کی آیت ہو۔ دوسرے یہ کہ کوئی ایسی حدیث ہو جس کے راوی اتنے ہوں کہ اس کے فرمان رسول ہونے میں کسی قسم کا شبہ نہ رہے۔ آپ نے نہ کوئی آیت پیش کی نہ کوئی حدیث متواتر اور میں نے ابھی تک کوئی حدیث دلیل میں پیش نہیں کی۔ ہاں آیت کی تائید میں ضرور پیش کی ہے۔ **اب مجھ سے چھٹی آیت سنیے:**

"وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی ھٰذَاالْوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ قُلْ اِنَّمَاالْعِلْمُ عِنْدَاللّٰہِ وَاِنَّمَا اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ"

یہ کفار کہتے ہیں کہ بتاؤ یہ وعدہ کب ہوگا کہہ دیجیے اس کا علم اللہ ہی کو ہے میں تو بس ڈرانے والا ہوں، بیان کرنے والا ہوں۔ حضرات میں چھ آیتیں پیش کر چکا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ مولوی صاحب کوئی نص قطعی پیش کریں۔

شیر سنت: **مسلمانو!** تم نے دیکھ لیا کہ میرے سوالات کا جواب ابھی تک مولوی صاحب نے نہیں دیا ہے اور ایک غیر متعلق بات نص قطعی کی بحث شروع کر دی،

تا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کسی طرح علم غیب ثابت نہ ہونے پائے مولوی صاحب ابھی آپ نے کیا دیکھا ہے ان شاء اللہ دلائل کے دریا بہادوں گا۔ لیجیے نص قطعی بھی لیجیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْماً" **اے محبوب!** تم کو اللہ نے سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ "تفسیر جلالین میں" ہے "**أيِّ من الأحكام والغيب**" یعنی غیب اور احکام، لیجیے، مولوی صاحب! اب اس پر تو ایمان لائیے۔ اور اپنے پیشواؤں کے اقوال کفریہ کو چھوڑ کر اب مسلمان ہو جائیے۔ اب رہی وہ آیت جو آپ نے پیش کی ہے وہ ہمارے
۴۲۶ خلاف نہیں چوں کہ ایسی آیتوں کے جواب جن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلٰی الہ وسلم
کے علم کی نفی ہو تمام مفسرین و علماے امت نے ان کی صحیح مراد ظاہر فرما دی ہے۔ (دیکھیے "تفسیر کبیر، تفسیر خازن، مدارک، تفسیر نیشاپوری، شرح شفا شریف، فتاویٰ حدیثیہ، نسیم الریاض" وغیرہ) کسی نے کہا کہ علم ذاتی کی نفی ہے۔ کسی نے کہا علم بے واسطہ کی نفی ہے۔ کسی نے کہا علم استقلالی کی نفی ہے۔ لہٰذا باوجود ایسی تصریحات کے ہو تے ہوئے پھر ایسی آیات کا پیش کرنا شان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلٰی الہ وسلم کو گھٹانا ہے۔ مولوی صاحب آپ ایسی تو ہینوں سے توبہ کیجیے (اس دن اسی تقریر پر مناظرہ ختم ہو گیا)۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شنبہ کو مناظرہ اس طرح شروع ہوا

دیوبندی: آپ حضرات کو معلوم ہے کہ مناظرہ محض مسئلہ علم غیب کے تصفیہ کے لیے ہوا تھا اور یہ امر بھی طے ہو چکا ہے کہ جو مسئلہ علم غیب سے باہر قدم نکالے گا اس کی شکست مانی جائے گی۔ **تو میرے محترم بزرگو!** یہ اقراری شکست ہمارے مقابل کو پہلے روز ہی سے ہو رہی ہے۔ ان کی کوئی تقریر ایسی نہیں ہوتی جس کا نتیجہ مبحث سے نکل جانا نہ ہو ہاں کل چلتے وقت ایک آیت پڑھی تھی جس کے متعلق ایک یہ سوال ہے کہ یہ آیت کس زمانہ میں نازل ہوئی۔

شیر سنت: معزز حضرات یہ آپ کل سے دیکھ رہے ہیں کہ اگر مسئلہ علم غیب کا تصفیہ منظور ہے تو صرف مجھ کو ہے اور مولوی صاحب تو مسئلہ علم غیب کی بحثوں سے کوسوں دور بھاگنا چاہتے ہیں، چنانچہ آپ خوب دیکھ چکے ہیں کہ مولوی صاحب علم غیب کے متعلق ابھی تک کوئی عقیدہ متعین نہ کر سکے۔ جب مولوی صاحب اپنے بڑوں کا مسئلہ علم غیب کے متعلق عقیدہ مانتے ہیں تو ان کے تمام کفریات ان پر وارد ہوئے۔ یہ تمام بحثیں مسئلہ علم غیب سے مولوی صاحب کے نزدیک خارج۔ مولوی صاحب علم شعر کو پیش کریں، تو وہ مسئلہ علم غیب میں داخل ہے اور اگر میں اسی علم شعر پر بحث کروں تو وہ مبحث سے خارج ہو جائے۔ مولوی صاحب اگر علم خمسہ وقیامت میں بحث کریں تو مبحث میں داخل اور اگر ہم اسی علم خمسہ وقیامت پر سوالات کریں تو مبحث سے بے تعلق ہو جائیں اور میرے سوالات (جو علم شعر وعلم خمس پر ہوں) نہایت بے دردی سے یہ کہہ کر ٹھکرا دیے جائیں کہ یہ سب خارج از بحث ہیں ان کے جواب دینے کی مجھ کو ضرورت نہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ میں نے جو علم غیب کے ثبوت میں آیات واحادیث پیش کرنی شروع کر دیں تو وہ شرائط مناظرہ کے خلاف ہو گئیں۔ تو اب میرے محترم بزرگو آخر مسئلہ علم غیب کی کس چیز

سے بحث کی جائے کہ وہ داخل مبحث رہے کیوں کہ اس کے عقیدہ پر بحث وہ خارج از بحث اس کے دلائل پر بحث خارج از مبحث تو پھر داخل مبحث کیا چیز رہ گئی۔ اب میں آپ کو مولوی صاحب کی بحثوں کا خارج از مبحث ہونا دکھاؤں؟۔

(۱)......تمامی نزول قرآن کی بحث۔

(۲)......ہمارے استاذ العلما کا قول پیش کرنا۔

(۳)......"الیوم أکملت لکم دینکم" کی آخری آیت ہونے کی بحث۔

(۴)......اپنے عقیدہ بدون متعین کیے ہوئے اپنے بڑوں کے سلاموں پر بحث۔

(۵)......اعلی حضرت رضی اللہ عنہ پر الزامات۔

(۶)......نص قطعی کی بحث۔

(۷)......ہر ایک آیت وحدیث کے زمانہ کی بحث وغیرہ وغیرہ۔

پھر مسلمانو! ذرا انصاف سے کہنا کہ مبحث سے کون بھاگتا ہے اور کس کا قدم مسئلہ علم غیب کی بحث سے باہر نکلا، اور کس کے حق میں شکست مانی جائے۔ اب مولوی صاحب مجمع نے خوب احساس کر لیا ہے کہ سوالوں کا ہضم کرنا، اور کسی سخت ضرب پر خاموش ہو کر دوسری کروٹ بدلنا یہ وہ باتیں ہیں کہ مشکل سے جناب نے اس کمال کو پہنچائیں ہیں کہ ہر شخص آپ کے داؤ میں آ جاتا ہے۔ اور پھر یہ کہہ دینا (کہ ہمارا مقابل مبحث سے نکلنا چاہتا ہے) کتنی حیاداری کی زبردست دلیل ہے۔ میں نے جب حدیثیں پیش کی تھیں تو مولوی صاحب نے اس کے متعلق یہ کہہ کر ٹال دیا، کہ نصوص قطعیہ سے نہیں۔ پھر میں نے نص قطعی پیش کی تو اس پر یہ کہہ دینا، کہ یہ کس زمانہ میں نازل ہوئی مولوی صاحب مناظرہ علم غیب پر ہے یا اس پر کہ فلاں آیت کب نازل ہوئی فلاں حدیث کس وقت کی ہے۔ میں ایسی خارج از بحث باتوں کو بہت بری نظر سے دیکھتا ہوں آپ کو جواب دینے کا حوصلہ ہو تو جواب دیجیے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

دیوبندی: کل اور پرسوں کی بحثوں میں کسی آیت وحدیث کی یہ تحقیق کہ وہ کس وقت نازل ہوئی اور کیوں نازل ہوئی اور مفسرین ومحدثین نے اس کی بابت کیا لکھا ہے۔ یہ سب میرے ہی حصہ میں ہے لیجیے یہ آیت تقریباً سات برس قبل وفات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم سے نازل ہوئی اور آپ کا دعویٰ ۸۱ روز پیش تر کا ہے۔ لہٰذا یہ آیت بھی آپ کے دعویٰ کے لیے مفید نہیں علاوہ بریں اگر یہ آیت علم محیط ثابت کرنے کے لیے کافی ہے تو کہیں آپ کفار کے لیے علم غیب ثابت نہ کردیں کہ ایسے ہی الفاظ قرآن عزیز میں یہود کے متعلق وارد ہیں "وَعُلِّمْتُمْ مَالَمْ تَعْلَمُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاءُ کُمْ" اور سکھلا دیا تم کو جو نہیں جانتے تھے تم اور تمہارے باپ دادا مجھے اس آیت کے متعلق بہت کچھ کہنا تھا لیکن سردست اتنا ہی کافی سمجھتا ہوں۔

شیر سنت: مولوی صاحب! واقعی ایسی خارج از بحث باتوں میں بحث کرنا، اپنا اور دوسروں کا وقت ضائع کرنا اور اس پر فخر کرنا میں بھی اور تمام حاضرین بھی کہتے ہیں کہ یہ آپ کے ہی حصہ میں ہے ہم ایسی بحثوں کو مناظرہ کی غرض سے بالکل غیر مفید سمجھتے ہیں۔ اب رہا آپ کا اعتراض کہ دعوے تمامی نزول قرآن تک کا ہے اور اس دلیل میں اس سے قبل ثابت ہو رہا ہے۔ تو کیا اس سے یہ مٹ گیا کہ حضور کو ما کان وما یکون کا علم حاصل نہیں۔ مولوی صاحب کیا کلام اللہ میں احکام مکرر نازل نہیں ہوئے ہیں اور کیا آیات مکرر نازل نہیں ہوئیں۔ ضرور ہوئیں یہاں تک کہ علمانے تو کئی سورتوں کا مکرر نزول بتایا تو پھر آپ کو اعتراض کا کیا موقع ہے ورنہ جس طرح آپ علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کا انکار کرتے ہیں اسی طرح ان آیات کے کلام الٰہی ہونے کا بھی انکار کیجیے پھر آپ کا آیت کریمہ: "عُلِّمْتُمْ مَالَمْ تَعْلَمُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاءُ کُمْ" کو پیش کرنا انصاف کا خون کرنا ہے۔ اس لیے کہ میں نے: "عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ" کی "تفسیر جلالین شریف" سے ان الفاظ کے ساتھ نقل کی تھی "من الأحكام والغيب" یعنی اے محبوب! جو کچھ شریعت کے احکام اور جو کچھ غیب تم کو معلوم نہ تھے

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

سب ہم نے تمھیں بتادیے تو کیا کسی مفسر نے: "عُلِّمْتُمْ مَالَمْ تَعْلَمُوْا" میں بھی یہود کے لیے علم غیب ثابت کیا ہے۔ چہ جائے کہ غیب کا محیط علم۔ میرے محترم بزرگو! تم نے دیکھا کہ میں نے " عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَم " باوجودے کہ ایک مختصر تفسیر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کے علم غیب کے متعلق نقل کی تھی۔

اب اسی آیت کریمہ کے متعلق دوسری تفاسیر پیش کرتا ہوں۔ تفسیر بیضاوی: " **من خفيات الأمور أو من أمور الدين والشرائع**" تفسیر مدارک:

"وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ" مِنْ أُمُوْرِالدِّيْنِ وَالشَّرَائِعِ وَمِنْ خَفِيَّاتِ الْأُمُوْرِوَضَمَائِرِالْقُلُوْبِ" تفسیر خازن: "**وقيل علمک من علم الغيب ما لم تكن تعلم وقيل معناه وعلمک من خفيات الأمور وأطلعک على ضمائر القلوب**"

ان عبارات کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کو اپنے فیض سے احکام شرع اور امور دین اور علوم غیب و پوشیدہ باتیں و دلوں کے بھید جو حضور نہیں جانتے تھے تعلیم فرمائے۔ مولوی صاحب میں نے تو اس آیت کا مطلب ان تفاسیر کے اعتبار سے عرض کیا تھا مگر آپ نے **اللہ اکبر!** حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم گھٹانے کے لیے " وعلمتم ما لم تعلموا" کا اپنے دل سے نیا مطلب گڑھ کر اس آیت کے ساتھ معارضہ پیش کردیا۔ اب ذرا غور کرکے فرمائیے کہ آپ کا کفار کے لیے علم غیب ثابت کرنے کا الزام مجھ پر ہی نہیں ہوا۔ بلکہ ان مفسرین کرام پر ہوا، اور اگر آپ کا وہ کلام "یعنی میں جو کچھ کہتا ہوں وہ مفسرین کرام کا کلام ہوتا ہے میں اپنی طرف سے کسی آیت کا مطلب بتانا حرام سمجھتا ہوں"۔ صحیح مان لیا جائے کہ آپ بھی ان تفاسیر کو ضرور مانتے ہیں تو وہ یقیناً آپ ہی کے سر پڑا۔ اب مولوی صاحب آپ کے دو راستے ہیں یا تو مفسرین کے ان اقوال سے انکار کیجیے اور صاف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

File E:\sssssssss\layour.tif not found.

طریقہ سے یہ کہہ دیجیے کہ یہ تفاسیر بالکل غلط ہیں۔ تاکہ آپ کا اعتراض صحیح ہو جائے ورنہ اپنا اعتراض اپنے ہی سر پر ماریئے کہ بہ اتباع مفسرین آپ بھی اس کے قائل ہوئے مولوی صاحب آپ اس کا جواب دیجیے۔

دیوبندی : مولوی صاحب چھ آیتیں میں اس سے قبل اپنے مدعی کے اثبات میں پیش کر چکا ہوں ساتویں آیت اور پڑھتا ہوں جس سے نہایت واضح طریقہ سے ثابت ہو جائے گا کہ ''جمیع ما کان و ما یکون'' حضور کو ثابت نہیں ہوتے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض چیزوں کا علم اپنی ذات کے لیے خاص فرما لیا ہے اور مخلوق میں سے کسی کو اس کا علم نہیں عطا فرمایا: '' وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ ''(انعام) اسی کے علم میں ہیں مفاتیح غیب نہیں جانتا۔ ان کو اس کے سوا کوئی۔ اس آیت کی تفسیر گویا خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم بیان فرماتے ہیں:

'' مفاتح الغیب خمسة لا یعلمها اِلا اللّٰہ اِن اللّٰہ عندہ علم الساعة ''**الا یہ رواہ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ عنہ** ''

یعنی ''مفاتیح الغیب'' پانچ چیزیں ہیں جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اللہ تعالیٰ ہی کو قیامت کا علم ہے (اور باقی چاروں باتیں لقمان والی آیت کی) اور اصول تفسیر کا یہ مسئلہ ہے، کہ جس آیت کریمہ کی تفسیر خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم سے مروی ہو تو اس کے مقابلہ میں کوئی تفسیر مسموع نہ ہوگی اس کے مقابل تمام تفاسیر ٹھکرا دی جائیں گی اور حضور کے بعد صحابہ کی تفسیر ہے اس کے مقابلہ میں غیر صحابہ کی تفسیریں اعتبار کے قابل نہیں ہوں گی۔ چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ''مفاتیح غیب'' سے وہی پانچ چیزیں مراد لیتے ہیں۔ جو لقمان والی آیت میں مذکور ہیں (درمنثور) اسی کے قریب قریب الفاظ میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تفسیر ہے۔ جب اس آیت کی ایسی تفاسیر ثابت ہو گئیں تو اب کسی مدعی اسلام کو سرتابی کرنے کے لیے گنجائش

باقی نہیں رہی۔ اب جس کا جی چاہے سرکار ابد قرار آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کا سچا غلام اور صحابہ کا سچا متبع بن کر نجات ابدی حاصل کرے اور جس کا جی چاہے آنکھیں بند کر کے جہنم کا راستہ لے اللہ کی حجت تمام ہو چکی، و **الحمد للہ ذالک** .

شیر سنت : **مولوی صاحب تعجب ہے!** کہ جب ان چھ آیتوں سے آپ کا مدعا ثابت نہ ہو سکا اور انھیں آیتوں سے آپ کے مدعی کا کافی رد ہو گیا تو پھر ان کو اپنی سند میں شمار کیے جانا کتنی بڑی ناانصافی ہے مثلاً پہلی آیت: '' وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهٗ '' سے جب آپ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کے لیے علم شعر کی نفی ثابت نہ کر سکے اور کسی تفسیر سے آپ علم شعر کی نفی اس آیت کریمہ میں مراد ہونا نہ دکھا سکے (اور ان شاء اللہ نہ قیامت آپ دکھا سکیں گے) تو اب یہ آیت آپ کی دلیل کس طرح ہو گئی یا کم از کم جن مفسروں نے اس آیت سے ملکہ کی نفی ثابت کی۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے علم شعر مانا آپ ان کا رد کرتے تو پھر اس آیت کو آپ اپنی پہلی دلیل شمار کر سکتے تھے۔ اور جب آپ کسی طرح اپنا مدعا (یعنی علم شعر سے حضور کی نفی) اس آیت سے ثابت نہ کر سکے اور نہ آئندہ کبھی کر سکیں گے تو آپ کا اس آیت کریمہ کو یہ کہے جانا کہ میری پہلی دلیل '' وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ '' **الا یة** ہے کیا مسلمانوں کو دھوکہ بازی اور اپنی چال بازی کا بین ثبوت نہیں ہے۔

معزز حاضرین! یہ تو مولوی صاحب کی پیش کردہ پہلی آیت کے متعلق مختصر اعتراض کیا گیا اب میں مولوی صاحب کی پیش کردہ باقی پانچ آیتیں تو وہ بھی اسی طرح ان کے مدعا کے بالکل خلاف ہیں جن کا تفصیلی بیان ہر ایک کی جگہ پر ہم نے پیش کیا ہے پھر ان کو بھی اپنے دلائل میں شمار کیے جانا مولوی صاحب کی حیا داری ہے۔ لہٰذا مولوی صاحب اب آپ کو یہ کہنا چاہیے کہ میری مثبتِ مدعی اب پہلی آیت '' وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ '' ہے۔ کیوں کہ جب میں نے اس کے متعلق ابھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

کچھ کہا ہی نہیں ہے۔تو آپ کے ذہن میں اگر آپ کا مدعا ثابت کرنے والی ہے۔تو یہ ایک آیت ہے اگر اس کے بعد کوئی اور آیت پیش کرنی ہو تو اس کے اعتبار سے البتہ یہ پہلی ہو جائے گی یہاں تک تو آپ کے مغالطہ کی حقیقت تھی۔

اب سنیے! اس آیت کے متعلق بھی۔مولوی صاحب ان پانچوں باتوں کا علم اللہ تبارک وتعالیٰ کو یا ذاتی (جو خود بخود حاصل ہو اور کسی کی عطا کا اس میں بالکل دخل نہ ہو اور بہ مقتضائے ذات ہو) ہوگا یا عطائی (جو بہ مقتضائے ذات نہ ہو اور عطا سے حاصل ہو) تو اللہ عزوجل کو ان پانچوں چیزوں کا علم عطائی تو ہو نہیں سکتا کہ یہ بے شمار کفریات کو ۴۳۳ مستلزم ہے۔تو یقیناً ذاتی ہوا۔لہٰذا آیت کا مطلب یہ ہوا کہ ان پانچ باتوں کا علم غیب ذاتی خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔تو یہ مولوی صاحب ہمارا ایمان ہے۔چنانچہ ہمارے نزدیک جو شخص کسی غیر خدا کے لیے عام ازیں کہ وہ انبیا ہوں، یا ملائکہ ہوں، یا اولیا ہوں کسی ادنیٰ سے ادنیٰ چیز کا علم غیب ذاتی ثابت کرے گا تو قطعاً کافر ہے۔لیکن انبیا علیہم السلام کو جو علم غیب ثابت کیا جاتا ہے وہ علم غیب عطائی ہے۔لہٰذا اس پر آپ کا یہ کہنا کہ ان پانچوں باتوں کا علم مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں فرمایا۔ایک ایسی بات ہے جس کا آپ کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔اب رہی آپ کی بخاری شریف کی حدیث، یا حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اقوال ان کا بھی یہی مطلب ہے کہ ان غیوب خمسہ کو ذاتی طریقہ سے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ورنہ ان پانچوں کا علم خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے اپنے لیے بیان فرمایا ہے۔لیجیے آپ ایک ایک کو سنتے جایئے۔

(۱) مینہ کا برسنا

''مشکوٰۃ شریف'' **باب العلامات بین یدی الساعة** میں نواس ابن سمعان سے ایک طویل حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کے یہ الفاظ مروی ہیں " **ثم یرسل الله مطرا لایکن منه بیت مدر ولا وبر** "جس سے صاف ظاہر ہے کہ بعد فتنہ یاجوج ماجوج کے اللہ تعالیٰ ایک ایسا مینہ بھیجے گا جس سے کسی شہر یا گاؤں کا کوئی مکان خالی نہ رہے گا۔دوسری حدیث اسی کے " **باب لاتقوم الساعة الا علی شرار الناس** " میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ ۴۳۴ مروی ہیں " **ثم یرسل الله مطراً کانه الطل فینبت منه أجساد الناس** " یعنی (سب آدمیوں کے مرنے کے بعد) اللہ تعالیٰ مینہ بھیجے گا گویا کہ وہ شبنم ہے۔پس اس مینہ سے آدمیوں کے جسم اگیں گے، تفسیر ''عرائس البیان'' میں تو اسی آیتِ کریمہ کے تحت میں اولیاے کرام کے لیے بھی ثابت کیا ہے۔عبارت یہ ہے:'' **ولکن کثیراً ماسمعت من أولیاء یقول یمطر السماء غداً أو لیلاً فیمطر** " یعنی میں نے اولیا سے یہ بہت سنا ہے کہ کل کو مینہ برسے یا رات کو پس برستا ہے اسی روز کہ جس روز کی انھوں نے خبر دی ہے۔ان دو حدیثوں سے خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کے لیے اور اس تفسیر سے اولیاے کرام کے لیے بھی انھیں پانچوں چیزوں سے مینہ برسنے کا علم ثابت ہو گیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found. File E:\ssssssss\layour.tif not found.

(۲) اس کا علم کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے

اس کی خبر بھی حضور سے ثابت ہے۔ چنانچہ سیکڑوں برس پہلے امام مہدی کی خبر دینا اور ایک حدیث کل کے بیانوں میں پیش کی تھی کہ حضور نے ام الفضل سے فرمایا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے لڑکا پیدا ہوگا۔ معزز حضرات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کو اس کا علم ہونا انھیں حدیثوں سے ثابت ہو گیا۔ بلکہ حضور کی بدولت آپ کے خدام کو حاصل ہے۔ چنانچہ تاریخ الخلفا میں حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ
۴۳۵ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت انھیں بتادیا کہ اے میری بیٹی مجھے تیرا مالدار ہونا بہت پیارا ہے۔ اور غریب ہونا بہت ناگوار۔ اس درخت کھجور سے اب تک جو کچھ تم نے فائدہ اٹھایا ہے وہ تمھارا تھا۔

” وانما هو اليوم مال وارث وانما هو اِخواک و أختاک فا قسموه على كتاب اللّٰه فقالت يا أبتِ لو كان كذا و كذا لتركته اِنما هى أسماء فمن الأخرى قال ذوبطن اِبنة خارجة أراها جاريه“

یعنی لیکن میرے بعد یہ مال وارثوں کا ہے۔ اور تمہارے وارث صرف دونوں بھائی اور دونوں بہنیں ہیں۔ اس کو شرع کے موافق تقسیم کر لینا حضرت صدیقہ نے فرمایا ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن میرے تو صرف ایک بہن اسما ہی ہیں آپ نے دوسری کون سی بتادی فرمایا ایک تو اسما ہیں دوسری بہن اپنی ماں کے پیٹ میں ہے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ لڑکی ہے۔ تو ام کلثوم پیدا ہوئیں کہ دوسری روایت میں ”فولدت ام کلثوم“ آیا ہے۔ لہٰذا اچھی طرح ثابت ہو گیا کہ یہ علم بھی حضور کو حاصل ہے۔

چوں کہ میرا وقت ختم ہو چکا ہے اس لیے باقی تین امور پھر پیش کروں گا۔

دیوبندی : محترم اس وعظ گوئی سے کام نہیں چلتا ہے۔ کیا آپ نے اس کو جامع مسجد یا حافظ شوکت حسین صاحب کا مکان مقرر کر رکھا ہے۔ کیا آپ اس وعظ سے حاضرین پر اثر ڈالنا چاہتے ہیں کہ وہ متاثر ہو کر میرے دلائل کو بھول جائیں اور آپ کیا اپنی اس آواز کے بلند ہونے پر اپنا غلبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ان تمام بھاگنے کی چالوں کو چھوڑ کر میری دلیلوں کا رد کیجیے یہاں کی پبلک ایسی جاہل نہیں ہے کہ آپ کے داؤں میں آجائے۔ اور میرے سوالات اسی پردہ میں لاجواب رہ جائیں۔ (اور ایسی ہی لغو باتوں میں اپنا وقت پورا کر دیا)

شیر سنت : *حضرات گرامی!* اپنی پہلی تقریر کا بقیہ عرض کرتا ہوں ۴۳۶

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۳) کل کی بات کا علم

ایک حدیث تو اس مضمون کی کل پیش کر چکا ہوں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے جنگ خیبر میں فرمایا کہ میں کل ضرور یہ جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عنایت کرے گا دوسری حدیث ''مشکوٰۃ'' میں وہ ہے۔ جو ہر خاص و عام کی زبان پر ہر وقت جاری ہے۔

کہ حضور فرماتے ہیں:[۱] حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زمین پر اتریں گے پھر نکاح کریں گے اولاد ہوگی پینتالیس ۴۵ ر سال ٹھہر کر انتقال کریں گے اور میرے ساتھ قبر میں دفن کیے جائیں گے تیسری حدیث ماثبت بالسنة[۲] میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے فرمایا کہ میری ہجرت کے ساٹھویں سال حسین قتل کیے جائیں گے۔ مولوی صاحب دیکھئے ان حدیثوں میں کتنے روشن طور سے ثابت ہوگیا۔ کہ حضور کو یہ علم بھی حاصل ہے۔

---

[۱] قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم . ينزل عيسى ابن مريم الى الأرض و يتزوج ويولد له ويمكث خمسا وأربعين سنة ثم يموت فيدفن معى فى قبرى .'' الحديث''.

[۲] قال رسول اللّٰه يقتل الحسين على راس ستين سنة من مهاجرى "رواه الطبرانى"۔

(۴) اس کا علم کہ کون کہاں مرے گا

اس کے متعلق بھی ایک حدیث تو کل سنا چکا ہوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے فرمایا کہ فلاں یہاں قتل ہوگا اور فلاں کی قتل گاہ یہ ہے۔ دوسری حدیث شریف حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کہ اس میں ان کی وفات اور دفن کو بیان کر دیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

(۵) قیامت کا علم

اس کے متعلق ''تفسیر کبیر'' پیش کر چکا ہوں اور دیگر کتب میں ہمارے علما اس کو بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ثابت کرتے ہیں ۔ چنانچہ تفسیر ''روح البیان'' میں نہایت صاف الفاظ میں لکھتے ہیں:

''أن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یعرف وقت الساعۃ باعلام اللّٰہ تعالیٰ''

یعنی بے شک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے واقف ۴۳۹
کرنے سے قیامت کا وقت پہچانتے تھے۔ اور کتاب ابریز میں تو حضور کے خدام کے لیے بھی علم قیامت ثابت کیا ہے۔ عبارت یہ ہے:

''و کیف یخفی علیہ ذلک والأقطاب السبعۃ من أمتہ الشریفۃ یعلمونہا وہم دون الغوث فکیف بسید الأولین والآخرین الذی ہو سبب کل شئی ومنہ کل شيءٍ''

یعنی قیامت کا علم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم پر کیوں کر پوشیدہ رہ سکتا ہے، جب کہ آپ کی امت شریفہ کے ساتوں قطب اس کو جانتے ہیں اور غوثوں کا مرتبہ قطبوں سے بھی بالا تر ہے۔ تو کس طرح اس کے عالم نہ ہوں گے اور سید اولین وآخرین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کے نیاز مند جب اس کے عالم ہیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم پر کیسے پوشیدہ رہ سکتا ہے، کہ حضور تو ہر چیز کا سبب ہیں اور عالم کی ہر شئی کا وجود حضور ہی کی بدولت اور حضور ہی سے ہے۔ مولوی صاحب آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں کسی کو ان کا علم عطا نہیں فرمایا تو ان

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

عبارات کا کیا جواب ہے دیکھیے؟ انھیں پانچوں علموں کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کے لیے کیسی صریح حدیثوں اور تفسیروں سے ثابت کر چکا بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کے صدقے سے حضور کے نیاز مندوں کو بھی انہیں پانچوں باتوں کا علم ثابت ہو گیا۔ اگر اور صاف طریقہ سے دیکھنا منظور ہے تو سنیے۔ کہ اسی ابریز میں ہے کہ شیخ عبد العزیز عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کیا گیا۔ علما ظاہر اس مسئلہ میں مختلف ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کو ان پانچ چیزوں کا علم تھا ۔ جو سورہ ''لقمان'' والی آیت میں ہے:

۴۴۰ ''فقال کیف یخفی أمر الخمس علیہ صلی اللّٰہ علیہ
وسلم و الواحد من أہل التصرف من أمتہ الشریفۃ لایمکنہ التصرف اِلا بمعرفۃ ہٰذہ الخمسۃ''

تو حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا کہ ان پانچوں چیزوں کا علم حضور پر کیسے پوشیدہ رہ سکتا ہے جب کہ ایک صاحب تصرف امتی کو بغیر ان پانچوں کے علم کے تصرف ممکن نہیں۔ **مولوی صاحب!** اب تو آپ کو سرتابی کرنے کی گنجائش نہیں رہی ۔ اب فرمائیے کہ حضور کا سچا غلام اور صحابہ کرام اور امت کے علماے عظام کا سچا متبع کون ہے۔ اور کس نے حضور کے علم گھٹانے کے باعث آنکھیں بند کر کے جہنم کی راہ اختیار کی۔ ہمارا آیت پر اور ان صحابہ کی مراد پر ایمان ہے۔ لیکن اس میں علم عطائی کی نفی مراد نہیں۔ چنانچہ تفسیر ''عرائس البیان'' میں لکھتے ہیں قولہ

''لَا یَعْلَمُھَا اِلَّاھُوَ أی لا یعلم الأولون والأخرون قبل اظہارہ تعالیٰ ذلک لھم''

یعنی آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ظاہر کرنے کے پہلے کوئی نہیں جان سکتا۔ اسی تفسیر میں چند سطر بعد لکھتے ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

قال الجریری" لا یعلمها الا هو ومن یطلعه علیها من صفی وخلیل وحبیب و ولی"

یعنی جریری نے کہا کہ مفاتیح غیب کو کوئی نہیں جانتا مگر اللہ اور وہ شخص جس کو اللہ عزوجل ان پر مطلع کردے خواہ وہ صفی ہو یا خلیل یا حبیب یا ولی۔ کہیے کیا اب بھی آپ یہی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے کوئی مخلوق میں ان کو نہیں جان سکتا۔ بلکہ صاف ظاہر ہوگیا اللہ عزوجل کے اظہار کے بعد اولیا تک کو ان مفاتیح غیب کا علم حاصل ہوجاتا ہے۔ خود حضور کی تفسیر اور عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کی تفاسیر کا بھی یہی مطلب ہے کہ ان کو بغیر اللہ تعالیٰ کے واقف کیے کوئی بالذات نہیں جانتا۔ ورنہ ان ۴۴۱
حدیثوں اور تفسیروں کے متعلق آپ کیا حکم لگاتے ہیں۔ اور یہ جرأت تو آپ ہی کو حاصل ہے کہ ان تفاسیر کو ٹھکرا دیں۔ لہٰذا فرمائیے کہ کیا آپ ان تمام حدیثوں اور تفسیروں کے ٹھکرانے کے لیے تیار ہیں اور کیا آپ خود اللہ تعالیٰ کی تفسیر کو بھی مانتے ہیں یا نہیں؟۔

دیوبندی : **حضرات!** میں نے کہا تھا کہ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کی تفسیر سے جو تفسیریں ٹکرائیں وہ ٹھکرادی جائیں گی ہمارے فاضل مخاطب اس پر اعتراض کرتے ہیں معلوم ہوتا کہ آپ اس تفسیر کو بھی سینہ سے لگائیں گے۔ جو حضور کی تفسیر سے ٹکرائے میرے محترم کیا آپ کے نزدیک خدا اور خدا کے رسول کی تفسیریں دو دو ہیں ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کی تفسیر ہے وہی خدا کی ہے۔ قرآن عزیز نے خود فرمادیا:

"وَمَا يَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰى اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡىٌ يُّوۡحٰى" 102

مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود

گرچہ حلقوم عبداللہ بود

(ٹھکرانے سے جوتی کی ٹھوکر مارنا مراد نہیں)

شیر سنت : **معزز حاضرین!** آپ نے اپنے کان سے سن لیا کہ تفسیریں ٹھکرادی جائیں گی، العیاذ باللہ کیا کہنا تفسیروں کے ساتھ گستاخی نہیں ہے؟ ضرور ہے لیکن مولوی صاحب کا تو مذہب ہی یہی ہے کہ جن تفسیروں سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کے لیے علوم عالیہ ثابت ہوں وہ ٹھوکر مارنے کے قابل ہیں، **اللہ اکبر!** وہ
۴۴۲ مفسرین کرام جو سرکار مدینہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کے اس فرمان "مَنۡ فَسَّرَ الۡقُرۡآنَ بِرَأۡيِهٖ فَقَدۡ كَفَرَ" جس نے قرآن پاک کی تفسیر اپنی رائے سے کی وہ کافر ہوگیا) کو مدنظر رکھتے ہوئے تفسیریں لکھیں تو ان کی تفسیریں حضور کی تفسیر سے کیا ٹکرا سکتی ہیں۔ ہرگز نہیں کیوں کہ جب تک ان کی تفسیر دوسری آیات اور احادیث سے ماخوذ ہوگی تو وہ ہرگز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کی تفسیر سے ٹکرا نہیں سکتی ہاں جب ان کی تفسیر بالرائے ہوگی تو اس کا ٹکرانا ممکن ہے۔ لیکن وہ اس صورت میں کس حکم کے مستحق ہوں گے۔ اور آیا اس حدیث شریف کے مصداق بنیں گے یا نہیں؟۔

مولوی صاحب! اب آپ سے سوال یہ ہے کہ مفاتیح غیب (جن کی تفسیر علوم خمسہ سے کی گئی) کو یہ چند تفسیریں (جو ہم نے پیش کیں) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کے لیے بھی بہ تعلیم الٰہی مان رہی ہیں تو آپ کے نزدیک یہ تفسیریں حضور کی تفسیر سے ضرور ٹکرا گئیں اور یہ صورت جب یہی ہوسکتی ہے کہ ان کی تفسیر بالرائے ہو۔
103 لہٰذا یہ مفسرین کافر ہوئے یا نہیں؟ اور یہ بھی کہیے کہ حضور کا کلام خود اپنے آپ سے ٹکرا گیا کیوں کہ ہم نے کتنی حدیثوں سے یہ ثابت کیا کہ یہ "مفاتیح غیب" حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہیں۔ لہٰذا مولوی صاحب اب تو اقرار کر لیجیے کہ ان علوم خمسہ کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کو حاصل ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کی تفسیر ہے وہی خدا کی تفسیر ہے، تو مولوی صاحب ہماری ان پیش کردہ احادیث میں علوم خمسہ کو حضور نے خود اپنے لیے ثابت فرمایا تو گویا حضور نے یہ تفسیر فرمائی کہ یہ ''مفاتیح غیب'' بہ تعلیم الٰہی مجھ کو حاصل ہیں۔ اور آپ اپنا عقیدہ یہ کہتے ہیں کہ جو حضور کی تفسیر ہے، وہی خدا کی تفسیر ہے۔ لہٰذا اب اللہ تعالیٰ کی تفسیر بھی یہی ہوگئی کہ یہ ''مفاتیح غیب'' میری عطا سے دوسروں کو بھی حاصل ہوجاتے ہیں۔ **تو مولوی صاحب دیکھئے!** جو ہمارا عقیدہ تھا۔ وہ آپ کو بھی زبان سے کہنا پڑ گیا کاش اگر آپ اپنے بڑوں کو چھوڑ کر یہی عقیدہ مان لیں، تو پھر اس مسئلہ میں کوئی جھگڑا ہی باقی نہ رہے لیکن آپ تو کل کی تقریر میں یہ کہہ چکے ہیں کہ خدا نے ان علوم خمس کو نہ کسی کو دیا نہ دے گا۔ تو یا تو آپ اس جملہ کو واپس لے لیجیے ورنہ کوئی ثبوت پیش کیجیے۔ میں اپنے مدعی پر اور دلائل قائم کرتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے '' وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ'' یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم غیب کی باتیں بتانے میں بخیل نہیں۔ ایک حدیث بھی سن لیجیے۔ ''مشکوٰۃ شریف'' میں ہے: ۴۴۳

'' عن أنس أن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم صعد أحداً وأبوبكر وعمر وعثمان فرجف بهم فضربه برجله فقال أثبت أحد فانما عليك نبي وصديق وشهيدان''

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایک روز احد پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ وہ ہیبت سے لرزنے لگا حضور نے ایک ٹھوکر ماری اور کہا رک جا! کیوں کہ تجھ پر ایک نبی اور ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ دیکھئے اس حدیث میں ان علوم خمسہ سے ایک کا علم (یعنی کل کیا کرے گا) حضور کو حاصل ہوگیا کہ حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت کی حضور نے شہادت دی مولوی صاحب اگر ہمت و حوصلہ ہو تو ان

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

کے جواب عنایت ہوں۔

دیوبندی : میں اس دلیل پر اعتراض کرتا ہوں۔

(۱)......اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم غیب پر بخیل نہیں۔ لہٰذا آپ کے نزدیک اس سے کل مغیبات مراد ہیں یا بعض اگر کل مراد ہیں تو آپ خود کیوں کل مغیبات کا علم جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کے لیے نہیں مانتے اور کیوں محدود علم ثابت کرتے ہیں تو اس آیت کو پیش کرنا اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے۔ ۴۴۴

(۲)......آپ کا دعوی ابتداے آفرینش سے دخول جنت ودوزخ تک کا علم جزئیہ وکلیہ محیط آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کو حاصل کرنا ہے۔ لہٰذا اس آیت میں نہ ابتدا کا ذکر ہے نہ انتہا کا تو دلیل دعوے پر منطبق نہیں، اس مرتبہ آپ نے خلاف عادت میری پیش کردہ دلیل کی طرف توجہ کی ہے، اور یہ کہا کہ آیت میں علم ذاتی کی نفی کی گئی ہے نہ عطائی کی۔ میں کہتا ہوں کہ علم عطائی کی بھی نفی ہے۔ بس ہم اس نزاع کا فیصلہ آقاے نامدار مدینہ کے تاجدار کے دربار سے کرائیں۔ لیکن یہ واضح رہے کہ اس دربار کے ناطق فیصلے کے بعد اگر ذرا بھی چون وچرا کی گئی تو بس ٹھکانا جہنم میں ہے۔ (درمنثور میں ہے) کہ ایک شخص نے بنی عامر میں سے حدیث بیان کی:

'' أنه قال يا رسول اللّٰه! هل بقي شئ لاتعلمه قال لقد علمني اللّٰه خيراً وأن من العلم مالا يعلمه اِلا اللّٰه الخمسه أن اللّٰه عنده علم الساعة ''

کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کیا علم میں سے کوئی ایسی بات باقی رہ گئی ہے جس کو آپ نہ جانتے ہوں، حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

کو بہت کچھ خبر سکھائی اور تحقیق ابھی علم میں سے وہ بھی ہیں۔ جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا وہی پانچ چیزیں ہیں اور حضور نے وہی سورہ ''لقمان'' والی آیت تلاوت فرمائی۔ کہیے کیا اس حدیث کے بعد بھی کسی با ایمان کو کوئی گنجائش باقی رہتی ہے۔ کہ وہ یہ کہے کہ علم ذاتی کی نفی مراد ہے نہ کہ عطائی کی۔

شیر سنت: مولوی صاحب آپ کتنا ہی ایڑی چوٹی کا زور لگا کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کے علم کو گھٹائیں لیکن بقول اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ؎

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا
عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

مگر مجھے یہ دیکھنا ہے کہ یہ لغو اعتراضات کہاں تک چلتے ہیں باوجودے کہ قابلیت کا یہ حال ہے کہ مغیبات باوجودے کہ مناظرہ کے پہلے دن پندرہ بیس مرتبہ دریافت کیا گیا تھا لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ پرسوں دریافت کیا گیا تھا کہ کون سا صیغہ ہے اور کس باب سے ہے اور کیا تعلیل ہے لیکن آج تیسرا دن ہے کہ پھر وہی غلط صیغہ زبان پر جاری ہوا۔ مولوی صاحب آپ کے کئی درجن مولوی موجود ہیں ان سے دریافت کر لیا ہوتا یا کسی کتاب ہی میں دیکھ لیا ہوتا، مگر اتنی لیاقت ہو تو دیکھیں۔

خیر اپنے سوال کا جواب لیجیے ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کے لیے بعض علوم غیبیہ ثابت کرتے ہیں۔ لیکن یہ ایسے بعض نہیں ہیں جو بقول اشرفعلی صاحب تھانوی کے جانوروں، پاگلوں کو بھی حاصل ہیں کہ جانوروں، پاگلوں کو علم غیب ہی کب ہے۔ بلکہ وہ بعض علوم غیب ثابت ہیں جو تمام ''ما کان و ما یکون'' کو محیط ہیں۔ ہاں کل علوم غیب اللہ تبارک وتعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں حضور کے علم کو اللہ عزوجل کے

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

علوم سے وہ مناسبت ہے جو قطرہ کو دریا سے ہوتی ہے۔ دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ ہمارے دعویٰ کا اس میں خلاف کب ہے۔ خلاف تو جب ہوتا کہ اس میں حضور کے لیے علم غیب کی نفی ہوتی۔ اب رہا ابتدا وانتہا کا ذکر تو اس آیت میں چوں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کے علم غیب دوسروں کو تعلیم فرمانے کا تذکرہ ہے۔ اس لیے یہاں حضور کے علم کی ابتدا وانتہا کی ضرورت ہی نہیں علاوہ بریں ایک اور جواب یہ ہے کہ کچھ دیر ہوئی کہ آپ خود فرما چکے ہیں کہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کی تفسیر ہے وہ خدا کی ہے اور اس کی آپ نے دو دلیلیں پیش کی ہیں پہلی دلیل یہ ہے: '' وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰى '' اور دوسری دلیل مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کا شعر ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

ان دونوں کی مراد یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم اپنی خواہش سے کچھ نہیں فرماتے بلکہ وہ وحی ہوتی ہے، جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے، کہ ان کا فرمایا ہوا اللہ عزوجل کا فرمایا ہوا ہے۔ لہٰذا میں حدیث پیش کرتا ہوں کہ وہ بقول آپ کے بھی وحی ہے، اور اللہ کا یہی فرمایا ہوا ہے۔ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

'' قام فينا النبي صلى اللّٰه عليه وسلم مقاماً فأخبرنا عن بدء الخلق حتى دخل أهل الجنة منازلهم وأهل النار منازلهم '' (بخاری)

یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم ایک بار ہم میں کھڑے ہوئے تو جب سے مخلوقات کی پیدائش کی ابتدا ہوئی اور اس وقت سے جب تک جنتی جنت میں چلے جائیں گے اور دوزخی دوزخ میں اس وقت تک تمام چیزوں کا بیان فرما دیا۔ **کیوں مولوی**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

صاحب! اس حدیث سے دیکھئے ہمارے دعوی کی ابتدا وانتہا وتمام ما کان وما یکون کا تفصیلی علم ثابت ہوگیا یا نہیں اور بقول آپ کے یہ حضور کا علم اپنے علم کی تفصیل بیان کرنا اس جیسی آیات کی تفسیر ہوگیا اور حضور کی تفسیر خدا کی تفسیر ہے لہٰذا یہ آیات ان حدیث کے موافق ہیں یا مخالف۔ ذرا سوچ کر جواب دیجیے گا کہ میں نے بھی اس نزاع کا فیصلہ دارین کے سردار دونوں جہان کے مختار مدینہ کے تاجدار آقائے نامدار محبوب غفار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم سے کرادیا۔ لیکن آپ کان کھول کر سن لیجیے کہ اگر اس سرکار عالی جاہ کے ناطق فیصلہ کے بعد کچھ بھی چوں و چرا کی تو بس دوزخ کے آخری طبقہ میں ٹھکانہ ہے۔ اور آپ کا یہ کہنا کہ میں کہتا ہوں کہ علم عطائی کی بھی نفی ہے۔ حقیقۃً حضور کے علم کو گھٹانا ہے۔ اول تو یہ فرمایئے کہ میں نے ان علوم خمسہ کو احادیث سے ثابت کردیا اور خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ان علوم کی فرداً فرداً خبر دی تو مولوی صاحب ان حدیثوں کی بنا پر آپ حضور کے لیے ان علوم خمسہ کا علم ذاتی مانتے ہیں یا عطائی اگر دونوں سے انکار ہے، تو کیا آپ احادیث کو محض اس وجہ سے چھوڑ رہے ہیں کہ ان سے حضور کا علم وسیع ہوا جاتا ہے۔ اب رہی آپ کی پیش کردہ حدیث اس سے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک حضور کو ان علوم خمسہ پر اطلاع نہ دی گئی ہو لیکن یہ کہاں معلوم ہوا کہ آئندہ بھی ان پر اطلاع نہیں دی گئی۔ باوجودے کہ ائمہ مفسرین وعلمائے راسخین اس کے قائل ہیں کہ حضور کو ان پر بھی مطلع کردیا گیا چنانچہ تفسیر احمدی و ''روح البیان'' و ''عرائس البیان'' و ''کبیر'' وغیرہ میں نے پیش کیں اور چند دیگر کتب مثل ابریز وغیرہ سے بھی اس کی تائیدات نقل کیں اب مسئلہ میں بسط کی ضرورت تو باقی نہیں رہی۔ لیکن اور مزید اطمینان خاطر کے لیے ایک حوالہ پیش کرتا ہوں ۔ علامہ ابراہیم بیجوری ''شرح قصیدہ بردہ'' میں فرماتے ہیں:

'' ولم یخرج صلی اللّٰه علیه وسلم من الدنیا الا بعدان
أعلمه اللّٰه تعالیٰ بهٰذه الأمور الخمسة''

یعنی حضور دنیا سے تشریف نہیں لے گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے حضور کو ان علوم خمسہ پر مطلع فرمادیا تھا۔ اب کہیے کیا اس حدیث کریمہ اور تصریحات علما کے بعد بھی کسی بے ایمان کو کوئی گفتگو کی گنجائش باقی رہ گئی۔ مولوی صاحب اگر اس اعتقاد پر آپ میرا ٹھکانا جہنم بتاتے ہیں تو چوں کہ میرا اعتقاد ان محبوبان خدا سے واسطہ ہے لہٰذا ان تمام مفسرین وعلمائے ربانین کو بھی جہنمی کہیے۔

دیوبندی : حاضرین! میری پیش کردہ حدیث سے صاف معلوم ہوگیا کہ حضور نے بھی اس آیت سے علم عطائی کی نفی سمجھی ہے اور مولوی نعیم الدین صاحب اپنی کتاب ''الکلمۃ العلیا'' میں لکھتے ہیں کہ اس آیت سے علم عطائی کی نفی نکالنا ظلم ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم ظالم ہیں اور حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہم بھی۔ چوں کہ وہ علم عطائی کی نفی کرتے ہیں۔ کہاں ہیں علمائے دیوبند کو برا کہنے والے کہ مولوی نعیم الدین صاحب کی اس گستاخی کو دیکھیں کہ کس کس کو ظلم کا مرتکب بتارہے ہیں اور جبل احد اور غزوۂ خیبر کی جو دو حدیثیں پیش کیں ان سے جزوی علم ثابت ہوتا ہے۔ ہم کو اس سے انکار نہیں اور ہم ان پانچ چیزوں کے علم کلی کے عطا کے قائل نہیں۔ لیجیے آپ نے جو دلیل پیش کی تھی اس کا جواب کافی ہوگیا۔

شیر سنت : مولوی صاحب نہایت افسوس ہوتا ہے کہ آپ کو حضور کی فضیلت علم یہاں تک ناگوار معلوم ہوتی ہے کہ خواہ مخواہ آپ کہے جاتے ہیں اس آیت میں علم عطائی کی نفی ہے۔ باوجودے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم ایک دو حدیث میں نہیں بلکہ متعدد حدیث میں ان پانچ چیزوں کا علم خود اپنے لیے حاصل مانتے ہیں اور حضرت صدیق اکبر و دیگر صحابہ ان علوم کی خبر دیتے ہیں، اور مفسرین وعلمائے کرام اولیا تک کے لیے ان علوم کا حصول مان رہے ہیں۔ جن کی عبارتیں اور پوری تفصیلیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی بحثوں میں مفصل پیش کیں۔تو کیا یہ ان پانچ چیزوں کا علم بالذات مانتے ہیں ہرگز نہیں، بلکہ علم عطائی ثابت کرتے ہیں۔جیسا کہ خود ان کے الفاظ شاہد ہیں تو اب آپ کا یہ کہنا کہ خود حضور اور حضرت عبداللہ ابن عباس وعبداللہ ابن مسعود وحضرت صدیقہ رضی اللہ علیہم اجمعین، تمام علم عطائی کی نفی کرتے ہیں ان مقدس ہستیوں پر سراسر افترا اور جیتا بہتان ہے یا نہیں؟ کیا العیاذ باللہ یہ حضرات کسی غیر خدا کے لیے علم ذاتی کے قائل ہو سکتے ہیں؟ مولوی صاحب خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حضرت فاطمہ کیے لڑکا پیدا ہونے کی خبر دی اور حضرت صدیق اکبر نے حضرت صدیقہ سے ان کی تیسری ۴۴۹
بہن پیدا ہونے کی خبر دی تو کیا حضور کو اور حضرت صدیق کو انھیں پانچوں علموں میں سے ”مـافـی الأرحام“ کا علم ذاتی تھا اور اگر ذاتی اور عطائی دونوں طریقہ کا علم نہیں تھا تو آخر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اور حضرت صدیق نے یہ کس طرح خبر دی۔ ذرا اب اپنے بڑوں سے ہی دریافت کر کے جواب دیجیے۔اب رہا ایک حدیث پیش کر کے آپ کا یہ نتیجہ نکالنا کہ حضور نے بھی اس آیت سے علم عطائی کی نفی سمجھی ہے کتنی خود مطلبی اور اپنی بد باطنی کا نمونہ پیش کرنا ہے لیجیے میں عرض کروں ذرا غور سے سنیے! اگر بالفرض آپ کی پیش کردہ حدیث کا یہی مطلب تسلیم کر لیا جائے کہ حضور کو ان پانچ چیزوں کا علم عطائی بھی نہیں ہے اور نہ تا وفات شریف عطا ہوا، تو پھر حضور کا خود دوسری متعدد حدیثوں میں مثلاً ایک علم ”مـافـی الأرحام“ سے حضرت فاطمہ کے صاحب زادے کی خبر دینا۔دوسرے علم ”بـأیّ أرض تـمـوت“ سے بدر میں ہر ایک کی قتل گاہیں دکھانا، کیا معنی رکھتا ہے۔اگر آپ کو ان کا علم عطائی نہ مانا جائے تو آخر، ان جیسی سیکڑوں حدیثوں کا کیا مطلب لیا جائے۔کیا ان حدیثوں کو غلط کہا جائے؟ کیا ان احادیث کو قرآن پاک کے مخالف کہا جائے؟ کیا وہ تمام مفسرین جو ان پانچوں چیزوں کا علم عطائی غیر خدا کے لیے صاف طریقہ سے ثابت کرتے ہیں ان کو کافر ومردود کہا جائے؟ کیا وہ تمام علمائے متقدمین واولیائے کاملین جو اپنی تصنیفوں میں انھیں پانچوں کا

علم عطائی حضور ہی کے لیے نہیں بلکہ اس امت کے ہر غوث وقطب بلکہ ہر متصرف کے لیے مانے کیا ان کو زندیق وگمراہ وبے دین کہا جائے؟ اب ذرا سوچ سمجھ کر جواب تو دیجیے۔ساری حقیقت کھل جائے گی۔مولوی صاحب یہی وجہ ہے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے علم عطائی کی نفی کرنا ممکن نہیں ہے اسی لیے ہمارے استاذ العلما امام المناظرین حضرت مولانا نعیم الدین صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا ہے جس کی پوری عبارت یہ ہے (امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جو اپنی وفات کی خبر دی تھی اس کا پورا واقعہ بیان کر کے لکھتے ہیں) کہیے صاحب! یہاں تو امام شافعی رحمۃ اللہ نے اپنی وفات کی خبر دی اور آپ ۴۵۰
کو ابھی سرور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم میں شبہ ہے۔اب بخوبی ثابت ہو گیا کہ اس آیت۔(یعنی سورہ ”لقمان“ والی) سے نفی علم عطائی کی سمجھنا مخالفین ہی کا کام ہے۔اور اسی کے مضمون کے قریب قریب ہے ایک دوسری آیت جو ہردم مخالفین کی زبانوں پر رہتی ہے اور جس سے بے محل استشہاد کیا جاتا ہے یہ ہے ” وَعِنۡدَهٗ مَفَاتِحُ الۡغَيۡبِ لَا يَعۡلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ“ یعنی اللہ ہی کے پاس ہیں غیب کی کنجیاں نہیں جانتا ہے کوئی اس کو مگر وہی“ اس آیت سے بھی نفی علم عطائی کی ثابت کرنا ظلم ہے۔اب مسلمانو! تم نے ان کی بے ایمانی کو دیکھا اس عبارت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور حضرت عبداللہ ابن عباس وحضرت عبداللہ ابن مسعود وحضرت صدیقہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو کہاں ظالم لکھا ہے۔تم خود جو سڑی سڑی گالیاں محبوبان خدا کو دینے کے عادی ہو تو کیا علمائے حقانی بھی آپ کو ایسے ہی گستاخ سوجھتے ہیں۔العیاذ باللہ یہ آپ ہی کا جگر ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے شیطان کو زیادہ علم ہے۔حضور کو جتنا علم غیب ہے ایسا ہر جانور اور ہر چارپائے کو حاصل ہے۔حضور اللہ کی شان کے آگے چوہڑے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں اور اس قسم کی سیکڑوں خرافات سے تمھاری کتابیں پر ہیں اور اتنا تو حاضرین خوب محسوس کر رہے ہیں کہ پرسوں سے آپ اور آپ کے تمام مولوی آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم گھٹانے کے لیے تمام رات گزار کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

آیتوں اور حدیثوں پر غلط مطلب تھوپ کر یہ کوشش کرتے ہیں کہ حضور کا جتنا بھی علم گھٹایا جائے گھٹ جائے۔ میں اور میرے سارے علما اس لیے شب بے داری کرتے ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کا علم وسیع ثابت ہو۔ لہٰذا مولوی صاحب ہر منصف اسی میری اور میرے پیشواؤں کوشش، آپ اور آپ کے پیشواؤں کی کوششوں سے ہر کسی کے مذہب کے متعلق یہی منصفانہ رائے قائم کرے گا کہ حشمت علی تو سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کی شان ارفع واعلیٰ ثابت کرنا چاہتا ہے اور حشمت علی اور اس کے پیشواؤں کو ہر آن یہی خیال مدنظر رہتا ہے۔ اور مولوی منظور حسین، اور ان کے پیشوا، حضور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کی شان ۴۵۱
گھٹانا چاہتے ہیں اور ان کا نقطۂ نظر یہی ہے۔ کیا مولوی صاحب اس سے آپ اپنی گستاخیوں پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ آپ کے کفریات تمام ویسے ہی آپ کے سر پر سوار ہیں۔ اور مولوی صاحب آپ کا یہ جواب کہ ''جبل احد'' اور ''خیبر'' والی دونوں حدیثوں سے علم جزوی ثابت ہوتا ہے اس سے ہم کو انکار نہیں۔ تو اس پر دریافت طلب یہ امر ہے کہ ان دونوں حدیثوں میں حضور نے انھیں پانچوں علموں میں سے ایک علم ''مافی الغد'' (یعنی کل کیا ہوگا) کی خبر دی ہے اور آپ اس کا ذاتی علم تو مان نہیں سکتے۔ لہٰذا وہ جزوی علم عطائی ہوگا اور وہ آپ بھی اب مانتے ہیں اور اس سے پہلے اپنی تقریر میں آپ یہ کہہ چکے ہیں کہ جو ان پانچوں باتوں کا علم عطائی مانے وہ جہنمی ہے اور آپ مانتے ہیں اگر چہ جزوی سہی۔ لہٰذا آپ بقول اپنے جہنمی بے ایمان خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کے نہایت سخت مخالف ٹھہرتے ہیں کہیے کیسی یہ اقبالی ڈگری ہوئی۔

دیوبندی : دیکھیے! مولوی نعیم الدین صاحب نے حضور کو ظالم کہا، اور مولوی احمد رضا خاں صاحب ''خالص الاعتقاد'' میں لکھتے ہیں کہ ابلیس کا علم معاذ اللہ ہرگز علم اقدس سے وسیع تر نہیں۔ تو آپ کے اعلیٰ حضرت حضور کے علم سے ابلیس کے علم کو وسیع

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

تر نہیں مانتے تو معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک ابلیس کا علم حضور کے علم سے زائد نہیں لیکن برابر ضرور ہے۔ دیکھئے اس عبارت میں توہین وکفر ہے ہمارے بعض بھولے بھائی کہا کرتے ہیں کہ علمائے دیوبند کی عبارتوں میں کچھ بے ادبی اور گستاخی تو ہوگی آخر مولوی احمد رضا خاں صاحب اور ان کے موافقین نے بلا وجہ تو ان کو بے ادب وگستاخ بتایا ہی نہیں ہوگا۔ کیا وہ اپنی اس اٹکل سے یہاں بھی کام لیں گے کہ جو شخص حضور کو ظالم کہے اور حضور کے علم کو برابر کہے، اس سے کیا بعید ہے کہ وہ حضور کے غلاموں کو کافر و مرتد بتائے۔ کیا اسی پر دوسروں کی تکفیر کی جاتی ہے مولوی صاحب دیکھا کافروں کا کفر یوں
ثابت ہوتا ہے۔ ۴۵۲

شیر سنت: **حاضرین کرام!** آپ نے خوب دیکھ لیا، کہ میں نے حضرت مولانا نعیم الدین صاحب مدظلہ العالی کی پوری عبارت پیش کی، اس میں حضور کو ظالم کہاں لکھا ہے۔ اس میں تو یہ لکھا ہے کہ اس آیت سے بھی نفی علم عطائی کی ثابت کرنا ظلم ہے۔ چوں کہ وہابی اس آیت سے علم عطائی کی نفی کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ لوگ ظالم ہوئے۔ میں نے حدیثوں سے بخوبی ثابت کر دیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم خود اپنے لیے ان علوم خمسہ کا علم عطائی ثابت فرما رہے ہیں۔ کسی حدیث میں حضور نے اگر اپنے لیے علم عطائی کی نفی کی ہو تو ذرا پیش کیجیے ابھی حقیقت کھل جائے گی، اور تمام مفسرین اور تمام علمائے متقدمین اور تمام اولیائے کاملین بھی علم عطائی اپنی اپنی تحریروں میں نہایت زبردست طریقہ سے ثابت کر رہے ہیں، تو مولوی صاحب اگر آپ کو خدا کا خوف نہ تھا تو بندوں سے بھی شرم نہ آئی، کہ یہ مقدس ہستیاں کس طرح ظالم ہوئیں۔ ظالم تو جب ہوتیں کہ یہ بھی علم عطائی کی نفی کرتے اور جب یہ علم عطائی کی نفی نہیں کرتے ہیں تو اس عبارت سے یہ کس طرح ظالم ہوگئے۔

مسلمانو! تم نے دیکھا کہ اس بے ایمانی کا کچھ ٹھکانا ہے، اور ایسا جیتا افترا اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

صریح بہتان تم نے کبھی سنا۔ دوسرا بہتان اعلیٰ حضرت قبلہ پر کیا۔ اول تو یہ ''خالص الاعتقاد'' کی عبارت ہی نہیں۔ اگر کچھ حیا ہے تو دکھاؤ کہ ''خالص الاعتقاد'' میں کہاں لکھا ہے۔ بلکہ رسالہ ''رماح القہار'' کے صفحہ ۵؍ پر ہے اور یہ رسالہ مولوی سید عبد الرحمٰن صاحب بھوری کا ہے۔ اس سے ''خالص الاعتقاد'' پر کیا اعتراض اور جب ''خالص الاعتقاد'' پر اعتراض نہ ہوا تو اعلیٰ حضرت کی ذات پر اس کا کیا اثر۔ علاوہ بریں ذرا اب پوری عبارت تو سن لیجیے پوری عبارت یہ ہے ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کا علم اوروں سے زائد ہے، اور ابلیس کا علم معاذ اللہ ہرگز علم اقدس سے وسیع تر نہیں'' اس میں حضور کے علم کو ابلیس کے علم کی برابر کہاں کہا ہے اس میں تو صاف یہ ہے کہ حضور کا علم اوروں سے زائد ہے۔ مولوی صاحب اگر آپ میں کچھ بھی حمیت اور غیرت باقی رہ گئی ہو، تو ذرا ان کلاموں میں توہین ثابت تو کر دیجیے۔ کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ حاضرین ہمارے اس فریب میں آجائیں گے۔ اور آپ اپنے بڑوں کے سر سے کفر کا بوجھ اتار لیں گے۔ آپ اس خیال کو دور رکھیے آپ کی ان چالوں سے علمائے دیو بند کے کفریات پر پردہ نہیں پڑ سکتا۔ علمائے دیو بند کے تو وہ کفر ہیں جن کو ہر، اردو خواں سمجھ کر مطلب نکال لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے، کہ علمائے حرمین اور تمام علمائے ہند نے علمائے دیو بند کے کفر کے فتوے دیئے آج کتنے برس ہوئے ان سے سیکڑوں مرتبہ یہ مطالبہ کیا گیا کہ تم اپنے سروں سے کفر کا الزام اٹھاؤ اپنی عبارتوں کا صحیح مطلب اگر بتا سکتے ہو، تو پیش کرو۔ مگر وہ سب خاموش ہیں آج آپ ان لچر پوچ طریقوں سے ان کا دھبہ مٹانا چاہتے ہیں اگر جناب ہی کو حوصلہ ہے، تو میں نے مولوی اشرفعلی کی عبارت اور مولوی خلیل احمد کی عبارت پر جو اعتراضات کیے ذرا انھیں کے جواب دیجیے۔ خیر ان بحثوں میں تو آپ اپنا وقت پورا کرنا چاہتے ہیں، میں اصل مسئلہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

دیکھیے! تفسیر ''خازن ومعالم'' ''وَمَاھُوَعَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْن'' کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''یقول أنه صلی اللّٰه علیه وسلم یا تیه علم الغیب ولا

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

یبخل به علیکم بل یعلمکم''

یعنی قرآن عظیم فرماتا ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کو علم غیب آتا ہے۔ تو وہ تم پر بخل نہیں فرماتے بلکہ تمھیں بھی تعلیم دیتے ہیں۔ اور آیت لیجیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

'' عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَایُظْھِرُعَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًاo اِلَّامَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ''

یعنی اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں فرماتا سوائے اپنے پسند فرمائے ہوئے رسولوں کے۔ کہیے حضور کے لیے علم غیب ثابت ہوا کہ نہیں۔ کہ جب حضور بھی پسندیدہ رسول ہیں، تو ان کو بھی علوم غیب دیئے گئے۔ لہٰذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کے لیے علم غیب ثابت ہو گیا یا نہیں؟

دیوبندی : آپ نے شمار بڑھانے کے لیے جو آیت پیش کی اس پر اعتراض کرتا ہوں۔ اگر آیت کی یہ مراد ہے کہ کل غیب پر برگزیدہ رسول کو اطلاع دی جاتی ہے تو یہ آپ کے خلاف ہے اور اگر بعض پر اطلاع منظور ہے جیسا کہ تفسیر ''مدارک ومعالم و ابوسعود'' وغیرہ میں ہے۔ تو ہمارے خلاف نہیں نیز آیت میں ابتدا وانتہا کا ذکر نہیں جو آپ کے دعوے میں داخل ہے آپ اس کا جواب دیجیے۔

شیر سنت : مولوی صاحب ان شاءاللہ ہماری دلیلوں کی تو شمار ہی بڑھتی رہے گی۔ لیکن جناب تو ایک دلیل بھی علم غیب کی نفی کی پیش نہ کر سکے۔ اور نہ ان شاءاللہ پیش کر سکیں گے اور جو دلیلیں پیش کی تھیں انہیں سے ہمارا عقیدہ ثابت ہو گیا۔ اب کہیے آپ کے پاس کون سی دلیل ہے۔ اور جب آپ کے پاس کوئی دلیل ہی نہیں تو پھر آپ شمار کیا بڑھا سکتے ہیں۔ اب لیجیے اپنے سوالات کے جوابات مولوی صاحب میں اس کے قبل بھی عرض کر چکا ہوں کہ حضور کے لیے کل غیوب حاصل ہونے کا تو کوئی قائل ہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

نہیں وہ تو ذات باری جل جلالہٗ کے ساتھ مخصوص ہے۔اب رہا بعض تو الحمدللہ کہ آپ بھی اس کے قائل بنے لیکن مولوی صاحب ذرا اپنے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب کی تو خبر لیجیے کہ وہ مسئلۂ علم غیب میں لکھتے ہیں:

''ہر چہار ائمہ مذاہب و جملہ علما متفق ہیں، کہ انبیا علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں۔''

اور آپ کہتے ہیں کہ بعض مغیبات پر اطلاع ہمارے خلاف نہیں۔لہٰذا اب اس میں سے کس کا قول صحیح مانا جائے۔اور آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ میرا اور علمائے دیوبند کا عقیدہ بالکل ایک ہے،لہٰذا آپ کا یہ بھی عقیدہ ہوا،تو آپ ہی کا یہ عقیدہ بھی ہوا کہ مطلع ہیں،اور یہ بھی عقیدہ ہوا کہ مطلع نہیں۔مولوی صاحب یہ کیا بات ہوئی کہ جس کا اثبات اسی کی نفی اور جس کی نفی اسی کا اثبات یہ مجلس مناظرہ ہے،ذرا ہوش میں آجایئے۔یہ کیا معاملہ ہوا حاضرین ہنسیں گے۔**حضرات!** مولوی صاحب آپ کو دھوکہ دینے کے لیے کہتے ہیں،کہ بعض مغیبات پر مطلع ہونا تو ہمارے مخالف بھی نہیں،ورنہ رشید احمد صاحب سے مولوی صاحب بیزاری ظاہر کریں،اور جب بیزاری ظاہر نہیں کرتے تو معلوم ہوا کہ ان کا بھی یہی مذہب ہے۔

اب رہا آپ کا دوسرا سوال،اس کا جواب بھی اس سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ ہمارا عقیدہ یہ تھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیب عطا فرمائے، اور وہ اس آیت سے ایسے ثابت ہوگئے کہ باوجود آپ کے منکر ہونے کے آپ کو بھی تسلیم کرنا پڑا۔ چوں کہ آپ کئی مرتبہ ان سوالوں کو دہرا دیتے ہیں۔اس لیے میں دریافت کرتا ہوں کہ کل کی کیا تعریف ہے اور بعض کی کیا؟اور ان میں کیا نسبت ہے، اور دلیل کسے کہتے ہیں اور دعویٰ کسے کہتے ہیں،اور ان میں کیا فرق ہے؟اب چوں کہ آپ کا خزانہ تو خالی ہوگیا ہے۔لہٰذا صرف اپنا وقت پورا کیا جارہا ہے۔لیجیے میں اور دلیل پیش کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَآءُ''

یعنی اللہ اس لیے نہیں کہ اے عام لوگو تمھیں غیب پر مطلع کرے لیکن اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے،اس بات کے لیے چن لیتا ہے تو اسے غیب پر مطلع فرماتا ہے۔فرمایئے اس سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کے لیے علم غیب ثابت ہوا کہ نہیں؟۔

دیوبندی: آپ مجھ سے دریافت کرتے ہیں،کہ کل اور بعض کی کیا تعریف ہے اور ان میں کیا نسبت ہے اور دلیل دعویٰ کس کو کہتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے اگر اس کے دریافت کرنے کا شوق ہے تو میرے پاس مدرسہ میں تشریف لایئے یہ مناظرہ میں پیش کرنے کی بات نہیں ہے اور علی ہذا آپ کی یہ دلیل بھی دعوے پر منطبق نہیں اور پھر وہی سوال وارد ہوتا ہے کہ اس سے کل مراد ہیں،یا بعض اگر کل مراد ہیں،تو تمھارے بھی خلاف ہے۔اور اگر بعض مراد ہیں تو وہ ہمارے مخالف نہیں وہ بعینہٖ ہمارا مذہب ہے اور یہ آیت کریمہ بھی مکی ہے اگر بالفرض اس سے یہ علم محیط ثابت ہو تو ہجرت سے پہلے بھی ماننا پڑے گا اور آپ اکیاسی روز قبل مانتے ہیں،مولوی صاحب یہ دو تین اعتراض ،بحمداللہ آپ کی ساری دلیلوں کا خاتمہ کردینے کے لیے کافی ہیں۔اگر کسی دلیل میں نبض باقی ہو تو فرمایئے تاکہ کچھ اور عرض کردیا جائے۔

شیر سنت: **مولوی صاحب!** آپ میرے ان سوالوں کا جواب دیتے ہیں کہ تم میرے شاگرد بنو میں تم کو پڑھادوں گا اور بتادوں گا کہ کل اور بعض اور دلیل دعوے میں کیا نسبت ہے۔میں صرف اتنی گزارش کرتا ہوں کہ کیا آپ کو ایسا ہی شاگرد بنانے کا شوق ہے۔جیسا گنگوہی وانبیٹھوی کو تھا کہ ''براہین قاطعہ''صفحہ ۲۶/ پر لکھتے ہیں:

''مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی بارگاہ پاک میں بہت ہے کہ صدہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور خلق کثیر کو ظلمات ضلالت سے نکالا یہی سبب ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آ گئی۔ آپ تو عربی ہیں۔فرمایا کہ جب سے علماے مدرسۂ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آ گئی۔**سبحان اللہ!** اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔''

مولوی صاحب جس کے لیے اللہ تعالیٰ یہ فرمائے۔ ''وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ'' **اے محبوب!** جو کچھ تم نہیں جانتے تھے ہم نے تم کو سکھا دیا۔اس ذات کو اردو زبان ''مدرسہ دیوبند'' سے سکھائی جاتی ہے۔شاید دیوبندی دھرم میں اللہ تعالیٰ کو بھی اردو زبان نہ آتی ہوگی جو اسے معلوم تھا وہ سکھا دیا ہوگا، اور فرمایا ہوگا کہ اردو زبان ہم کو ہی نہیں معلوم تم کو کیسے سکھائیں، ہاں تیرہ سو برس کے بعد دیوبندی مولوی اردو جاننے والے پیدا ہوں گے ان سے سیکھ لینا۔اور سبحان اللہ اردو بھی ایسی فصیح بلیغ کہ کلام آ گئی اور سکھائی جائے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جیسے میں کہوں مولوی منظور حسین صاحب بیٹھ گئیں۔العیاذ باللہ۔مولوی صاحب اگر آپ ان سوالوں کا جواب دیتے تو پھر آپ کو ان کے دہرانے کی ہمت نہ ہوتی۔اب میری اس پیش کردہ آیت پر پھر وہی سوالات آپ پیش کرتے ہیں میں چند مرتبہ ان کے جواب دے چکا ہوں۔اب ان کو بار بار ہر مرتبہ کہنا صرف اپنے وقت کا پورا کرنا ہے۔حاضرین نے یہ خوب اچھی طرح احساس کر لیا، کہ آپ میرے دلائل کا جواب دینے سے پہلے دن ہی سے عاجز ہیں۔مگر آپ کو کسی طرح مناظرہ کے دن پورے کرنے منظور ہیں۔

اب رہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیے بعض علوم ثابت ہونے کی صورت میں آپ کا یہ کہنا وہ ہمارے مخالف نہیں وہ بعینہٖ ہمارا مذہب ہے، تو گزارش یہ ہے کہ اس کے متعلق ایک قول تو مولوی رشید احمد گنگوہی کا پہلی تقریر میں پیش کر چکا کہ انبیا علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں۔جس سے صاف معلوم ہو گیا کہ آپ کا مذہب یہ ہے

کہ آپ بعض علم غیب پر بھی حضور کو مطلع نہیں مانتے لیکن آپ کا یہ کہنا کہ بعض علم غیب پر مطلع ماننا، ہمارا مذہب ہے مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے۔دوسرا قول انھیں گنگوہی کے ''فتاویٰ رشیدیہ'' جلد سوم صفحہ ۳۷ سے پیش کرتا ہوں سنیے! وہ لکھتے ہیں: ''علم غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے'' اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا، ایہام شرک سے خالی نہیں۔اور آپ بعض مغیبات کا علم غیر خدا (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے مان رہے ہیں تو آپ اپنے پیشوا کے حکم سے مشرک ہو گئے۔اور چوں کہ آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ جو علماے دیوبند کا عقیدہ ہے وہ میرا عقیدہ ہے، تو یہ آپ کا عقیدہ بھی ہوا، لہٰذا آپ اپنے ہی حکم سے مشرک ہو گئے۔مسلمانوں تم نے دیکھا ان کا اصل مذہب تو یہ ہے کہ جو خدا کے سوا کسی کے لیے کسی تاویل سے (یعنی چاہے بطریقۂ عطائی ہو) بعض علم غیب بھی مانے وہ مشرک ہے۔لیکن اس وقت تم کو دھوکہ دینے کے لیے کہتے ہیں، کہ بعینہٖ ہمارا مذہب بعض علم غیب حضور کے لیے ثابت کرنے کا ہے۔خیر مولوی صاحب تو صرف وقت گذار رہے ہیں، لیکن میں اور دلیل پیش کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اَلرَّحْمٰنُ o عَلَّمَ الْقُرْآنَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ o عَلَّمَهُ الْبَيَانَ o''

یعنی رحمٰن جل جلالہ نے قرآن سکھایا، انسان کو پیدا فرمایا، اسے بیان سکھایا۔''تفسیر معالم و تفسیر خازن'' میں اس آیت کے تحت میں لکھا ہے ''خَلَقَ الْاِنْسَانَ'' یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ''عَلَّمَهُ الْبَيَانَ'' یعنی بیان 'ما کان وما یکون'۔انسان سے مراد انسان کامل یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مراد ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو پیدا فرمایا اور انھیں ما کان وما یکون سکھایا یعنی جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ ہوگا سب کا علم عطا فرمایا۔مولوی صاحب اب بھی ایمان لے آیئے **دیکھئے!** آفتاب کی طرح ثابت ہو گیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو تمام ما کان وما یکون عطا ہوا۔

ملاحظہ ہو کہ ہم نے اپنا دعویٰ ثابت کر دیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

دیوبندی: **حاضرین!** اس مبارک جلسہ کے یہ آخری اجلاس ہیں، آپ حق وباطل کے امتیاز کرنے میں انتہائی توجہ سے کام لیں میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ یہ دیکھئے کہ کس کے ہاتھ میں قرآن عزیز ہے اور احادیث کس کی حقانیت کی شہادت دے رہی ہیں صحابہ وتابعین ودیگر سلف وصالحین رضوان اللہ علیھم اجمعین کا دامن کس کے ہاتھ میں ہے۔ نام کی دلیلیں تو ہر باطل سے باطل فرقہ بھی پیش کر دیتا ہے لیکن دلیل وہی ہوتی ہے جو عقل ونقل کی کسوٹی پر کس جائے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ میرے فاضل مخاطب نے جتنی نام نہاد دلیلیں پیش کیں ان کے کئی کئی جواب دیے گئے جن پر ان کو ایک حرف کہنے کی جرأت نہ ہوئی اور نہ ہوگی اور میں نے جو ادلہ پیش کیے، ہمارے فاضل مخاطب قسم کھانے کو بھی اس کا جواب نہیں دے سکے میں نے آیت: "وَمَاعَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَوَمَايَنْبَغِى لَهٗ" پیش کی وہ لاجواب رہی[1] بعدازاں آیت: "يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرَّسُوْلَ" **الآیہ** پیش کی وہ بھی اس وقت تک لاجواب ہے[2] اس کے علاوہ اور چار آیتیں کل پیش کیں تھیں وہ بھی لاجواب ہیں۔[3] آج صبح ساتویں آیت پیش کی تھی اس پر ہمارے فاضل مخاطب نے بڑی جرأت سے کہا تھا، کہ اس میں علم ذاتی کی نفی ہے۔ میں نے خود حضور اور دیگر صحابہ کے اقوال سے ثابت کر دیا کہ اس میں علم عطائی کی بھی نفی ہے، جس کے جواب میں ہمارے فاضل مخاطب ایک حرف نہ کہہ سکے۔[4] ۴۵۹

---

[1] اس کے جواب اور تفسیر اور علم شعر کی نفی پر اٹھارہ سوال اسی روداد کے صفحہ ۲۸/تا ۲۹/ پر مفصل ہیں آپ یہ دیکھ سکتے ہیں، کہ کس نے جواب دیا اور کس نے نہیں دیا۔

[2] روداد کے صفحہ ۴۴/ پر اس آیت کی بحث ہے وہیں آپ کو ان کی صداقت کا پتہ چل جائے گا۔

[3] ان چار آیتوں کی بھی پوری بحث کی گئی ہے اس پر جتنے سوالات کیے گئے ہیں۔ مولوی صاحب بقیہ عمر جواب کے لیے وقف کر دیں تو ایک لفظ بھی جگہ سے نہ ٹل سکے گا۔ اہل علم خود ان کو تلاش کر کے دیکھیں اور مولوی صاحب کی راست بازی کے متعلق رائے قائم کریں۔

[4] اس کے متعلق اتنا کہہ دینا کافی سمجھتے ہیں "لعنة اللّٰه علىٰ الكاذبين" اور اس کا ہر دیکھنے والا ان شاءاللہ یہی کہے گا۔

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

شیر سنت: **معزز حاضرین!** جس قوم کا خدا جھوٹ بول سکے اس کے پجاری کیوں نہ اپنے لیے جھوٹ بولنا ضروری سمجھیں گے۔ یہ فیصلہ میں آپ ہی پر چھوڑتا ہوں کہ مولوی صاحب نے ایک آیت بھی ایسی پیش کی جس کا یہ مطلب نکلے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کو فلاں چیز کا علم عطا نہیں کیا گیا اور نہ کبھی عطا کیا جائے گا۔ اور میں نے پانچ آیتیں کیسی صریح پیش کیں:

(۱)......"وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ"

یعنی **اے محبوب!** اللہ تعالیٰ نے تم کو سکھا دیا جو کچھ تم نہیں جانتے تھے اور اس کی تفسیر" جلالین" سے نقل کی تھی۔ "**من الأحكام و الغيب**" یعنی احکام اور غیب۔ ۴۶۰

(۲)......"وَمَاهُوَعَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ"

یعنی ہمارا حبیب غیب بتانے پر بخیل نہیں۔

(۳)......"عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَايُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًااِلَّامَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ"

یعنی اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے وہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں فرماتا سوا اپنے پسند فرمائے ہوئے رسول کے۔

(۴)......"وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاءُ"

یعنی اللہ اس لیے نہیں کہ **اے لوگو!** تمہیں غیب پر مطلع کرے لیکن اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے۔ اس بات کے چن لیتا ہے۔

(۵)......"اَلرَّحْمٰنُ o عَلَّمَ الْقُرْآنَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ o عَلَّمَهُ الْبَيَانَ O"

اور پھر اس کی تفسیر خازن ومعالم سے تفسیر "خَلَقَ الْاِنْسَانَ" یعنی محمد صلی اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

وسلم ” عَلَّمَهُ الْبَيَانَ“ یعنی بیان ما کان وما یکون یعنی رحمٰن جلاجلالہ نے قرآن سکھایا، انسان یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کو پیدا فرمایا، اور انھیں بیان یعنی ما کان وما یکون کا علم عطا فرمایا۔ یہ پانچ آیتیں تو وہ تھیں جن کو میں پیش کر چکا ہوں۔

(۶)......اب چھٹی آیت اور لیجیے:

” تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيْهَا إِلَيْكَ“

یعنی یہ غیب کی خبریں ہیں ہم ان کو آپ کی طرف بھیجتے ہیں۔ مسلمانوں اب میں بھی تمھیں اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ان آیات سے آفتاب سے زیادہ روشن طریقہ سے ثابت ہو گیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کو علم غیب عطا ہوا۔ لہٰذا آپ خود انصاف سے کہنا کہ قرآن کس کے ہاتھ میں ہے۔ اب رہیں حدیثیں تو دو حدیثیں میں معراج والی پیش کر چکا ہوں۔ جن کے یہ مضامین ہیں کہ شب معراج جب اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان رکھا تو حضور فرماتے ہیں:

(۱)......”**فعلمتُ ما فی السمٰوٰت والارض**“ یعنی جو کچھ زمین اور آسمانوں میں تھا۔ سب میں نے جان لیا۔ **دوسرے روایت میں یہ الفاظ ہیں:**

(۲)......”**فتجلی لی کلی شیءٍ و عرفت**“ یعنی میرے لیے ہر چیز ظاہر ہو گئی اور میں نے ہر شے کو پہچان لیا۔ **تیسری حدیث:**

(۳)......”**ما ترک شیئاً یکون فی مقامه ذٰلک الی قیام الساعة الا حدث**“ یعنی حضرت حذیفہ فرماتے ہیں، کہ حضور ایک بار ہم میں کھڑے ہوئے، تو قیامت تک جو چیز اپنے مقام میں ہونے والی تھی سب کا بیان فرمایا۔ **چوتھی حدیث حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:**

(۴)......”**قام فينا النبی صلی اللّٰه عليه وسلم مقام فأخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل أهل الجنة منازلهم وأهل النار منازلهم**“

یعنی حضور ہم میں ایک بار کھڑے ہوئے۔ تو جب سے مخلوقات کی پیدائش کی ابتدا ہوئی اس وقت سے جب تک جنتی جنت میں چلے جائیں گے اور دوزخی دوزخ میں اس وقت تک تمام چیزوں کا بیان فرمادیا۔

حدیثیں تو کئی اور بھی پیش کی تھیں۔ لیکن بطور نمونہ کے ان کو میں نے دہرایا۔ **لہٰذا اے معزز حاضرین!** ان حدیثوں سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ حضور کو ابتدائے آفرینش سے دخول جنت و دوزخ تک کی ہر چیز کا تفصیلی علم عطا کیا گیا۔ اور حضور نے ان میں کچھ علوم ظاہر بھی فرما دیئے۔ اب اے برادران ملت ذرا انصاف سے کہنا کہ احادیث کس کی حقانیت کی شہادت دے رہی ہیں۔ اب رہے صحابہ و تابعین وسلف وصالحین ان کا حال بھی انھیں حدیثوں سے معلوم ہو گیا۔ کہ حضرت عمر فاروق وحضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما بھی ان کو روایت کر کے حضور کے ابتدائے آفرینش سے دخول جنت و دوزخ تک کی ہر ہر شے کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کو تفصیلی علم مان رہے ہیں۔

(۵)......علاوہ بریں شرح زرقانی میں ہے ”**أصحابه صلی اللّٰه تعالیٰ عليه وسلم جازمون باطلاعه علی الغيب**“ یعنی صحابہ کرام یقین کے ساتھ حکم لگاتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کو غیب کا علم ہے۔ اب رہے تابعین اور سلف صالحین تو وہ بھی ان حدیثوں کو روایت کرتے ہیں۔ ان کو بے تامل مانتے ہیں۔ ان حدیثوں کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کے علم پر دلیل لاتے ہیں۔ علاوہ بریں ان کی تصریحات بھی پیش کرتا ہوں لیکن بطور نمونہ کے پیش کی جاتی ہیں۔ چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ” مدارج“ کے خطبہ میں فرماتے ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

۴۶۳

”وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داناست بر ہمہ چیزے از شیونات ذات الٰہی واحکام وصفات حق واسماو آثار وبجمیع علوم ظاہر وباطن واول وآخر احاطہ نمودہ است ومصداق فوق کل ذی علم علیم است۔“

یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم ذات الٰہی کی تمام شانوں اور اس کے احکام اور اس کے اسماوصفات وآثار کو جاننے والے ہیں، اور تمام علوم ظاہری وباطنی اور اول وآخر کو احاطہ کیے ہوئے ہیں، اور فوق کل ذی علم علیم کا مصداق ہیں۔ علامہ وبوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ”قصیدہ بردہ“ میں فرماتے ہیں۔

فان من جو د ک الدنیا و ضرتها
ومن علو مک علم اللوح و القلم

یعنی اے **نبی مکرم!** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم آپ کے دریائے عطا وسخا میں سے دنیا وعقبی ہے اور من جملہ آپ کے علوم کے لوح وقلم کا علم ہے۔

علامہ علی قاری ”حل العقدہ شرح البردہ“ میں فرماتے ہیں:

”کو ن علو مهما من علو مه صلى اللّٰه عليه وسلم أن علو مـه متنـوع إلـى الـكـليـا ت و الجزئيات و حقـائق وعوارف ومعـارف متعـلق بالذات و الصفات و علمهماأيكو ن نهراً من بحور علمه وحرفاً من سطور علمه.“

یعنی علم لوح وقلم کے آپ کے علوم میں سے ہونے کا بیان یہ ہے کہ آپ کے علوم متنوع ہوتے ہیں کلیات وجزئیات وحقائق وعوارف ومعارف کی طرف جو ذات وصفات سے متعلق ہیں۔ اور لوح وقلم کے علوم آپ کے علوم کے سمندروں میں سے ایک نہر اور آپ کے علوم وسیعہ کی سطروں میں سے ایک حرف ہیں۔ **لیجیے مولوی صاحب!** یہ بطور نمونہ

۴۶۴

کے سلف وصالحین کے اقوال پیش کیے گئے۔ اور یہ اقوال تو ہمارے دعوے سے بھی اور عالی ہیں۔ کہ ہم تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کے لیے صرف ما کان وما یکون کا علم ہی ثابت کرنے کے درپے ہیں۔ اور ان میں ما کان وما یکون کے علوم کو حضور کے علوم کا بعض کہا جا رہا ہے۔ کیوں کہ ما کان وما یکون کے تمام علوم لوح میں ہیں اور لوح کے تمام علوم کو حضور کے علوم کا بعض کہا۔ لہٰذا ما کان وما یکون کے تمام علوم حضور کے تمام علوم کے بعض ہوئے۔ **مولوی صاحب!** اب کہیے کہ صحابہ وتابعین وسلف صالحین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دامن ہمارے ہاتھ میں ہو یا آپ کے ہاتھ میں۔ اور نام نہاد آپ کی دلیلیں ہیں یا ہماری اور تمام امت مرحومہ ہمارے ساتھ ہے یا تمھارے اور مولوی صاحب آپ یہ جو فرماتے ہیں کہ ہماری دلیلوں کا کوئی جواب نہیں دیا اس صریح کذب[1] جیتے جھوٹ کو سن کر تمام حاضرین اپنے دلوں میں آپ پر خود ہی لعنت بھیجتے ہوں گے۔ مولوی صاحب اگر خدا کا خوف نہ تھا تو اتنے بڑے مجمع کی تو شرم کرتے۔ کہنے والا تو میں تھا کہ مولوی صاحب آپ نے میرے کسی سوال کا جواب تو کیا بلکہ جواب کی ہوا بھی نہیں لگنے دی۔ لیکن آپ یہ سمجھتے تھے کہ حشمت علی اب آخری اجلاس میں اپنے سوالات کی فہرست پیش کرے گا۔ اس لیے آپ نے اس کے پہلے ہی پیش بندی شروع کر دی مگر حاضرین ان عاجزانہ حرکتوں کو خوب سمجھ رہے ہیں کہ ۔

نمودار چیزیں چھپانے سے حاصل

دیوبندی : **حضرات!** ہمارے فاضل مخاطب نے صبح شمار بڑھانے کے لیے دو دلیلیں پیش کی تھیں جن میں پہلی اور تیسری دلیل کا ایک مضمون تھا۔ لہٰذا دونوں پر ایک

[1] اس کھلے جھوٹ کو اگر دیکھنا منظور ہو تو جو دلیل اس روداد میں جہاں بھی پیش کی گئی ہے اس کی پوری حقیقت رد اقوال مفسرین اور ان کی اس پیش کردہ دلیل پر اعتراضات تمام با تفصیل موجود ہیں۔ اور مولوی صاحب کی صداقت کا پورا امتحان ہو جائے گا اور آپ کو یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ جواب کس نے دیا اور کس نے نہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\sssssssss\layour.tif not found.

۴۶۵ 126

اعتراض وارد ہوتا ہے۔ اس لیے ان کے جوابات دے کر اپنے دعوے پر منطبق کیا جائے اور بغیر اس کے ان آیات کو اپنے دعوے کی دلیل بنانا ایسے ہوگا جیسے کوئی شخص علم غیب کے ثبوت میں ”قل اللّٰہ أحد“ پڑھ کر سنا دے۔ اب میں آٹھویں دلیل پیش کرتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”یَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ“ (احزاب)

ترجمہ: لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں قیامت کے بارے میں فرما دیجیے بس اس کا علم اللہ ہی کو ہے۔ **نویں دلیل سنیے:**

”وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ“ (زخرف)

بس اسی کو ہے قیامت کا علم اور اسی کی طرف لوٹ جاؤ گے۔ دسویں دلیل سنیے ”اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ“ اللہ کی طرف پھیرا جاتا ہے قیامت کا علم۔ ہمارے پاس دیکھیے کیسے کیسے ادلۂ قاہرہ ہیں۔ ذرا جواب دینے کی ہمت تو کیجیے ابھی تو دس ہی آیتیں پیش کی ہیں۔ اگر وقت ملا تو ان شاء اللہ چالیس آیاتِ کریمہ سے آپ کے اس خانہ ساز عقیدہ کی حقیقت کھول دی جائے گی۔

شیر سنت : حاضرین! جس قوم نے خدا کو بھی بے عیب نہ چھوڑا بلکہ اس پر بھی جھوٹ کا دھبہ لگا دیا۔ اس کی کیا شکایت لیکن میں فقط آپ حضرات کو صرف اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو دلائل میں نے پیش کیے ہیں۔ وہیں پر مولوی صاحب کے لغو سوالات کے کافی جواب بھی دے دیے ہیں۔ لیکن میں نے اختصار کے ساتھ ان دلائل کو اس سے پچھلی تقریر میں دہرایا ہے۔ لہٰذا ذرا انصاف سے کہنا کہ کیا وہ چھ آیتیں مسئلۂ علم غیب سے ایسی ہی بے تعلق ہیں جیسے ”قل اللّٰہ أحد“ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ اے محبوب فرما دیجیے کہ اللہ ایک ہے۔ اگر نہیں ہیں تو مولوی صاحب نے ان آیتوں سے

File E:\sssssssss\layour.tif not found.

۴۶۶ 127

انکار کیا یا نہیں۔ اور اس میں دیدہ و دانستہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کے علم کو گھٹانا ہے یا نہیں؟۔

مسلمانو! تمھارے سمجھنے کے لیے یہی بہت کافی ہے۔ کہ جن آیتوں اور حدیثوں سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کے لیے آفتاب سے زیادہ روشن طریقہ سے علم غیب ثابت ہوتا ہے ان سب کو پس پشت ڈال کر اپنے دل سے چند آیتوں کا وہ نیا مطلب گڑھ کر جو کسی مفسر نے نہیں لکھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کا زبردستی علم گھٹایا جاتا ہے۔ اور پھر دعویٰ یہ ہے کہ ہمارا آیتوں حدیثوں پر ایمان ہے، تف ہے تمھاری ایسی مسلمانی پر۔ اب مولوی صاحب آٹھویں آیت پیش کرتے ہیں باوجود کہ پہلی ساتوں آیتوں کے کہ ہم نے تفسیروں سے صحیح مراد نقل کر کے نہایت واضح طریقہ سے یہ ثابت کر دیا کہ ان میں سے کسی آیت سے یہ نہیں نکلتا کہ اللہ نے تعالیٰ نے حضور کو علم غیب عطا نہ کیا ہو۔ اور نہ آئندہ کبھی عطا کرے گا، اور خاص کر علم قیامت پر نہایت جم کر تقریر کر چکا ہوں۔ لیکن مولوی صاحب محض اپنی شمار بڑھانے کے لیے یہ آٹھویں اور نویں اور دسویں آیات اسی علم قیامت کی پھر پیش کرتے ہیں۔ اور میں کل کی تقریروں میں: ”يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا“ کے تحت میں جو تفسیر ”روح البیان“ میں لکھا تھا وہ پیش کر چکا ہوں لیجیے پھر سنیے:

” قد ذهب بعض المشائخ الیٰ أن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم کا ن یعرف وقت الساعة باعلام اللّٰه تعالیٰ وهو لا ینا فی الا یه کما لا یخفی “

یعنی ہمارے بعض مشائخ اس طرف گئے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم اللہ تعالیٰ کے واقف کرنے سے وقت قیامت کو جانتے تھے اور یہ ان آیات کے خلاف نہیں ہے جن میں اللہ تعالیٰ کے لیے اس کو خاص کیا گیا ہے اور اس میں کچھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

پوشدگی نہیں مراد یہ ہے کہ جن آیات میں علم قیامت کو اللہ تعالیٰ کے لیے خاص کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی کو قیامت کا علم ذاتی ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم کے لیے اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا مانا جارہا ہے تو علم ذاتی خدا کے ساتھ ہی خاص رہا۔ وہ ہمارے نزدیک سوا خدا کے کسی کو حاصل نہیں۔ **کہیے مولوی صاحب!** اس مفسر نے آپ کی ان ساری آیات کا مطلب بتا دیا کہ ان آیات میں قیامت کا علم ذاتی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہونا بیان کیا جارہا ہے۔ اب فرمائیے کہ آپ کے پاس اس کا کوئی جواب ہے۔ لیکن میں اس کی اور مزید تفصیل عرض کرتا ہوں۔ امام قسطلانی شرح بخاری تفسیر سورہ ''رعد'' میں فرماتے ہیں: ۴۶۷

'' لا یعلم متی تقوم الساعة الا اللّٰہ الا من ارتضی من رسول فانه یطلع علی من یشاء من غیبه''

یعنی کوئی خدا کے سوا نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی سوا ان پسندیدہ رسولوں کے کہ اللہ انھیں اپنے جس غیب پر چاہے اطلاع دیتا ہے۔ یعنی وقت قیامت کا علم بھی ان پر بند نہیں۔ اور تفسیر کبیر نے تو نہایت صاف طریقہ سے '' عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖ'' کی تفسیر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم کے لیے علم قیامت ثابت کیا۔ اور شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی ''تفسیر عزیزی'' میں اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں قیامت کو اللہ تعالیٰ کے علم خاص میں داخل فرما کر لکھتے ہیں:

'' ومطلع نمی کند بر غیب خاص خود ہیچ کس را بوجہ کہ رفع تلبس واشتباہ وخطائے کلی دراں اطلاع باشد مگر کسے را کہ پسندمی کند وآں کس رسول باشد خواہ از جنس ملک وخواہ از جنس بشر مثل حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اورا اظہار بر غیوب خاصہ خودمی فرماید۔'' 128

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے غیب خاص جس میں قیامت بھی ہے

اپنے پسند کیے ہوئے رسول کو بھی مطلع فرما دیتا ہے۔ مولوی صاحب اور علمائے کرام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم کے لیے علم قیامت مانا یا نہیں؟ مگر حضور کی عداوت آپ کو یہ کیسے تسلیم کرنے دے گی۔ معزز حاضرین آپ نے مولوی صاحب کی یہ دس دلیلیں کہ محض حضور کا علم گھٹانے کے لیے تمام مفسرین وعلمائے امت کے خلاف ایک نیا مطلب اپنے دل سے گڑھ کر تھوپا ہے ان کے علاوہ جو مولوی صاحب چالیس اور بتاتے ہیں وہ بھی ایسی ہی ہوں گی۔ اور جب آپ پیش کریں گے، تو ان شاء اللہ ہم دکھا دیں گے، اور یہ بھی ایک لغوگوئی معلوم ہوتی ہے، کیوں کہ آپ کے ہر صغیر وکبیر پڑھے اور بے پڑھے کی زبان پر یہی آیتیں چڑھی ہوئی ہیں۔ اب رہا آپ کا ہمارے عقیدہ کو خانہ ساز ۴۶۸
کہنا تو اس کے متعلق میں حاضرین کو اس بات کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ دو تین دن کی مولوی صاحب کی اور میری تقریروں سے خود نتیجہ نکالیں، کہ خانہ ساز عقیدہ میرا ہے یا مولوی صاحب کا، اور تمام امت مرحومہ میری ہم عقیدہ ہے یا مولوی صاحب کی۔ اب ساتویں آیت سنیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وَیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا'' یعنی یہ رسول تم سب پر قیامت کے دن گواہ ہوں گے۔ اس سے معلوم ہوگیا کہ جب تک حضور کو اپنی تمام امت کے تمام اعمال کا علم نہ ہوگا شہادت کیسے دے سکتے ہیں۔

دیو بندی : حاضرین! اس آیت سے بقول ہمارے فاضل مخاطب کے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور کو کسی ذریعہ سے اعمال امت کی اطلاع ہوتی ہے۔ حاضرین غور فرمائیں کہ اس کو ہمارے مخاطب صاحب کے دعوے سے کیا تعلق ہے۔ پھر یہ اطلاع کب ہوتی ہے۔ اجمالی یا تفصیلی۔ اس وقت میرے مخاطب کیسی صحیح الحواسی سے کام کرتے رہے ہیں۔ **گیارھویں دلیل سنیے:** ''وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ'' (مدثر) 129
یعنی اللہ کے لشکروں کی تعداد اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ **بارھویں دلیل ملاحظہ ہو:**

'' یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰهَا ○ فِیْمَ اَنْتَ مِنْ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

ذِکْرَاھَاO اِلٰی رَبِّکَ مُنْتَھَاھَاO"

تفسیر مدارک میں ہے:

"اِلٰی رَبِّکَ مُنْتَھَاھَا " **منتھی علمھا متی تکو ن لا یعلمھا غیرہ"**

یعنی وقت قیامت کے علم کی انتہا اللہ تعالیٰ پر ہوئی ہے اس کو کوئی نہیں جانتا۔

شیر سنت : **مولوی صاحب!** آپ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کا علم وسیع ثابت ہونا نہایت ناگوار معلوم ہوتا ہے کہ میں نے: "یَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْداً" آیت تلاوت کی تھی اس پر آپ نے یہ اعتراض کیا کہ اس کو دعوے سے کیا تعلق ہے اور اطلاع اجمالی ہوتی ہے یا تفصیلی۔ لیجیے میں اس کا جواب عرض کرتا ہوں حضرت شاہ عبد العزیز صاحب "تفسیر عزیزی" میں اسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"وباشد رسول شما بر شما گواہ زیرا کہ مطلع است بنور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ وحقیقت ایمان او چیست وحجاب کہ بداں از ترقی محجوب ماندہ است کدام ست پس اومی شناسد گناہان شمارا واعمال نیک وبد شمارا ودرجات ایمان شمارا واخلاص ونفاق شمارا۔"

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نور نبوت سے اپنے ہر امتی کے مرتبہ پر مطلع ہیں کہ میرے دین کے کس درجہ پر پہنچا ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور جس حجاب نے اسے ترقی سے روک دیا ہے کیا ہے۔ پس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم تمھارے گناہوں کو جانتے ہیں اور اچھے برے اعمال کو جانتے ہیں اور تمھارے ایمان کے درجوں کو جانتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ کون شخص خلوص قلب سے سچا مسلمان ہے اور تم میں کون شخص صرف زبان سے مسلمان اور دل کا منافق ہے۔ مولوی صاحب کہیے اس سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کے علم کی وسعت

File E:\ssssssss\layour.tif not found.
مجاہدۂ شیر بیشۂ اہل سنت　　مناظرۂ سنبھل

ثابت ہوئی یا نہیں۔ اگر اب بھی کچھ شک ہے دوسری "تفسیر معالم التنزیل" نے اس آیت کے تحت میں یہ حدیث ابو سعید خذری رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

"قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوماً بعد العصر فما ترک شیئاً اِلٰی یوم القیامہ اِلا ذکرہٗ فی مقام ذٰلک حتّٰی اِذا کانت الشمس علٰی رؤس النخل و أطراف الحیطان قال اِما أنہ لم یبقِ من الدنیا فیما مضٰی منھا اِلا کما بقی من یومکم ھذ الحدیث."

یعنی ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کہتے ہیں حضور نے ایک روز عصر کے بعد ہم میں کھڑے ہو کر قیامت تک ہونے والی چیزیں سب ہی بیان فرمادیں۔ اور کوئی چیز نہ چھوڑی یہاں تک کہ جب دھوپ کھجوروں کی چوٹیوں اور در و دیواروں کے کناروں پر پہنچی تو فرمایا کہ دنیا کے احوال میں سے صرف اس قدر باقی رہ گیا جتنا دن باقی رہا ہے۔ **مولوی صاحب دیکھئے!** اس حدیث کا اس آیت کے تحت میں لانا صاف بتا رہا ہے کہ اس آیت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کی وسعت علمی مذکور ہے۔

لہٰذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کو کیسا تفصیلی علم غیب کا عطا ہونا ثابت ہوا۔

حضرات! آپ نے یہ بھی ملاحظہ کیا کہ اس آیت سے اگر میں نے حضور کا وسیع علم ثابت کیا تو میں صحیح الحواس نہ رہا اور مولوی صاحب چوں کہ حضور کا علم گھٹاتے ہیں لہٰذا صحیح الحواس ہو گئے۔ تو معلوم ہوا کہ حضور کے علم گھٹانے والے کو صحیح الحواس کہتے ہیں۔
حضرات! مولوی صاحب نے دو آیتیں اب کی مرتبہ پڑھیں جن میں پہلی آیت کو حضور کے علم سے کیا تعلق ہے، مگر چوں کہ مولوی صاحب کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا علم گھٹانا مقصود ہے۔ اس لیے علماے امت کی تحقیقات دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں مولوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

صاحب اگر آپ کو واقعی تحقیق ہے، تو ان دونوں تفسیروں سے جو میں نے ابھی پیش کیں تسلی ہوسکتی ہے۔ مگر میں بطور نمونہ کے عرض کرتا ہوں تفسیر "روح البیان و تفسیر خازن" میں یہ حدیث نقل فرمائی ذرا غور سے سنیے:

"وقال السدی قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم
عرضت علیَّ اُمتی فی صورها فی الطین کما عرضت علیٰ اٰدم
و أعلمت من یو من بی ومن یکفر فبلغ ذٰلک المنا فقین
قالوا اِستهزاء زعم محمد صلی اللّٰہ علیه وسلم انَه یعلم من
یومن به ومن یکفر ممن یخلق بعد ونحن معه وما یعر فنا فبلغ ۴۷۱
ذٰلک رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فقام علیٰ المنبر فحمد
اللّٰہ واَثنٰی علیه ثم قال ما با ل اَقوام طعنوا فی علمی لا تسئلونی
عن شئ فیما بینکم و بین الساعة اِلا اَنباتکم به فقام عبداللّٰہ بن
حذافة السهمی فقال من اَبی یا رسول اللّٰہ! قال: حذافة فقام
عمر فقال: یارسول اللّٰہ! رضینا با للّٰہ رباً وبالاِسلا م دیناً و
بالقرآن اِما ماً وبک نبیاًواعفُ عنا عفا اللّٰہ عنک فقال النبی
صلی اللّٰہ علیه وسلم فهل أنتم منتهون ثم نزل عن المنبر"

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر میری امت کی صورتیں پیش کی گئیں جیسے کہ آدم علیہ السلام پر پیش کی گئی تھیں۔ اور مجھے معلوم ہوگیا کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا۔ جب یہ خبر منافقین کو پہنچی تو وہ تمسخر سے کہنے لگے، کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کو گمان ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ کون ان پر ایمان لائے گا اور کون کفر میں رہے گا۔ ان لوگوں میں سے جو ابھی نہیں پیدا ہوئے اور آئندہ پیدا کیے جائیں گے یہ تو بڑی بات ہے ہم تو اب موجود ہیں وہ بتائیں کہ ہم میں

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

سے کون مومن اور کون کافر ہے۔ یہ خبر سن کر آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے۔ اور اللہ کی حمد وثنا کر کے فرمانے لگے کہ ان قوموں کا کیا حال ہے جنھوں نے میرے علم میں طعنہ کیا۔ آج سے قیامت تک کوئی شئ ایسی نہیں جس کو مجھ سے تم دریافت کرو اور میں تمھیں نہ بتا سکوں اب سے قیامت تک کی جس چیز کو چاہو مجھ سے تم دریافت کرو میں تمھیں اس کی خبر دوں گا۔ پس عبداللہ بن حذافہ نے کھڑے ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے۔ فرمایا حذافہ۔ پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہم اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے قرآن کے امام ہونے آپ کے نبی ہونے پر راضی ہوئے۔ پس ہماری تقصیر معاف فرمائیے الخ۔ ۴۷۲

مولوی صاحب تین دن سے آپ اور آپ کی ساری جماعت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کے علم کو گھٹانے کے درپے ہے۔ لہٰذا اس حدیث سے سبق حاصل کر کے تائب ہو جائیں ورنہ منافقین کے قدم بقدم ہونا تو " أظهر من الشمس" ہے۔ **لیجیے اب آٹھویں آیت سناتا ہوں:**

"مَا کَانَ حَدِیْثاً یُّفْتَریٰ وَلٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَتَفْصِیْلَ کُلِّ شَیْءٍ"

یعنی یہ کتاب کوئی گھڑی ہوئی کتاب نہیں اس میں اگلی کتابوں کی تصدیق اور ہر شئ کی تفصیل ہے۔ جب قرآن میں ہر شے کی تفصیل ہے۔ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کو بھی ہر چیز کا تفصیلی علم ہے۔

دیوبندی: **میرے محترم!** آیت کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن پاک ہر چیز کی تفصیل ہے، اور اگر بفرض یہ مطلب بھی ہو تو امور دینی مراد ہیں، مگر وہ بھی بقدر احتیاج یہ تو آپ کی اس آیت کا جواب ہے، اور چوں کہ یہ میری آخری تقریر ہے۔ اس لیے مناسب تو یہ تھا کہ نمبروار ان آیات کا صحیح مطلب تفسیروں سے پیش کرتا۔ لیکن وقت کی تنگی کی وجہ سے اس کو اس وقت نظر انداز کرتا ہوں اور حقیقت یہ ہے کہ ہمارے مخالفین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے پاس کمزور سے کمزور بھی کوئی ایسی دلیل نہیں ہے۔ جس سے ان کا دعوی ثابت ہو اور میں بارہ آیتیں پیش کر چکا ہوں جن سے آفتاب سے زیادہ روشن طریقہ سے ثابت ہو گیا، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز علم غیب نہیں تھا۔ ہرگز علم غیب نہیں تھا۔ **مسلمانو!** کیا قرآن عظیم واحادیث نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم وصحابہ کبار ومفسرین اعلام ومحدثین عظام کے ان صاف فیصلوں کے بعد بھی کسی چیز کا انتظار باقی رہتا ہے۔

"وآخر دعوٰنا أن الحمد للّٰه رب العلمين وأفضل الصلوة على محمد خاتم النبيين وعلى آله الطاهرين وأصحابه الراشدين المهديين وعلى سائر عباد اللّٰه الصلحين." ۴۷۳

شیر سنت: **معزز حاضرین!** مولوی صاحب کی بارہویں دلیل وہی علم قیامت کے متعلق ہے۔ اس کے کئی مرتبہ مفصل طریقہ سے جواب دے چکا ہوں۔ لیکن چوں کہ مولوی صاحب کو اپنی نام نہاد، دلیلوں کی شمار بڑھانی منظور تھی اس لیے علم قیامت کے متعلق ہی مولوی صاحب نے پانچ چھ آیتیں پڑھیں باوجودے کہ وہ مضمون ایک ہی رہا، مگر حقیقت یہ ہے کہ اگر مولوی صاحب یہ لحاظ کرتے کہ ان پانچ چھ آیتوں سے مضمون تو ایک ہی نکلتا ہے۔ لہٰذا بارہ آیتوں کی شمار کس طرح پوری ہوتی، اور مولوی صاحب کو فخر کرنے کا موقع نہیں ملتا کہ میں نے بارہ آیتیں پیش کی ہیں لیکن میں نے اگرچہ چند تفاسیر واقوال علمائے کرام سے آفتاب سے زیادہ روشن طریقہ سے ثابت کر دیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کو علم قیامت بھی عطا فرما دیا گیا، مگر ان سب کے علاوہ میں آپ کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ مولوی صاحب نے اتنی آیتیں اور حدیثیں پیش کیں لیکن کسی سے بالصراحت یہ ثابت نہیں ہوا کہ علم قیامت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو عطائی بھی حاصل نہیں ہو سکتا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کو اخیر لمحات حیاتِ ظاہری تک عطا بھی نہیں ہوا، اور لطف یہ ہے کہ حضور سے جب کوئی علم

قیامت کے متعلق سوال کرتا ہے تو نہایت مجمل الفاظ میں جواب دیتے ہیں، اور کہیں بالصراحت یہ جواب نہیں دیتے کہ علم قیامت اللہ تعالیٰ کسی کو عطا نہیں فرماتا، اور نہ مجھ کو اس کا علم عطا ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ مگر یہ جواب حضور کسی کو عنایت نہیں فرماتے تو معلوم ہوا کہ یہ علم اسرار میں سے ہے جس کے اظہار کا حکم نہیں۔ چنانچہ میں اس مضمون میں ایک حدیث سناتا ہوں جس نے سارے عقدے حل کر دیئے۔ تفسیر "روح البیان" میں وہ حدیث موجود ہے اور چوں کہ وہ طویل حدیث ہے۔ اس لیے وقت کی تنگی کی وجہ سے صرف وہی الفاظ پیش کرتا ہوں:

"وعلمني علوما شتّٰى فعلم اَخذ عهداً على كتمه اِذهو علم لا يقدر علٰى حمله غيرى وعلم خيرنى فيه وعلم أمرنى تبليغه الخاص والعام من أمتى وهى الانس والجن والملك." ۴۷۴

یعنی حضور فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے کئی قسم کے علوم تعلیم فرمائے ایک علم تو ایسا ہے جس کے چھپانے پر مجھ سے عہد لے لیا کہ میں کسی سے نہ کہوں اور میرے سوا کسی کو اس کے برداشت کرنے کی طاقت نہیں۔ اور ایک ایسا علم ہے جس کے چھپانے اور سکھانے کا مجھے اختیار دیا۔ اور ایک ایسا علم جس کے سکھانے کا ہر خاص وعام امتی کی نسبت حکم فرمایا اور انسان اور جن اور فرشتے یہ سب حضور کے امتی ہیں۔ اور لیجیے "انوار التنزیل" میں ہے: "بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ" کے تحت میں ہے:

"المراد تبليغ ماتيعلق بمصالح العباد وقصد بِانزاله اِطلاعهم عليه فَاِن من الأ سرار الاِلٰهية مايحرم افشائه"

یعنی اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ اے میرے حبیب آپ کی طرف جو نازل ہوا اس کی تبلیغ کیجیے۔ مراد یہ ہے کہ بندوں کی مصلحتیں جن باتوں سے متعلق ہیں اور جن کے انزال سے ان کی اطلاع مقصود ہے ورنہ بعض وہ اسرار الٰہی ہیں جن کا افشا حرام ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولوی صاحب! دیکھئے اس حدیث اور تفسیر سے ثابت ہوگیا کہ امر محقق یہی ہے
کہ اسرارِ الٰہی کا علم جو حضور کو مرحمت ہوا ہے اس کا افشا حرام ہے۔ **حضرات!** علم قیامت
اسرارِ الٰہیہ میں سے ہے اس لیے حضور نے اس کا صراحت سے اقرار نہیں فرمایا۔ لیکن
مولوی صاحب کو چوں کہ حضور کا علم گھٹانا منظور ہے اس لیے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر
بحث شروع کردی۔ اب چوں کہ وقت بہت کم اس لیے اس بحث کو اتنا ہی بہت کافی
سمجھتا ہوں۔ اب رہا میری پیش کردہ آٹھویں آیت کے متعلق مولوی صاحب کا یہ
کہنا کہ اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے اور اگر بالفرض یہ مطلب بھی ہوا تو امورِ دینی مراد
ہیں وہ بھی بقدرِ احتیاج تو یہ صرف آپ کا خیال ہے۔ اس کو میں دلیل تسلیم کرنے کے ۴۷۵
لیے تیار نہیں ہوں۔

اب نویں آیت سناتا ہوں:"وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَاناً لِكُلِّ شَيْءٍ" یعنی
اے محبوب! ہم نے تم پر یہ کتاب نازل فرمائی جو ہر شے کا روشن بیان ہے۔

دسویں آیت:" مَافَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ " یعنی ہم نے اس کتاب میں
کوئی چیز اٹھا نہ رکھی یعنی اس میں ہر چیز کا بیان ہے۔

گیارہویں آیت:"وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنَاهُ فِيْ اِمَامٍ مُبِيْنٍ" ہر چیز کو ہم نے
قرآن پاک میں بیان کردیا ہے۔

بارہویں آیت:"وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلاً "اور ہم نے ہر چیز پوری پوری
تفصیل کردی۔

تیرہویں آیت:"وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ 136
كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ" یعنی کوئی دانہ نہیں جو زمین کی تاریکیوں میں ہو اور نہ تر و خشک مگر کتاب
مبین میں ہے۔ ان پانچ آیتوں سے یہ معلوم ہوا کہ قرآن پاک ہر شے کا بیان ہے اور

حضور اس کے عالم تھے۔ لہٰذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کو ہر شئی کا تفصیلی علم ہوگیا
اور تمام ما کان و ما یکون پر اطلاع حاصل ہوگئی۔

چودہویں آیت:" ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ" یعنی یہ غیب کی خبریں
ہیں جو ہم نے تیری طرف وحی کی ہے۔

پندرہویں آیت:" فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى"یعنی پس وحی کی اپنے
حبیب کی طرف جو کچھ وحی کی۔

۴۷۶ **معزز حضرات!** چوں کہ وقت بہت قلیل باقی رہ گیا ہے اس لیے اتنی ہی آیات پر
اپنے دلائل ختم کرتا ہوں۔ اب دو حدیثیں بھی تبرکاً اور پیش کردوں۔ طبرانی میں حضرت
ابوالدرداء سے مروی ہے:

" لقد تركنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ويحرك
طائر جناحيه اِلا ذكرنا منه علماً"

یعنی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ہم سے اس حال میں مفارقت کی کہ کوئی پرندہ
ایسا نہیں اپنے بازو کو ہلائے مگر حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے ہم سے اس کا بھی
حال بیان فرمادیا۔ تفسیر"روح البیان" میں ایک حدیث بیان کی جس کے الفاظ یہ ہیں:

"قال صلى الله عليه وسلم ليلة المعراج قطرت في حلقي قطرة
فعلمت ماكا ن ومايكون"

137 یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا کہ شبِ معراج میرے حلق
میں ایک قطرہ ٹپکایا گیا اس کے فیضان سے مجھے ما کان و ما یکون کا علم حاصل ہوگیا۔

حضرات گرامی! میں نے تو اپنا دعویٰ ثابت کردیا اور مولوی صاحب نے جو آیتیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

پڑھیں ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی مخلوق غیب نہیں جانتی اور جو آیتیں میں نے پڑھیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کو علم غیب حاصل ہے، تو ان دونوں قسموں کی آیتوں میں آپ تناقض مانیں گے یا آیات اثبات کو معاذ اللہ جھوٹا سمجھیں گے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں اور ان دونوں آیتوں میں اگر ایک ہی محمول مراد لیا جائے تو تناقض نہیں اٹھ سکے گا تو ضرور ہے کہ آیات نفی میں جو علم غیب مراد ہے آیات اثبات میں اس کے سوا دوسرا علم غیب مراد ہے۔ تو ظاہر ہو گیا کہ آیات نفی کا یہ مطلب کہ کسی مخلوق کو ذاتی علم غیب نہیں اور بے شک ہمارا اس پر ایمان ہے، جو کسی کے لیے بھی خدا کے سوا ذاتی علم غیب مانے اسے ہم قطعاً یقیناً کافر سمجھتے ہیں۔ اور آیات اثبات میں عطائی علم غیب مراد ہے۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کو خدا کا دیا ہوا علم غیب ہے اور اس پر بھی ہمارا ایمان ہے، اگر آپ اس کو نہ مانیں اور پہلی دونوں صورتوں میں سے کوئی اختیار کریں تو کیا قرآن پاک میں معاذ اللہ تناقض یا قرآن پاک کی آیات کا کلام الٰہی نہ ہونا قبول کریں گے تو کیا آپ کا یہ نیا کفر نہ ہوگا۔ مناظرہ تو ختم ہوا، اور بحمد اللہ اہل سنت کی فتح پر ختم ہوا۔ آپ کے اور آپ کے پیشواؤں گنگوہی وانبیٹھوی وتھانوی کے کفریات جو صرف مسئلہ علم غیب سے متعلق تھے پیش کیے گئے آپ ان کے جواب سے بالکل عاجز رہے آپ کا اور آپ کے پیشواؤں کا کافر ومرتد ہونا ثابت ہو گیا۔ ۴۷۷

میں آخر میں پھر کہتا ہوں کہ دیکھئے یہ گنگوہی، انبیٹھوی، تھانوی کام نہیں آئیں گے قیامت کے دن تو شفیع امت نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم سے کام پڑنا ہے۔ خدا کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم شفاعت فرمانے والے وہی ہیں۔ میزان میں نیکیوں کا پلہ بھاری بنانے والے وہی ہیں۔ پل صراط پر جہنم میں گرنے سے بچانے والے وہی ہیں پیاسوں کو شربت کوثر پلانے والے وہی ہیں۔ اپنی امت کو جنت میں لے جانے والے وہی ہیں۔ **للہ!** ان تھانوی انبیٹھوی، گنگوہی سے رشتہ توڑو، اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم سے غلامی کا علاقہ جوڑو۔ **دیکھو! دیکھو!!** گنگوہی،

انبیٹھوی، تھانوی کی محبت والفت وعظمت جو تمھارے دل میں ہے، اسے ایک پلے میں رکھو، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم سے جس قدر محبت والفت وعظمت ہونی چاہیے اسے دوسرے پلے میں رکھو، اور تولو اور انصاف کرو، کہ تمہارے دل میں کس کی محبت والفت زیادہ ہے۔ مولوی منظور حسین صاحب میں صاف کہتا ہوں مجھے ہار جیت مقصود نہیں اور اگر آپ کو اگر ہرانا منظور ہے تو میں ابھی لکھے دیتا ہوں کہ حشمت علی ہار گیا عاجز ہو گیا مولوی منظور حسین جیت گئے۔ اور میں اسی وقت آپ کے قدم چومنے کے لیے تیار ہوں۔ بس صرف ایک شرط ہے کہ دیو بندی پیشواؤں سے رشتہ توڑ کر دیو بندی دھرم سے منہ موڑ کر اپنے کفریات سے توبہ کر کے سچے سنی بن جایئے۔ اللہ توفیق بخشے۔ مگر مولوی صاحب پر میری گزارش کا شمہ بھر اثر نہ ہوا۔ ۴۷۸

اب رہی مولوی صاحب کی کمزوری تو آپ حضرات یہ دیکھ رہے ہیں کہ مولوی صاحب نے تو اپنا دعویٰ تو یہ کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کو اس قدر علوم غیبیہ عطا فرمائے کہ نہ کسی نبی کو ملے نہ کسی ولی کو نہ کسی فرشتے کو اور آپ نے صاف طریقہ سے یہ کہہ دیا کہ حضور کو ہرگز علم غیب نہیں تھا۔ ہرگز علم غیب نہیں تھا۔ لہٰذا مولوی صاحب اس سے زیادہ اور کیا شکست ہو سکتی ہے کہ خود ہی حضور کے لیے علوم غیبیہ حاصل ہونے کا اقرار کیا اور خود ہی اپنا رد کر دیا۔ تو کیا مولوی صاحب مجمع میں کھڑے ہو کر یہ پکاریں گے کہ میں ہار گیا؟ مجھ کو شکست فاش ہو گئی۔ ہرگز نہیں کہ ویسے ہی کوئی شخص اپنی کمزوری اور لاچاری کا معترف نہیں ہوتا تو کیا مجلس مناظرہ میں مولوی صاحب یہ بات تسلیم کریں گے۔ **لہٰذا اے حضرات گرمی!** آپ پر یہ امر واضح ہو گیا کہ مولوی صاحب نے کیا میرے کسی مطالبہ کا جواب دیا؟ کیا میرے کسی اعتراض کو حل کیا؟ ہاں اگر کچھ قابل ذکر ہیں تو دو باتیں ہیں ایک مبحث سے گریز دوسرے خارج از مبحث باتوں میں وقت کی اضاعت۔ اور میں نے ان کی ہر بات کا نہایت کافی اور کامل طریقہ سے ایسا جواب دیا کہ اس میں جائے سخن اور مجال دم زدن باقی نہ رہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layout.tif not found.

اب میری طرف ان کا کوئی سوال کوئی اعتراض کوئی جواب طلب، بات باقی نہیں ہے اور میرے مطالبات میں سے کسی کو مولوی صاحب نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ ان کے عجز کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہیں۔ میرے مطالبات وسوالات یہ ہیں (ان کی فہرست ہم ذیل میں لکھتے ہیں) **حضرات!** میرے یہ مطالبات ہیں جن کا جواب نہیں جو اصل مبحث سے تعلق رکھتے تھے جن کا جواب دینا آپ کے ذمہ ضروری تھا۔

وآخر دعوانا أن الحمد للّٰہ الذی هو علام الغیوب.
المظهر من ارتضی من رسول علی السر المحجوب. وأفضل
الصلوٰة وأکمل السلام علی ارضی من ارتضی وأحب ۴۷۹
محبوب. سید المطلعین علی الغیوب. الذی علمه ربه تعلیما.
وکان فضل اللّٰه علیه عظیماً ،فهو علیٰ کل غائب أمین.
وماهو علی الغیب بضنین۔ ولا هو بنعمة ربه بمجنون ۔ **مستور عنه**
ماکان أویکون . نزل علیه القرآن تبیاناً لکل شئ فأ حاط بعلوم
الأولین والآخرین، فعلوم آدم . وعلوم العالم . وعلوم اللوح
والقلم . کلها قطرة من بحار علوم حبیبنا صلی اللّٰه تعالیٰ علیه
وسلم وعلی آله وصحبه وبارک وسلم آمین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

میرے مطالبات کی فہرست

(۱)......آپ نے صفحہ ۳۸۵/ پر اپنا عقیدہ تو یہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کو اس قدر علوم غیبیہ عطا فرمائے، کہ نہ کسی نبی کو ملے، نہ کسی ولی، نہ کسی فرشتے کو اور آپ کے پیشوا مولوی رشید احمد مسئلۂ علم غیب کے صفحہ ۲/ پر لکھتے ہیں کہ: ہر چہار ائمہ مذاہب و جملہ علما متفق ہیں کہ انبیا علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں ہیں۔ اب فرمائیے کہ دیوبندی دھرم کا وہ عقیدہ ہے جو آپ نے لکھا، یا وہ جو آپ کے پیشوا نے؟۔

۴۸۲

(۲)......صفحہ ۳۸۵/ ان دونوں عقیدوں میں کون سا عقیدہ صحیح اور کون سا غلط ہے؟

(۳)......صفحہ ۳۸۵/ جب آپ اس مضمون کی تحریر پر ہم کو لکھ کر دے چکے ہیں کہ: میرا اور علمائے دیوبند کا عقیدہ بالکل ایک ہے تو یہ دونوں آپ کے عقیدے ہوئے یا نہیں؟

(۴)......صفحہ ۳۸۵/ آپ حضور کے لیے تو اس قدر علوم غیبیہ مانتے ہیں، جو کسی کو نہ ملے، اور آپ کے دوسرے پیشوا مولوی خلیل احمد کہتے ہیں؟ کہ حضور سے زیادہ شیطان کو علم ہے۔ تو کہیے دیوبندی جماعت کا وہ عقیدہ ہے جو آپ نے لکھا یا یہ ہے۔ جو خلیل احمد نے لکھا۔ اور اس میں کون سا عقیدہ صحیح ہے اور کون سا غلط؟

(۵)......صفحہ ۳۸۶/ اور چوں کہ ان کا عقیدہ آپ کا عقیدہ ہے تو یہ بھی آپ کا عقیدہ ہوا یا نہیں؟

43

(۶)......صفحہ ۳۸۶/ آپ تو حضور کے لیے اس قدر علم غیب مانتے ہیں جو کسی نبی ولی فرشتے کو نہیں ملا۔ اور آپ کے پیشوا مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ حضور کے برابر بچوں، پاگلوں، جانوروں، چار پاؤں کو علم غیب حاصل ہے۔ اب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

فرمائیے کہ ان میں کون سا عقیدہ صحیح ہے، آپ کا یا تھانوی صاحب کا؟

(۷)......صفحہ ۳۸۶/ مولوی صاحب ان تمام اقوال کو مدنظر رکھ کر فرمائیے کہ آپ کی جماعت کا مسئلہ علم غیب میں کیا عقیدہ ہے؟

(۸)......صفحہ ۳۸۶/ ایک مسئلہ علم غیب میں آپ کے پیشواؤں کے یہ اقوال کیوں مختلف ہیں؟۔

(۹)......صفحہ ۳۸۶/ آپ کے پیشواؤں کے ان تینوں اقوال میں کیا مسئلہ علم غیب کی بحث نہیں ہے۔ اگر ہے تو میں خارج از مبحث باتوں میں وقت صرف نہیں کرتا، ۴۸۳
اور آپ کا اس کو خارج از بحث کہنا کیا صریح دھاندلی نہیں ہے؟ اور اگر نہیں ہے تو اس کو ثابت کیجیے۔

(۱۰)......صفحہ ۳۸۶/ کیا مسئلہ علم غیب میں آپ کے پیشواؤں کے اقوال پیش کرنا علم غیب کی بحث سے نکل جانا ہے؟

(۱۱)......صفحہ ۳۸۶/ مولوی خلیل احمد صاحب و مولوی اشرفعلی صاحب کی ان عبارتوں میں چوں کہ حضور کی توہین ہے۔ لہٰذا یہ دونوں کافر ہوئے یا نہیں؟

(۱۲)......صفحہ ۳۸۶/ چوں کہ آپ کا اور علمائے دیوبند کا بالکل عقیدہ ایک ہے، تو آپ بھی اس ناپاک عقیدے کو مان کر کافر مرتد ہوئے یا نہیں؟

(۱۳)......صفحہ ۳۸۷/ کیا مولوی خلیل احمد اپنی اس عبارت میں علم عطائی کی بحث نہیں کر رہے ہیں؟

(۱۴)......صفحہ ۳۸۷/ مولوی خلیل احمد نے حضور کے لیے اولیا کے برابر بھی علم نہ مانا کیا یہ کفر نہیں؟

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

(۱۵)......صفحہ ۳۸۷/ آپ خود بھی اس عقیدہ کو مان کر کافر ہوئے یا نہیں؟

(۱۶)......صفحہ ۳۸۷/ کیا شرک نص سے ثابت ہو سکتا ہے؟

(۱۷)......صفحہ ۳۸۸/ مولوی اشرفعلی صاحب نے جو حضور کے لیے علوم لازم نبوت تھے ان کو مانا تو یہ ان کی علم غیب کی دو قسموں میں سے کونسی قسم میں داخل ہے۔ کل میں یا بعض میں؟

(۱۸)......صفحہ ۳۸۸/ پھر یہ علوم لازمۂ نبوت کل میں تو داخل نہیں ہو سکتے ہیں تو بعض
۴۸۴ میں ہوئے اور وہ جانوروں پاگلوں کو بھی حاصل ہیں بقول ان کے، تو یہ علم میں حضور کے مثل ہوئے تو کیا اس میں توہین نہیں اور کفر نہیں؟

(۱۹)......صفحہ ۳۸۸/ کوئی ایسی آیت یا نص قطعی پیش کیجیے جس سے معلوم ہو جائے کہ بچھیا کو اتنا علم ہے۔ اور بچھڑے کو اس قدر؟

(۲۰)......صفحہ ۳۸۸/ آپ کا ان عقائد کو خرافات جان کر پھر عقیدہ بنائے رکھنا کیا معنی رکھتا ہے؟

(۲۱)......صفحہ ۳۸۸/ چوں کہ آپ تھانوی صاحب کے ہم عقیدہ ہیں لہٰذا مکھی، مچھر، کھٹمل، پسو، جوں، بھیڑ، مکڑی کو کس قدر علم غیب ہے کسی آیت یا حدیث یا نص قطعی سے ثبوت دیجیے؟

(۲۲)......صفحہ ۳۹۲/ یہ علوم لازم نبوت حضور کو کب حاصل ہوئے آیا وقت ولادت یا بعثت یا بعد تمامی نزول قرآن یا تدریجاً وقتاً فوقتاً یا قبل وصال شریف؟

(۲۳)......صفحہ ۳۹۲/ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کے لیے تمام علوم لازم نبوت حاصل ہیں اور ایسا علم غیب جانوروں چار پاؤں کو بھی آپ مانتے ہیں تو کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

تمام جانوروں کو وہ تمام علوم حاصل ہیں جو نبوت کے لیے لازمی اور ضروری تھے؟

(۲۴)......صفحہ۳۹۲/جب جانوروں کے لیے وہ لازمہ نبوت علوم مانے تو تمھارے قول سے جانوروں کے لیے نبوت ثابت ہوئی یا نہیں؟

(۲۵)......صفحہ۳۹۲/جانوروں کے لیے جو علوم لازم نبوت مانے وہ کافر ہے یا نہیں؟

(۲۶)......صفحہ۳۹۲/آپ نے تھانوی کے ہم عقیدہ ہو کر جانوروں کو بھی نبی مان لیا۔ وہ اور آپ کافر ہوئے یا نہیں؟

۴۸۵ (۲۷)......صفحہ۳۹۵/کیا ایک مسلمان کی یہ شان ہو سکتی ہے کہ تمام روئے زمین کا علم شیطان کو مانے اور حضور کے لیے ایسا علم ماننے کو شرک کہے؟

(۲۸)......صفحہ۳۹۵/جب تمام روئے زمین کا علم حضور کے لیے ماننا شرک ہے، تو معلوم ہوا کہ یہ خدا کی خاص صفت ہے اور مولوی خلیل احمد نے اسی کو شیطان کے لیے ثابت کیا۔ تو شیطان کو خدا شریک مانا یا نہیں؟

(۲۹)......صفحہ۳۹۵/کیا ایک مسلمان کی یہ شان ہو سکتی ہے کہ جانوروں کے لیے علم غیب مانے اور حضور کے لیے انکار کرے؟

(۳۰)......صفحہ۳۹۵/کیا کسی کی توہین کرنے کے بعد اس کی تعریف کر دینے سے پہلی توہین مٹ جایا کرتی ہے؟

(۳۱)......صفحہ۳۹۶/اگر کوئی شخص مولوی اشرفعلی کو لکھے کہ تمھاری صورت اور ناک اور آنکھیں اور دانت جانوروں کے سے ہیں اور آخر میں اس کے یہ لکھ دے لیکن آدمی دکھلانے کے لیے جو نقشہ لازم و ضروری ہے وہ بتمامہا آپ کو حاصل ہے۔ تو اس پچھلی تعریف سے کیا اگلی توہین نہ رہے گی؟

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

(۳۲)......صفحہ۳۹۷/چوں کہ آپ ان کے سارے عقائد کو مانتے ہیں۔ لہٰذا آپ بھی کافر ہوئے یا نہیں؟

(۳۳)......صفحہ۳۹۸/کیا کسی شخص سے اس کا عقیدہ بغیر متعین کیے بحث ہو سکتی ہے اور اگر ہو گی بھی تو کیا وہ کوئی نتیجہ خیز بحث ہو گی؟

(۳۴)......صفحہ۳۹۸/جب آپ کے مسئلہ علم غیب میں مختلف عقائد ہیں تو کس عقیدہ کے تحت میں آپ سے بحث کی جائے؟

(۳۵)......صفحہ۴۰۰/" وَمَاعَلَّمْنٰهُ " میں جو علم ہے اس کے کیا معنی ہیں اور علم کے کتنے ۴۸۶
معنی آتے ہیں؟

(۳۶)......صفحہ۴۰۰/اس بات پر کیا دلیل ہے کہ آیتِ کریمہ میں علم بمعنی ''دانستن'' (جاننا) کی نفی ہے؟

(۳۷)......صفحہ۴۰۰/شعر کے کس قدر معنی ہیں؟

(۳۸)......صفحہ۴۰۰/کفار جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو شاعر اور قرآن پاک کو شعر کہتے تھے ان کی کیا مراد تھی؟

(۳۹)......صفحہ۴۰۰/کفار شعر و شاعر کہہ کر جو معنی مراد لیتے تھے تو آیت میں اسی کا رد ہے۔ یا دوسرے معنی کا۔ اگر دوسرے معنی کا رد ہے تو لازم آیا کہ سوال دیگر اور جواب دیگر؟

(۴۰)......صفحہ۴۰۱/اگر اسی معنی کا رد ہے تو وہ کیا معنی تھے آیا کلام موزوں یا قضایا مخیلہ؟

(۴۱)......صفحہ۴۰۱/اگر کلام موزوں تھے تو فن شعر کے ماہرین کیا کلام موزوں اور غیر موزوں بھی امتیاز نہ کر سکے اور قرآن پاک کیا کلام موزوں ہے؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

(۴۲)......صفحہ ۴۰۱/اگر کہیے کہ کفار قضایا مخیلہ کے اعتبار سے کہتے تھے تو قضایا صادقہ مراد تھے یا کاذبہ؟

(۴۳)......صفحہ ۴۰۱/اگر صادقہ تھے اور اس کی نفی قرآن نے فرمائی ہے تو لازم آئے گا کہ صدہا آیات کلام الٰہی میں نہ رہیں کہ قرآن شریف میں بکثرت ایسی آیات موجود ہیں؟

(۴۴)......صفحہ ۴۰۱/اگر کاذبہ مراد ہیں تو کفار قرآن پاک کو شعر کہہ کر جھوٹا کہتے تھے۔ تو آیت نے اسی مراد کا رد کیا تو آیت کا یہ مطلب ہوا یا نہیں کہ ہم نے اپنے حبیب کو جھوٹ بولنا نہ سکھایا اور یہ ان کی شان کے لائق بھی نہیں؟

(۴۵)......صفحہ ۴۰۲/جب آپ کہتے ہیں حضور کا علم تولنے کے لیے کوئی ترازو نہیں تو پھر آپ کے پاس کون سی ترازو ہے جس کے ایک پلے میں جمیع ما کان وما یکون کا علم رکھا۔ اور دوسرے میں حضور کا علم رکھا اور تول کر معلوم کر لیا کہ حضور کا علم ما کان وما یکون کے علم سے کم ہے؟

(۴۶)......صفحہ ۴۰۳/جھوٹ کا علم اللہ تعالیٰ کو بھی ہے یا نہیں؟

(۴۷)......صفحہ ۴۰۳/اگر علم بمعنی ''دانستن'' کے لیا جائے تو کیا حضور شعر کا مفہوم اور اس کے معنی اور نظم ونثر میں فرق نہ سمجھتے تھے، اور اس کا ثبوت کیا ہے؟

(۴۸)......صفحہ ۴۰۳/کیا علم کے معنی فقط ''دانستن'' کے ہی آتے ہیں؟

(۴۹)......صفحہ ۴۰۳/علم کے معنی ''ملکہ'' کے بھی آتے ہیں یا نہیں؟

(۵۰)......صفحہ ۴۰۳/اگر آتے ہیں تو اس میں اور علم بمعنی ''دانستن'' میں کیا فرق ہے؟

(۵۱)......صفحہ ۴۰۳/علم بمعنیٰ ''ملکہ'' کی نفی سے کیا علم بمعنیٰ ''دانستن'' کی نفی لازم آتی

ہے۔ اگر ہاں تو ثبوت کیا ہے؟

(۵۲)......صفحہ ۴۰۳/اگر علم بمعنی ''ملکہ'' کے نہیں آتا تو آیت: ''عَلَّمْنٰہُ صَنْعَۃَ لَبُوْسٍ'' اور حدیث شریف ''علموا أولادكم السباحه والرماية'' میں علم کس معنی میں آتا ہے؟

(۵۳)......صفحہ ۴۰۳/اس آیت کی تفسیر میں کسی مفسر نے کسی تفسیر میں علم شعر کی نفی مراد لی ہے؟

(۵۴)......صفحہ ۴۰۴/اگر شعر شان نبوت کے منافی ہے تو ان تمام علوم کو گنایئے جو شان نبوت کے منافی ہیں؟

(۵۵)......صفحہ ۴۰۴/جب آپ کے نزدیک جس کو شعر کا علم ہوا سے شاعر کہتے ہیں اور خدا کو شعر کا علم ہے۔ لہٰذا کفار نے تو حضور کو شاعر کہا تھا۔ آپ اللہ تعالیٰ کو بھی شاعر کہیے؟

(۵۶)......صفحہ ۴۰۴/تفسیر ''مدارک'' کا اس آیت کی تفسیر میں یہ مفہوم ہے پھر حضور کو شعر کا علم تھا۔ لیکن ''ملکہ'' نہیں تھا آپ اس مفسر کے کلام کو صحیح کہتے ہیں یا غلط؟

(۵۷)......صفحہ ۴۰۴/تفسیر ''روح البیان'' نے حضور کو نظم پر قادر مانا۔ آپ ان کے متعلق کیا حکم لگاتے ہیں؟

(۵۸)......صفحہ ۴۰۷/یہ مفسرین جو حضور کو علم شعر مانتے ہیں تو کیا یہ قرآن پاک کے صریح الفاظ سے معارضہ کرتے ہیں یا نہیں؟

(۵۹)......صفحہ ۴۰۷/''اِنَّ السَّاعَۃَ آتِیَۃٌ اَکَادُ اُخْفِیْہَا'' میں اخفا کی حد کب تک اور کہاں تک ہے؟

(۶۰)......صفحہ ۴۰۷/علامہ فخر الدین رازی حضور کے لیے علم قیامت پر اطلاع مانتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

ہیں وہ کس حکم کے مستحق ہیں؟

(۶۱)......صفحہ ۴۰۷/حضور نے یہ کیوں فرمایا کہ جس سے پوچھا گیا وہ پوچھنے والے سے زیادہ جاننے والا نہیں اور کیوں نہ فرمایا کہ مجھے اللہ نے قیامت کا علم نہیں دیا؟

(۶۲)......صفحہ ۴۰۹/آپ نے کہا کہ آیت میں مطلق اخفا فرمایا ہے۔تو سوال یہ ہے کہ آیت میں مطلق اخفا مراد ہے یا اخفائے مطلق؟

(۶۳)......صفحہ ۴۰۹/مطلق اخفا اور اخفائے مطلق میں کیا فرق ہے؟

۴۸۹ (۶۴)......صفحہ ۴۰۹/اخفا دوقسم کا،مطلق اخفا اور اخفائے مطلق ہے یا نہیں؟

(۶۵)......صفحہ ۴۰۹/مطلق اخفا موجبہ جزیہ کو اور اخفائے مطلق موجبہ کلیہ کو چاہتا ہے یا نہیں؟

(۶۶)......صفحہ ۴۰۹/مطلق اخفا اگر آیت میں مراد ہو تو آیت کا موجبہ جزیہ اس طرح بنے گا یا نہیں ”بعض الزمان أكاد أخفى فيه الساعة“یعنی کچھ زمانہ تک قیامت کو چھپانا چاہتا ہوں؟

(۶۷)......صفحہ ۴۰۹/اور اگر اخفائے مطلق مراد ہو تو آیت کا موجبہ کلیہ اس طرح بنے گا یا نہیں؟”كل زمان اكاد اخفى فيه الساعة“یعنی ہر زمانہ میں قیامت کو چھپانا چاہتا ہوں جب قیامت قائم ہوگی اس وقت تمام مخلوق پر قیامت ظاہر ہوگی یا نہیں؟

(۶۸)......صفحہ ۴۰۹/اگر آیت میں اخفائے مطلق مراد لیا جائے تو لازم آئے گا یا نہیں؟ کہ کسی زمانہ کسی وقت میں کسی پر قیامت ظاہر نہ ہوگی یہ معنی غلط ہیں یا نہیں؟

150 (۶۹)......صفحہ ۴۰۹/اگر یہ معنی غلط ہیں تو آیت میں اخفائے مطلق مراد لینا غلط اور مطلق اخفا مراد لینا صحیح ہوا یا نہیں؟

(۷۰)......صفحہ ۴۰۹/اگر آیت میں مطلق اخفا مراد ہے،تو آیت کا یہ مطلب ہوا یا نہیں

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ زمانہ تک قیامت کے علم کو چھپانا چاہا تمام مخلوق سے؟

(۷۱)......صفحہ ۴۱۰/حضرت شیخ کہتے ہیں سورہ”لقمان“والی پانچوں باتوں کا علم خدا کے سوا دوسروں کو وحی والہام کے ذریعہ سے ہوجاتا ہے۔تو اس میں آپ کا قول صحیح ہے یا شیخ کا۔اور شیخ کس حکم کے مستحق ہیں؟

(۷۲)......صفحہ ۴۱۰/وحی انبیا کو اور الہام اولیا کو ہوتا ہے یا نہیں؟

(۷۳)......صفحہ ۴۱۰/ان پانچ چیزوں کا علم اللہ تعالیٰ کسی دوسرے کو دے سکتا ہے یا نہیں؟

۴۹۰ (۷۴)......صفحہ ۴۱۲/ باوجود کلمہ گوئی کے بموجب حکم خداوندی کے منکر علم غیب کو آپ مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں؟

(۷۵)......صفحہ ۴۱۲/علمائے دیوبند کے مسلمان ہونے کی کیا آپ کوئی وجہ پیش کر سکتے ہیں۔

(۷۶)......صفحہ ۴۱۳/کیا آپ کے نزدیک خلافت کمیٹی والے باوجود افعال کفریہ کرنے کے کافر نہیں؟

(۷۷)......صفحہ ۴۱۳/اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے علمائے ندوہ اور ساری دنیا کو کافر کہاں لکھا ہے؟

(۷۸)......صفحہ ۴۱۳/ساری دنیا کو کافر ومشرک آپ کہتے ہیں یا ہم؟

151 (۷۹)......صفحہ ۴۱۳/آپ کہتے ہیں کہ علوم خمسہ کا علم خدا نے نہ کسی کو دیا نہ دے گا تو پھر ایک فرشتے کو اس کا علم کہ کل کیا کرے گا کیسے ہوگیا؟

(۸۰)......صفحہ ۴۱۴/آپ کے نزدیک اس کا علم کہ مادہ کے پیٹ میں کیا ہے خدا نے کسی کو نہیں دیا تو حضور کو یہ علم کیوں کر ہوگیا کہ حضرت فاطمہ کے لڑکا ہوگا؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

(۸۱)......صفحہ۴۱۵/آپ کو اس کا علم کہ کل کیا کرے گا۔خدا کے سوا کسی کو نہیں مانتے تو پھر حضور کو یہ علم کہ کل میں جھنڈا علی کو دوں گا۔اوران کے ہاتھ پر فتح ہوگی کیسے ہوگیا؟

(۸۲)......صفحہ۴۱۶/کیا آپ کے نزدیک اس فقرہ ’’ڈھائی منٹ میں کردوں گا اپنا پورا کام‘‘ میں آپ کی توہین ہوگئی اور آپ کے پیشوا حضور کو صاف صاف گالیا دیں تو کیا اس میں توہین نہیں ہے؟

(۸۳)......صفحہ۴۱۷/جب آپ کے نزدیک اللہ نے یہ نہیں بتایا کہ کون کہاں مرے گا تو پھر حضور کو یہ علم کہ بدر میں فلاں یہاں مرے گا اور فلاں وہاں کس طرح ہوگیا؟

(۸۴)......صفحہ۴۱۷/جب علم ذاتی کی نفی اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے،تو مفسرین اور علمائے کرام اور خاص کر شیخ محقق علم ذاتی کی نفی کر رہے ہیں۔لہٰذا یہ تمام جاہل ہوئے کہ نہیں؟

(۸۵)......صفحہ۴۱۹/ہمارا عقیدہ بالکل مفسرین کے موافق ہے۔آپ ان کے کلام سے اپنی موافقت دکھایئے؟

(۸۶)......صفحہ۴۱۹/حضرت شیخ اور مُلّا جیون رحمہما اللہ علوم خمس اور علم قیامت کو اولیا کے لیے بھی مانتے ہیں تو اس کا کیا جواب ہے۔

(۸۷)......صفحہ۴۲۰/جب حضور نے علم خمسہ اپنے لیے ثابت کیے تو حضور نے سورہ لقمان والی آیت کا کیا مطلب سمجھا؟

(۸۸)......صفحہ۴۲۱/تفسیر ’’روح البیان‘‘ نے جو علم قیامت کو حضور کے لیے ثابت کیا۔ اس کا کیا جواب ہے؟

(۸۹)......صفحہ۴۲۲/آپ کے اکابر کا دامن اگر عقائد کفریہ سے پاک ہے تو ذرا پاک

کر کے تو دکھایئے؟

(۹۰)......صفحہ۴۲۲/تفسیر ’’خازن وکبیر‘‘ نے انبیا علیہم السلام کے اس قول ”لاعلم لنا“ کا یہ مطلب بیان کیا کہ انھوں نے اپنے علم کے اظہار میں سوئے ادبی سمجھی۔اور آپ کہتے ہیں کہ ان کو علم ہی نہیں تھا۔لہٰذا آپ کا قول صحیح ہے یا ان مفسرین کا؟

(۹۱)......صفحہ۴۲۳/جب آپ کا مدعیٰ ثابت نہیں ہوا تو میرا تو مدعیٰ اسی سے ثابت ہوگیا؟

(۹۲)......صفحہ۴۲۴/ایک حدیث میں آیا کہ حضور نے فرمایا مجھ پر ہر چیز ظاہر ہوگئی اور میں نے ہر شے کو پہچان لیا۔دوسری حدیث میں ہے: میں نے جو کچھ زمین اور آسمان میں ہے جان لیا اس سے ماکان و مایکون کا علم ثابت ہوا یا نہیں؟

(۹۳)......صفحہ۴۲۴/حضرت شیخ نے تمام علوم کلی و جزوی کا حضور کے لیے احاطہ مانا۔ اس سے تمام ماکان و مایکون کے علوم حضور کے لیے حاصل ہوئے یا نہیں؟

(۹۴)......صفحہ۴۲۵/حضرت ثوبان والی حدیث جس سے تمام مشارق ومغارب کا حضور کو علم ثابت ہوا اس کا کیا جواب ہے؟

(۹۵)......صفحہ۴۲۵/اس کے کیا معنی ہیں کہ اگر آپ کوئی حدیث پیش کریں تو وہ نص قطعی ہوجائے۔اور اگر میں پیش کروں تو وہ نص قطعی نہ ہو؟

(۹۶)......صفحہ۴۲۶/حضرت حذیفہ والی حدیث سے حضور کو تمام ماکان و مایکون کا علم ثابت ہوا یا نہیں؟

(۹۷)......صفحہ۴۲۷/ ”عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ“ سے اور پھر اس کی تفسیر سے حضور کو علم غیب سے ثابت ہوا یا نہیں؟

(۹۸)......صفحہ۴۲۷/مفسرین جب آیات نفی سے حضور کے لیے علم غیب کی نفی ثابت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

نہیں کرتے تو پھر حضور کے علم غیب کی نفی میں ان کو پیش کرنا حضور کی شان گھٹانا ہے یا نہیں؟

(۹۹)......صفحہ ۴۲۹/خارج از بحث باتیں میں نہیں کرتا بلکہ آپ کرتے ہیں؟

(۱۰۰)......صفحہ ۴۳۰/جس طرح آپ حضور کے علم کا انکار کرتے ہیں اسی طرح ان آیات واحکام کا بھی انکار کیجیے جو مکرر نازل ہوئیں؟

(۱۰۱)......صفحہ ۴۳۱/کیا "علمتم مالم تعلموا" کی تفسیر میں کسی مفسر نے یہود کے لیے علم غیب ثابت کیا ہے؟

۴۹۳

(۱۰۲)......صفحہ ۴۳۱/آپ کا کفار کے لیے علم غیب ثابت کرنے کا الزام مجھ ہی پر نہیں بلکہ سارے مفسرین پر ہوا بلکہ خود آپ پر ہوا۔اور ان مفسرین کی تفاسیر کو بالکل غلط کہیے؟

(۱۰۳)......صفحہ ۴۳۳/جب آپ کی پیش کردہ دلیلوں کا میں نے کافی جواب دے کر اپنی دلیل بنالیا تو وہ دلائل آپ کی شمار میں کیوں آتے ہیں؟

(۱۰۴)......صفحہ ۴۳۳/آیت میں جو علوم اللہ کے ساتھ مخصوص بیان کیے گئے وہ ذاتی ہیں؟

(۱۰۵)......صفحہ ۴۳۵/مینہ برسنے کا علم حضور نے خود اپنے لیے ان دو حدیثوں میں بیان کیا۔لہٰذا یہ آپ کو ذاتی علم تھا یا عطائی؟

(۱۰۶)......صفحہ ۴۳۵/تفسیر ''عرائس البیان'' نے مینہ برسنے کا علم اولیا کے لیے مانا اس کو مخصوص بحضرت عزت تبارک وتعالیٰ کہنا کیا معنی رکھتا ہے؟

154

(۱۰۷)......صفحہ ۴۳۶/علم "مافی الأرحام" کی چند خبریں خود حضور نے دی اس کا کیا جواب ہے؟

(۱۰۸)......صفحہ ۴۳۶/حضرت ابوبکر صدیق کا اپنی لڑکی کی خبر دینا جو ابھی پیدا بھی نہیں

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

ہوئی تھی۔اور یہ انھیں علوم خمسہ میں سے ہے اس کا کیا جواب ہے؟

(۱۰۹)......صفحہ ۴۳۸/انھیں علوم خمسہ میں سے کل کے علم کو حضور نے خود بتایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمین پر اترنے نکاح کرنے۔اولاد ہونے۔پینتالیس برس قیام فرمانے کی خبر دی۔فرمایئے یہ حضور کو کیسے علم ہوا؟

(۱۱۰)......صفحہ ۴۳۸/ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی ہجرت کے ساٹھویں سال شہید ہونے کی خبر دی بتلایئے یہ انھیں علوم خمسہ کا ایک علم کس طرح حاصل ہوا؟

۴۴۹

(۱۱۱)......صفحہ ۴۳۸/ان ہی میں سے ایک یہ علم کی کل کہاں مرے گا خود حضور نے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہی نہیں بلکہ جائے دفن بھی ظاہر فرمادی۔کہیے یہ علم کیسے حاصل ہوگیا؟

(۱۱۲)......صفحہ ۴۴۱/ابریز نے تو اقطاب اور غوث کے لیے بھی علم قیامت ثابت کیا یہ کس حکم کے مستحق ہیں اس کا کیا جواب ہے؟

(۱۱۳)......صفحہ ۴۴۱/اسی ابریز نے ہر متصرف کو بغیر ان علوم خمس کے جانے ہوئے تصرف ممکن نہیں لکھا۔لہٰذا ان کا کیا حکم ہے اور حضور کو کس طرح علم قیامت حاصل نہ ہوگا؟

(۱۱۴)......صفحہ ۴۴۱/تفسیر ''عرائس البیان'' میں: "لَا یَعْلَمُھَا اِلَّاھُوَ" کا یہ مطلب بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ظاہر کرنے سے پہلے کوئی نہیں جانتا اور صفی و خلیل وحبیب و

155

ولی مطلع ہوجاتے ہیں۔فرمایئے ان کے متعلق کیا حکم؟ اور یہ تفسیر صحیح ہے یا غلط؟

(۱۱۵)......صفحہ ۴۴۲/تفسیروں کو جو آپ کہتے ہیں ٹھکرادی جائے گی۔تو یہ کہنا کیا تفسیروں کے ساتھ گستاخی نہیں ہے؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

(۱۱۶)......صفحہ۴۴۲/ جو تفسیریں دوسری آیات واحادیث سے ماخوذ ہوں وہ حضور کی تفسیر سے کیسے ٹکرا سکتی ہیں؟

(۱۱۷)......صفحہ۴۴۳/ جب علوم خمسہ کی تفسیر ان مفسرین کی حضور کی تفسیر سے ٹکرا گئی تو انھوں نے ضرور تفسیر بالرائے کی ہوگی۔ لہٰذا یہ مفسرین حضور کی حدیث کے اعتبار سے کافر ہوئے یا نہیں؟

(۱۱۸)......صفحہ۴۴۳/ اور چوں کہ یہ علوم خمسہ حضور نے خود اپنے لیے ثابت کیے، لہٰذا حضور کا کلام آپ کے اعتبار سے خود اپنے کلام سے بھی ٹکرا گیا یا نہیں؟

(۱۱۹)......صفحہ۴۴۳/ ”وَمَاهُوَعَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ“ سے حضور کو علم غیب ثابت ہوا یا نہیں؟

(۱۲۰)......صفحہ۴۴۴/ حضرت انس والی حدیث سے حضور کو ”مافی الغد“ کا علم حاصل ہوا یا نہیں؟

(۱۲۱)......صفحہ۴۴۶/ مغیبات کون سا صیغہ ہے اور کس باب سے ہے اور کیا تعلیل ہے؟

(۱۲۲)......صفحہ۴۴۷/ حضرت عمر والی حدیث سے حضور کو ابتداے آفرینش سے دخول جنت دوزخ تک کے تمام علوم حاصل ہوگئے۔ کہیے جمیع ما کان وما یکون کا علم ثابت ہوگیا یا نہیں؟

(۱۲۳)......صفحہ۴۴۸/ جو احادیث ہم نے علم خمس کے بارے میں پیش کیں ان سے آپ حضور کو علم ذاتی مانتے ہیں یا عطائی اگر دونوں سے انکار ہے تو یہ احادیث کیا بالکل چھوڑ دی جائے گی؟

(۱۲۴)......صفحہ۴۴۸/ ”شرح قصیدہ بردہ“ والی عبارت میں جو حضور کے لیے علوم خمسہ پر اطلاع مانی ہے فرمائیے یہ صحیح ہے یا غلط؟

(۱۲۵)......صفحہ۴۴۹/ حضرت ابن عباس اور ابن مسعود اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہم کے متعلق آپ کا یہ کہنا کہ علم عطائی کی نفی کرتے ہیں۔ سراسر افترا ہے یا نہیں؟

(۱۲۶)......صفحہ۴۵۳/ حضرت استاذ العلما مدظلہ العالی نے حضور کو ظالم کہاں لکھا ہے؟

(۱۲۷)......صفحہ۴۵۳/ کیا حضور نے علوم خمسہ کے عطائی ہونے کی کہیں نفی فرمائی ہے؟

(۱۲۸)......صفحہ۴۵۴/ یہ عبارت ابلیس کا علم معاذ اللہ ہرگز علم اقدس سے وسیع نہیں۔ ”خالص الاعتقاد“ میں کہاں لکھی ہے؟

(۱۲۹)......صفحہ۴۵۴/ ”وَمَاهُوَعَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ“ کی تفسیر سے حضور کو علم غیب ثابت ہوا یا نہیں؟

(۱۳۰)......صفحہ۴۵۵/ ”عَالِمُ الْغَيْبِ“ (الایہ) سے حضور کو علم غیب ثابت ہوا یا نہیں؟

(۱۳۱)......صفحہ۴۵۶/ آپ حضور کو اگر بعض علوم غیبیہ مانتے ہیں تو یہ گنگوہی صاحب کے خلاف ہے۔

(۱۳۲)......صفحہ۴۵۶/ کل اور بعض کی کیا تعریف ہے اور ان میں کیا نسبت ہے؟

(۱۳۳)......صفحہ۴۵۶/ دعویٰ اور دلیل میں کیا فرق ہے؟

(۱۳۴)......صفحہ۴۵۷/ ”مَاكَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ“ (الا یہ) سے حضور کو علم غیب ثابت ہوا یا نہیں؟

(۱۳۵)......صفحہ۴۵۸/ حضور کو بعض علم غیب ماننے پر آپ گنگوہی صاحب کے اور اپنے حکم سے مشرک ہوئے؟

(۱۳۶)......صفحہ۴۵۹/ ”اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ“ (الایہ) اور اس کی تفسیروں سے کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

حضور کو جمیع ما کان وما یکون کا علم ثابت ہوا یا نہیں؟

(۱۳۷)......صفحہ ۴۶۱/قرآن واحادیث ہمارے ہاتھ میں ہے یا تمھارے؟

(۱۳۸)......صفحہ ۴۶۱/صحابہ وتابعین وسلف صالحین وتمام امت ہمارے ساتھ ہے یا تمھارے؟

(۱۳۹)......صفحہ ۴۶۷/تفسیر ’’روح البیان وکبیر وعزیزی‘‘ نے حضور کے لیے علم قیامت کو حاصل مانا یا نہیں؟

(۱۴۰)......صفحہ ۴۶۹/ ’’وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْداً‘‘ اور اس کی ’’تفسیر عزیزی ومعالم‘‘ سے حضور کو علم وسیع ثابت ہوا یا نہیں؟ ۴۹۷

(۱۴۱)......صفحہ ۴۷۲/ ’’تفسیر خازن‘‘ والی حدیث سے حضور نے قیامت تک کی ہر شئی کے علم کا اپنے لیے دعویٰ کیا اور طعنہ کرنے والوں پر غضب فرمایا آپ اس کو بھی مانتے ہیں یا نہیں؟ اور آپ منافقین کے متبع ہوئے یا نہیں؟

(۱۴۲)......صفحہ ۴۷۳/جب قرآن پاک میں ہر شئی کی تفصیل ہے تو حضور کو ہر شئی کا تفصیلی علم ہوا یا نہیں؟

(۱۴۳)......صفحہ ۴۷۴/کیا کسی آیت وحدیث میں صراحۃً قیامت کے علم عطائی کی نفی آئی ہے؟

(۱۴۴)......صفحہ ۴۷۴/حضور نے سوال قیامت کے جواب پر یہ کیوں نہیں فرمایا کہ مجھ کو اس کا علم نہ عطا ہوا اور نہ آئندہ ہوسکتا ہے؟

(۱۴۵)......صفحہ ۴۷۵/علم قیامت اسرار میں سے ہے یا نہیں؟

(۱۴۶)......صفحہ ۴۷۵/ ’’نوار التنزیل‘‘ سے علم اسرار کا افشا حرام ثابت ہوا یا نہیں؟

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

(۱۴۷)......صفحہ ۴۷۷/ ’’طبرانی‘‘ کی حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور کو پرند کے پر ہلانے کی بھی اطلاع ہے۔فرمایئے یہ صحیح ہے یا غلط؟

(۱۴۸)......صفحہ ۴۷۷/ ’’تفسیر روح البیان‘‘ کی منقولہ حدیث سے میرا دعویٰ یعنی تمام ما کان وما یکون کا علم حضور کو نہایت صریح الفاظ میں ثابت ہوا یا نہیں؟

(۱۴۹)......صفحہ ۴۷۸/آیات اثبات کو نفی میں یا تو آپ تناقض مانیں گے یا آیات اثبات کو جھوٹا سمجھیں گے اور یہ دونوں کفر ہیں؟

(۱۵۰)......صفحہ ۴۷۹/آپ نے اپنے دعوے میں تو حضور کے لیے بعض علوم غیبیہ کا اقرار کیا تھا اور اب صاف طریقہ سے انکار کر دیا تو آپ نے خود اپنا ہی رد کر دیا یا نہیں؟ ۴۹۸

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

تمام دیوبندیوں کی حالت زار

ہمارے مناظر اعظم شیر بیشۂ اہل سنت کی تقریروں سے مجمع میں نہایت گہرا اثر
پڑا۔ مولوی منظور حسین صاحب کا لاجواب ہونا عاجز و مغلوب ہونا تمام حاضرین
احساس کر رہے تھے۔ مولوی صاحب کی حالت زار قابل دید تھی۔ ان کا اور ان کی
ساری جماعت کا دم خشک ہو رہا تھا چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ رنگ زرد پڑ گئے
تھے۔ مولوی صاحب کا مسکرانا (جو ان کی عادت تھی) بھول گئے تھے۔ سکوت کی مہر منہ کو
لگی ہوئی تھی۔ تصویر حیرت بنے بیٹھے تھے۔ ان کے طرفدار شرم سے سر جھکائے بیٹھے ۴۹۹
تھے۔ عجیب منظر تھا جب شیر بیشۂ اہل سنت اتنے بڑے عظیم الشان مجمع میں ان کو تائب
ہونے کے متعلق فرما رہے تھے۔ ہر شخص حق و ناحق باطل اور غیر باطل کا امتیاز کر رہا تھا۔
اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اس نے حق کا بول بالا کیا اور باطل و ناحق کا منہ کالا کیا۔
اہل حق کو فتح و نصرت عطا فرمائی اور اہل باطل کو شکست دے کر ذلیل و رسوا کیا۔

وہابیہ کی شکست کا قدرتی منظر

جب مولوی منظور حسین صاحب کی آخری تقریر ختم ہوئی ایک لحیم شحیم شخص ان کی
جماعت کے تخت پر پہنچے اور اپنے مناظر صاحب کو اٹھانا چاہا۔ بے چارے کو خود اپنے
آپ کو سنبھالنا دشوار تھا دوسرے کا بوجھ کیوں کر برداشت کر سکتے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دیوبندی
مناظر کا سر نیچے اور پاؤں اوپر عمامہ کہیں جا پڑا، چشمہ کہیں گر پڑا۔ حقیقۃً یہ قدرتی تحدید 160
تھی جو دربار رسالت کے بدگویوں کو ہونی چاہیے۔ عجب منظر تھا اور پانچ چھ ہزار
آدمیوں کی نگاہیں اس میں اور لطف پیدا کر رہی تھیں۔

علمائے اہل سنت کا جلوس

جب ہمارے شیر سنت کی تقریر ختم ہوئی تو فوراً اہل سنت نے ہاتھوں ہاتھ ان کو اپنے
سروں پر اٹھا لیا اور اسی مجمع میں ہار پھول گلے میں ڈالے۔ عمامے سروں پر رکھ دیے اور
پھر وہاں سے قیام گاہ کی طرف جلوس اٹھا سوا ان چند نفس کے تمام حاضرین جلوس میں
شریک تھے۔ اللہ اکبر اور یارسول اللہ کے نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے فاتح عالم کے
قیام گاہ تک پہنچے وہاں پہنچ کر نماز عصر ادا کی اس کے بعد حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اجمل
۵۰۰ صاحب دام مجدہٗ نے اپنے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور جناب چودھری خورشید علی
خاں صاحب نے اہل سنبھل کی طرف سے علمائے کرام کا شکریہ ادا کیا۔ اور خاص کر
حضرت مولانا شاہ محمد اجمل صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مسلمانان سنبھل کو اس
طرف توجہ دلائی کہ مدرسہ اسلامیہ حنفیہ انجمن اہل سنت و جماعت جس کو حضرت مولانا
اجمل شاہ صاحب نے مسجد جہان خاں میں قائم فرمایا ہے۔ اس کی امداد و اعانت تمام
مسلمانان سنبھل کا فرض ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ دامے قدمے قلمے سخنے اس مدرسہ
کی خدمت کریں تا کہ نہ فقط سنبھل کا ہی بلکہ ہندوستان کا ہر گوشہ گوشہ اس کی علمی و مذہبی
روشنی سے جگمگا اٹھے۔ پھر حضرت مولانا رحم الٰہی صاحب نے ایک مختصر تقریر میں کیفیت
مناظرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے اہل سنت میزبانوں کا بالخصوص حضرت مولانا مولوی محمد
اجمل شاہ صاحب کا شکریہ ادا کیا جن کی مبارک کوششوں سے اہل سنبھل کو یہ مبارک دن
دیکھنے کو ملا۔ پھر شیر سنت نے اہل سنت کی اس فتح مبین کے شکریہ میں مختصر طور پر میلاد
161 شریف پڑھا اور تمام مجمع نے کھڑے ہو کر اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کی
سرکار میں صلوٰۃ و سلام عرض کیا اور اسی پر جلسہ برخاست ہوا۔ پھر دوسرا ایک جلسۂ فتح محلّہ
چوک دیپا سرائے میں منعقد ہوا جس میں کئی ہزار کا مجمع تھا پھر بعد بیان کے تمام معززان
شہر اور کثیر انبوہ نے نعرے بلند کرتے ہوئے بازار میں گذر کر اپنے محترم مہمانوں کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

501

رخصت کیا۔موٹر کی روانگی کے وقت اہل سنت اپنے کلیجے تھام کر رہ گئے۔بے اختیار سب کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے بلکہ بعض تو چیخنے لگے۔جب موٹر نظروں سے غائب ہو گیا۔ تو اپنے حسرت وارمان کو سمجھاتے ہوئے واپس آئے۔

وہابیوں کے گھروں میں ماتم

اس دن وہابیوں کے گھروں میں ماتم تھا۔اہل سنت سے منہ چھپاتے پھرتے تھے۔سب کی زبانوں پر مہر سکوت لگی ہوئی تھی۔اپنی ذلت ورسوائی کا اچھی طرح سے خود احساس تھا۔مگر اہل سنت کو گالیوں سے یاد کرنے کے سوا اور کچھ بس نہ چلتا تھا۔نشست گاہیں سرد پڑ گئی تھیں۔بعضوں نے ہفتوں تک گوشہ نشینی اختیار کر لی،کتنوں نے کچھ زمانہ تک بازار کی آمدورفت بند کر دی اور اکثر نے اپنے خیالات باطلہ سے توبہ کی۔

فتح پر پردہ ڈالنے کی کوشش

جب اہل سنت کی طرف سے فتح کا اشتہار شائع ہوا۔تو انھیں صدمہ ہوا۔اور یہ خیال کیا کہ اب یہ ذلت ورسوائی عالم آشکار ہوئی جاتی ہے۔دوسرے مقامات کے آدمی بھی اس ذلت پر مطلع ہوتے جاتے ہیں اس وقت ان کے پرانے تجربہ کار رہوا خواہوں نے اپنے پرانے شیوہ کے مطابق پھر جھوٹ سے استمداد واستعانت کی اور ایک اشتہار چھاپ دیا۔لیکن اگر سنبھل میں اس کو طبع کراتے تو اور زیادہ شرمندگی حاصل ہوتی اور نیز ایسا جیتا جھوٹ نہ ہوتا اس لیے اس واقعہ کو جھوٹ کی مشین (یعنی دیوبند) میں ڈھلوایا لیکن اس اشتہار کی اشاعت دوسرے مقامات کے ساتھ مخصوص کر دی۔اور سنبھل میں اس کے چھپانے ہی کی ایسی کوشش کی جیسی کہ لال چیتھڑوں کے چھپانے کی کوشش کی جایا کرتی ہے۔اور اس میں نہایت بے باکی کے ساتھ یہ لکھ مارا کہ اہل سنت ہمارے

File E:\ssssssss\layour.tif not found.

502

مقابلہ میں عاجز ہو گئے۔خیر انھیں جھوٹ ہی مبارک رہے۔اور اب ان کے پاس اس کے سوا اور کیا سامان باقی رہا۔مجبوری میں جھوٹ بھی نہ بولیں تو کیا کریں اور حقیقت یہ ہے کہ جس قوم کا خدا جھوٹ بول سکے اس کے پجاریوں سے جھوٹ کی کیا شکایت ہے۔ **مسلمانو!** حقیقت یہ ہے کہ اس فرقہ کے مذہب کی تعمیر ہی جھوٹ پر قائم ہے۔

چنانچہ کسی کے نام سے کتابیں یہ تصنیف کر دیں،صفحات یہ تراش لیں،بالکل غلط مضامین کسی کے نام سے گڑھ کر یہ چھاپ دیں،مطبع یہ گڑھ لیں،کسی کے نام کی مہریں یہ بنالیں،عبارتوں میں تحریفیں یہ لیں،حوالوں میں اپنی طرف سے قطع وبرید کر کے کچھ کا کچھ یہ دکھادیں،حدیثوں میں کتر بیونت کر کے کچھ کا کچھ یہ سنادیں،آیتوں میں اپنا من گڑھت مطلب یہ پہنادیں،مذہب کی متفقہ کتب کو تصرف کر کے یہ طبع کرادیں تو پھر آج ان کی طبع زاد روداد کی کیا شکایت کریں۔آپ کو اس کے کذب وافترا کہاں تک شمار کرائیں۔دس بیس جھوٹ ہوتے تو ان کو پیش کیا جاتا،مگر جس کی کوئی بات کذب وافترا سے خالی نہ ہو اس کا کہاں تک پیچھا کیا جائے۔پھر ایک تو وہ کذب ہوتا ہے جو فوری ہو لیکن یہ روداد جس کا نام ''فتح الابرار علی الفجار'' وملقب بہ'' صاعقہ آسمانی برفرقہ رضاخانی'' ہے تین ماہ سے نہایت عرق ریزی کے ساتھ سب پرانوں اور نیوں نے تیاری کی ہے، اس کا کیا بیان ہے۔اس میں تو جھوٹ افترا کوٹ کوٹ کر بھرے گئے ہیں۔لیکن میں بطور نمونہ کے ایک کذب بالکل اول کا اور ایک بالکل آخر کا پیش کروں تاکہ آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ جس کتاب کی دونوں حدوں میں ایسا جیتا جھوٹ ہے ان کے مابین جتنا بھی جھوٹ بکا ہوگا وہ کم ہے۔پہلا جھوٹ اور افترا ملاحظہ ہو۔مولوی حشمت علی صاحب نے تمامی نزول قرآن کی تاریخ میں آٹھ مختلف قول ذکر کر کے اکیاسی روز والے قول پر یہ حدیث پیش کی تھی جو ہماری روداد کے صفحہ پر موجود ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔ابن جریر سے مروی ہے آیت کریمہ:''اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ'' کے نزول کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اکیاسی رات دنیا میں تشریف فرمارہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اوراس سراپا صداقت روداد کے صفحہ ۸۹ر پر اسی حدیث کو مولوی حشمت علی صاحب کی
تقریر میں ان الفاظ میں نقل کیا۔ روی ابن جریر (یعنی ابن جریر سے مروی ہے)
''اس روایت کا مضمون یہ تھا کہ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم پر یوم وفات
تک برابر وحی نازل ہوتی تھی اور سب سے زیادہ وحی اس روز نازل ہوئی جس دن آں
حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کی وفات شریف ہوئی ہے''۔

اب مسلمانو! ذرا تم انصاف سے کہنا کہ کیا یہ اسی حدیث کا مضمون ہے جو ہمارے
شیر بیشۂ اہل سنت نے پیش کی تھی۔ یہاں آپ کو ایک بات یہ بھی معلوم ہوگئی کہ مناظر
اعظم شیر بیشۂ اہل سنت کی تقریروں کو اپنی روداد میں اسی طرح پیش کیا ہے، اور اسی پر اپنی ۵۰۳
تقریریں جمائی ہیں۔ یہ تو اس رودادِ مناظرہ کا پہلا افترا پہلا کذب ہے۔ اب دوسرا اسی
روداد کا بہتان ملاحظہ ہو۔ اسی سچی روداد ''فتح الابرار'' کا سب سے آخری صفحہ جس پر
مناظرہ کی کیفیت ختم کی ہے یعنی صفحہ ۱۵۳ر (مولوی حشمت علی صاحب نے) ''فریضۂ
عصر کو بلاوجہ بالکل یا اس کے وقت مستحب پر ترک کر کے دربارِ رسالت سے فــقــد
کفر یا منافقی کا خطاب باعتاب پایا۔'' اس حیاداری کا کچھ ٹھکانہ ہے کہ ہمارے علمانے
نمازِ عصر بالکل ہی ترک کردی اس دغابازی اور مکاری کی کچھ انتہا ہے؟ کیا دنیا میں کوئی
فرقہ کوئی ملت کوئی گمراہ سے گمراہ جماعت ہزار ہا آدمیوں کے سامنے کے واقعہ کو ایسا
جھٹلا سکتی ہے اور پھر اپنی آنکھ سے بالکل حیا و غیرت کا چشمہ اتار کر ایسا جیتا جھوٹ اور ایسا
صریح کذب طبع کرا کے منظرِ عام پر پیش کر دیا۔ اب رہا دوسرا فقرہ یعنی یا عصر کے وقت
مستحب کو ترک کر دیا۔ اب ناظرین ذرا اس کو بھی غور کریں کہ عصر کے وقت مستحب کے ختم
سے غروبِ شمس تک صرف بیس منٹ کا وقت ہوتا ہے، تو اب کوئی ان نام کے عابد سے 164
دریافت کرے کہ بیس منٹ کے اندر اتنا بڑا عظیم الشان جلوس گشت کرتا ہوا قیام گاہ پر بھی
پہونچ گیا، اور اتنے بڑے انبوہ میں باری باری سے وضو کر کے نماز بھی باجماعت پڑھی
اور بعد نماز کے جلسہ فتح منعقد ہو کر اس میں چند شخصوں کی تقریریں بھی ہوگئیں۔ تو یہ بیس

منٹ کتنے بڑے تھے۔ اور ہر منٹ کتنے کتنے منٹ کا تھا یا یوں کہہ لیجیے ہر سکنڈ کتنے کتنے
منٹ کا۔ اب فرمائیے نمازِ عصر کے عابد صاحب یہ جھوٹ شیطانی خلش سے ہوا یا نہیں؟
اسی صفحہ کا ایک دوسرا جملہ بھی ملاحظہ ہو: بعض شخص یہ بھی کہتے جا رہے تھے (راون بھیا کی
جیت ہے راون بھیا کی جیت ہے) اس بے غیرتی اور بے حیائی کی کوئی انتہا ہے کہ خدا
سے اگر شرم نہیں کی تو بندوں سے کچھ شرما جاتے اگر بات کے پکے اور قول کے سچے ہوتو
کیا ہزار ہا افراد سے کوئی ایک ایسا سنی پیش کر سکتے ہو جس کی زبان سے یہ خبیث کلمات
نکلے ہوں۔ مگر بات یہ ہے کہ یارسول اللہ کے نعرے تمھارے قلب وجگر کو جلا کر کباب
۵۰۴ کر رہے تھے اور بلند آوازوں سے تمھارے دل و دماغ پر ایک بجلی کوند جایا کرتی تھی۔

لہٰذا اگر اس جلن میں پیٹ بھر کر بھی جھوٹ بکو تو بجا ہے۔ مسلمانو تم نے دیکھا کہ
اس حرافہ روداد نے کیسے صریح جھوٹ بولے اور یہ بطور نمونہ کے پیش کیے گئے ورنہ وہ ہر
جھوٹ نرالے طرز انوکھے انداز کا بولتی ہے ارادہ تو یہ تھا کہ اس کے ایک ایک پوشیدہ فریب
کا افشا کیا جاتا لیکن صرف تضیع اوقات اور کتاب کے حجم بڑھ جانے کا خیال مانع ہوا علاوہ
بریں جگہ جگہ اس میں اپنی قابلیت اور علمیت کے لمبے چوڑے دعوے کیے ہیں ان کا جواب
میں لغو سمجھتا ہوں بلکہ ان تمام کے لیے ایک ہی بات کافی ہے کہ تین دن تک لفظ 'مغیبات'
کو دریافت کیا گیا کہ وہ کیا صیغہ ہے؟ کون سے باب سے ہے؟ اس کی کیا تعلیل ہے؟ پھر
اگر مولوی منظور حسین صاحب کو اس کا پتہ نہ چلا تو ان کے عقب میں کئی درجن مولوی بیٹھے
رہتے تھے ان سے دریافت کر لیتے اور اگر کسی کی سمجھ میں نہیں آیا تھا تو کسی کتاب میں دیکھ
کر جواب دے دیتے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ایں خانہ تمام آفتاب است۔ لہٰذا ان کی
165 قابلیت کا ناخواندوں کو بھی علم ہو گیا۔ اب اس قابلیت پر فخر کرنا انھیں کو زیبا معلوم ہوتا ہے۔
اب رہی بعض وہ عبارتیں جو مناظرہ میں تو پیش نہیں ہوئی تھیں اور اپنی سچی روداد میں بڑھا
دی ہیں۔ ان کے جوابات ہماری روداد میں ہر عاقل کو مل سکتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرات! حقیقت مناظرہ کی بے کم وکاست ہماری روداد ہے۔ ایک یہ امر بھی ضروری ہے کہ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سنبھل کی روداد کے متعلق عرض کیا ہے۔ اب رہی درو کی روداد تو اس کو بھی آپ اسی پر قیاس کر سکتے ہیں بلکہ اس میں جھوٹ کا عنصر غالب ہوگا کہ مناظرہ سنبھل کے سامعین باوجودے کہ اکثر ذی علم تھے مگر جب اس میں حیا دامن گیر نہ ہوئی تو دروا ایک گاؤں ہے اس کے سامعین ذی علم نہیں تھے تو اس میں دل کھول کر جھوٹ بولنے میں کیا بات ہے۔

ایک مغالطہ کی حقیقت

مناظرہ کے بعد سے وہابیہ نے ہمارے سنی بھائیوں کو ایک اس نئے مغالطہ میں ڈالنا شروع کیا ہے کہ دیکھو یہ بریلی کے علما ساری دنیا کو کافر کہتے ہیں۔ بریلی میں کفر کی مشین ہے وہاں سے دن رات کفر کے فتوے نکلتے رہتے ہیں۔ دیوبندی عقیدے کے آدمی کلمہ پڑھتے ہیں نمازیں پابندی کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ تمام فقہ کے مسائل پر عمل کرتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں پھر کیسے کافر ہیں۔ اور علمائے دیوبند کسی مسلمان کو کافر نہیں کہتے اور اسی طرح کی لغویات سے ہمارے بے چارے عوام کو دھوکہ میں ڈالتے ہیں۔ لہٰذا میں اس کی حقیقت بیان کرنا بہت ضروری سمجھتا ہوں۔

پیارے سنی بھائیو! علمائے بریلی اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کی شان میں گستاخی کرے یا اس گستاخی پر راضی ہو اور اس گستاخی کو گستاخی نہ سمجھے۔ یہ علمائے بریلی کا فتویٰ ہے۔ جس کو مخالفین کہتے ہیں کہ ساری دنیا کو علمائے بریلی کافر کہتے ہیں۔ وہاں کفر کی مشین ہے، تو پیارے عزیزو! آج کون سا ایسا مسلمان ہے جو سید انبیا محبوب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کی شان میں ادنیٰ سی ادنیٰ گستاخی کرنے والے کو کافر نہ جانتا ہو؟ شہر تو شہر ایک گاؤں کا

رہنے والا بے پڑھا مسلمان بھی اس کو بے تکلف کافر کہہ دیتا ہے۔ تو کیا وہ مسلمان جو شان رسالت کے گستاخ کو کافر کہے ساری دنیا کو کافر کہہ رہا ہے اور اس کے گھر کفر کی مشین ہوگئی اسی طرح اگر کوئی شخص داڑھی منڈانے والے کو فاسق کہے تو کیا ساری دنیا کو فاسق کہہ رہا ہے۔ ساری دنیا تو جب فاسق ہو کہ معاذ اللہ ساری دنیا ایک قلم داڑھی منڈانے لگے اور جب ساری دنیا ہی داڑھی منڈانے لگے گی تو پھر ساری دنیا ہی کو فاسق کہا جائے گا اور جب ساری دنیا داڑھی نہیں منڈاتی تو وہ لوگ جو داڑھی نہیں منڈاتے کس طرح فاسق ہوگئے۔ فاسق تو وہی ہوں گے جو داڑھی منڈائیں۔ اب آپ اس کو بھی اسی طرح سمجھئے کہ جو شخص توہین اور گستاخی کرنے والے ہیں وہی تو کافر ہوں گے۔ ساری دنیا اس سے کیسے کافر ہوگئی ساری دنیا تو جب کافر ہوگی کہ معاذ اللہ جب ساری دنیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کی توہین وگستاخی کرے۔ لہٰذا نہایت صاف طریقہ سے معلوم ہوگیا کہ جو حضور کی توہین کرنے والے ہیں ان کے کافر ہونے سے ساری دنیا کافر نہیں ہوتی۔ تو اب یہ سراسر وہابیوں کا دھوکہ ہے اور مغالطہ ہے۔ لیجیے اب اس کی دوسرے طریقہ سے تقریر کرتا ہوں۔ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی (جو تمام وہابیوں دیوبندیوں کے پیشوا ہیں) ''فتاویٰ رشیدیہ'' جلد سوم صفحہ ۳۰ و ۳۱؍ میں ایک سوال کا جواب لکھے ہیں جس کی عبارت یہ ہے:

سوال: شاعر جو اپنے اشعار میں آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صنم یا بت یا آشوب ترک فتنۂ عرب باندھتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟ بینوا تو جروا

یہ گنگوہی صاحب اس کے **جواب** میں لکھتے ہیں:

''الحاصل ان الفاظ میں گستاخی اور اذیت ظاہرہ ہے۔ پس ان الفاظ کا بکنا کفر ہوگا۔''

اور اسی فتاوے رشیدیہ جلد دوم کے صفحہ ۲؍ پر لکھتے ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found. File E:\ssssssss\layour.tif not found.

''کفر پر رضا دینا بھی کفر ہے اور ان سخت کلمات پر کچھ پرواہ نہ کرنا اور سہل جاننا بھی کفر ہے۔''

تو اہل انصاف ذرا اپنے دل میں غور کرنا کہ علماے بریلی نے جو فتویٰ دیا تھا اس میں اور ان وہابیہ کے پیشوا کے فتوے میں کوئی فرق ہے۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ بالکل دونوں فتوے ایک ہیں۔ تو پھر جس طرح علماے بریلی کے ذمہ اس فتوے پر الزام رکھا کہ انھوں نے ساری دنیا کو کافر کہہ دیا اور بریلی میں کفر کی مشین ہے۔ اب تمھارے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب نے بھی بالکل وہی فتویٰ دیا، تو اب ذرا آنکھیں بند کرکے کہہ دو کہ ہمارے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب ساری دنیا کو کافر کہتے ہیں اور گنگوہ میں کفر کی مشین ہے۔ اور اگر رشید احمد صاحب کو وہابی ان الفاظ سے یاد نہ کریں تو معلوم ہو گیا کہ علماے بریلی پر محض بہتان باندھا جاتا ہے اور آپ کو اسی رشید احمد کے فتوے سے یہ معلوم ہو گیا کہ نہ اس کی کلمہ گوئی کا کچھ خیال کیا، نہ اس کی نماز پڑھنے کی کوئی پرواہ کی، نہ امام صاحب کے مقلد ہونے کا کچھ اعتبار کیا، نہ اس کے مسائل فقہ پر عمل کرنے کا کچھ لحاظ کیا، بلکہ صاف طریقہ سے لکھ دیا کہ وہ کافر ہے۔ لہٰذا جو الزام علماے بریلی پر تھا وہ رشید احمد صاحب کے سر پر بھی تھوپئے۔

مسلمانو! مجھے یہ ہی دکھانا تھا کہ علماے بریلی پر عناداً وہ ایسے الزام لگایا کرتے ہیں اور باوجودے کہ اس مسئلہ میں یہ بھی متفق ہیں۔ اب میں آپ کو دکھاؤں کہ کفر کی مشین بریلی شریف میں تو نہیں ہے بلکہ تھانہ بھون اور گنگوہ اور انبیٹھ اور دیوبند میں ہے اور وہاں سے ایسے فتوے صادر ہوتے ہیں جس سے ساری دنیا کافر ٹھہرتی ہے اور روے زمین پر کوئی مسلمان ثابت نہیں ہوتا۔

وہابیوں کے کفر کی مشین سے دنیا میں کوئی مسلمان نہیں ہے

وہابیوں کے مذہب کی سب سے معتبر کتاب ''تقویت الایمان'' کے بقیہ میں صفحہ ۸۶؍ تا ۸۸؍ پر ہے:

(۱)......لڑکا پیدا ہوتے وقت بندوقیں چھوڑنا۔
(۲)......چھٹی کرنا۔
(۳)......بسم اللہ کی، شادی کی محفل کرنا۔
(۴)......سہرا باندھنا۔
(۵)......شادی سے پہلے برادری کا کھانا کھلانا۔
(۶)......محرم کی محفلیں کرنا۔
(۷)......ربیع الاول میں مولود کی محفل ترتیب دینا۔
(۸)......جب ذکر حضرت کے پیدا ہونے کا آئے کھڑے ہو جانا۔
(۹)......ربیع الثانی کو گیارہویں کرنا۔
(۱۰)......شعبان میں حلوا پکانا۔
(۱۱)......رمضان میں اخیر جمعہ کو خطبہ الوداع اور قضاے عمری پڑھنا۔
(۱۲)......شوال میں عید کے دن سوئیاں پکانا۔
(۱۳)......بعد نماز عیدین کے بغل گیر ہو کر ملنا۔
(۱۴)......یا مصافحہ کرنا۔
(۱۵)......ذیقعدہ کے مہینہ میں نکاح کرنا۔
(۱۶)......کفنی پر کلمہ وغیرہ لکھنا۔
(۱۷)......قبر میں قل کے ڈھیلے رکھنا۔
(۱۸)......تیجہ کرنا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
File E:\ssssssss\layour.tif not found.
File E:\ssssssss\layour.tif not found.

(۱۹)......دسواں کرنا۔

(۲۰)......چالیسواں کرنا۔

(۲۱)......چھ ماہی اور برسی عرس کرنا۔

(۲۲)......حافظوں کو قبروں پر بٹھانا۔

(۲۳)......گدھے خچر کی سواری کو معیوب سمجھنا۔

(۲۴)......مہر عورتوں کا زیادہ مقرر کرنا۔

(۲۵)......مقلد کے حق میں تقلید ہی کافی سمجھنا۔

ان سب کا حکم یہ ہے جو شخص اس کی برائی دریافت کرکے ناخوش یا خفا ہو۔ اوران کا ۵۰۹
ترک کرنا برا لگے تو صاف جان لینا چاہیے کہ وہ شخص اس آیت کے بموجب مسلمان نہیں۔

اب کہاں ہیں ہمارے وہ بھولے بھالے سنی بھائی جو علمائے بریلی کے متعلق وہابیہ کے مغالطہ میں آجاتے ہیں۔ وہ ذرا غور کریں کہ کوئی شخص ان پچیس ۲۵ نمبروں سے خالی ہوسکتا ہے، ایک نہ ایک تو اس سے ضرو صادر ہوا ہوگا۔ لہٰذا وہ مسلمان نہیں رہا کافر ہوگیا شادی میں کھانا کھلانے اور عید کے دن سویّاں پکوانے اور شعبان میں حلوا پکانے سے تو کوئی خالی نہیں رہ سکتا۔ اور سب سے بڑھ کر پچیسواں نمبر تو ہے جس سے کوئی سنی بچ نہیں سکتا۔ لہٰذا اب ذرا انصاف سے کہنا کیا ان پچیس نمبروں کے اعتبار سے ساری دنیا کافر نہ ہوگئی، اور یہ بھی کہا کہ ساری دنیا کو علمائے دیوبند کافر کہتے ہیں یا ہم۔ اور کفر کی مشین بلکہ میگزین دیوبند میں ہے یا بریلی میں۔ اب چوں کہ دیوبندی علما شان رسالت میں گستاخی اور توہین کرتے ہیں، جن کا تذکرہ اس روداد میں تفصیل سے چند مقامات پر گذرا۔ لہٰذا یہ بسبب ان گستاخیوں کے کافر ہوئے لیکن ان کے کافر ہونے سے ساری دنیا تو کافر نہیں ہوتی اور اگر ساری دنیا کافر ٹھہرتی ہے۔ تو ان وہابیہ کے اقوال سے۔

آخری اتمام حجت

آخری میں پھر جھوٹوں کی دہن دوزی کے لیے اعلان کرتا ہوں کہ اگر کسی وہابی صاحب کو اپنے گروہ کی ذلت وخواری کی شکست میں ذرا بھی شک یا تامل ہو تو وہ ایک سال کامل کے عرصہ میں مولوی منظور حسین صاحب سے بلکہ ان کے تمام معاونین مثلاً مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی ومولوی حسین احمد صاحب اجودھیاباسی ومولوی شبیر احمد صاحب دیوبندی سب کو جمع کرکے اس روداد کے سارے مطالبات کے جواب لکھوائیں۔ مگر ایک
سال کیا ان شاء اللہ قیامت تک اسی طرح عاجز اور لاجواب رہیں گے۔ ۵۱۰

مسلمانوں کے لیے دستور العمل

پیارے مسلمانو! اس وقت تم پر ہر چہار طرف سے کفر وضلالت کی افواج حملہ آوری کے لیے تیار ہے۔ ہر جانب سے تم پر بے دینی اور گمراہی کی گھنگھور گھٹائیں گھر گھر کر آنا چاہتی ہیں۔ ہر وقت لٹیرے تمھارے متاع ایمان کی فکر میں طرح طرح کے لباس بدل کر آرہے ہیں۔ اور تمھاری پونجی کو دن دہاڑے لوٹنا چاہتے ہیں۔ شب وروز تمھاری گھات میں بڑے بڑے خونخوار بھیڑیئے ہر گلی کوچے میں چکر لگا رہے ہیں اور تمھارے تکّیے بوٹی کرنے کے لیے تیار ہیں۔ لہٰذا ذرا خواب غفلت سے جاگو، دوست دشمن میں امتیاز پیدا کرنا تمھارا پہلا فرض ہے۔ اس فرقۂ دیوبندیہ وہابیہ سے تم کو پرہیز کرنا لازم ہے۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے تمھیں احتراز کرنا ضروری ہے۔ مناکحت ورشتہ داری کے معاملات سے بچنا تمھارے لیے اہم ترین فرض ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari